یہ ہے فہرست مضامین کتاب | اس میں ہر مضمون ملتا ہے شتاب

ان الله وملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

کتابیست مستطاب منظم مرصع و بنثر مسجع مزین بسیرت هدی موسوم به

۱۳ ۱۳

تاریخ محمدی

مصنفهٔ سید محمد حسن صاحب متخلص به ثاقب سلمه الله الغنی اثر طبع سید محمد حمید حسن متخلص به حمید خلف الصدق رشید مصنف

در مطبع مشرق العلوم بجنور باهتمام مولوی محمد فیض الحسن مالک مطبع خوشطور بزیور طبع گردید

نسخه اوّل پانچ سو جلد (۵۰۰)

گلبن توحید زباغ قدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ ہُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَالِمُ الغَیبِ وَالشَّہَادَۃِ ہُوَ الرَّحمٰنُ الرَّحِیمُ ہُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ المَلِکُ القُدُّوسُ السَّلَامُ المُؤمِنُ المُہَیمِنُ العَزِیزُ الجَبَّارُ المُتَکَبِّرُ سُبحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشرِکُونَ ہُوَ اللّٰہُ الخَالِقُ البَارِیُٔ المُصَوِّرُ لَہُ الاَسمَاءُ الحُسنٰی یُسَبِّحُ لَہُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَہُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ ۝

کیا ظہور حمد حق سے جلوہ موفور ہے | دل تجلی ثنائی رب سے رشک طور ہے
کیوں نہو ثاقب زبان روشن بیان | مطلع تحمید خالق سے طلوع نور ہے

مطلع

جمال روی وحدت سے وہی ہر سو چمکتا ہے | نہیں ہمتا کوئی اوسکا وہ یکتائی میں یکتا ہے

رباعی

ہستی میں خدا کی خود پسندی دیکھی | ہستی سے نہ اوسکی نقشبند
بستی سے کہیں کہیں بیابان دیکھا | پستی ہے کہیں کہیں بلندی

مخمس

نشان بیچگون موزون برآمد — وجود وحدت بیچون برآمد
چو سیل چشمۂ مکنون برآمد — ز دریا موج گونا گون برآمد

زبیچونی برنگ چون برآمد

یہہ ہے جوش و خروش بحر توحید — ہوا اک چشمہ آب و خون کا تجدید
تجلی و جلالی ہے یہہ تحدید — چو نیل از بہر قوم آب گردید

براے دیگران چون خون برآمد

جو ہے موجون کا دریا مین تعدد — تو موجون مین ہوئے اہل تجرد
یہ موج اندران کا ہے تصاعد — چون این دریاے بیچون موج زن شد

حباب آسمان بیرون برآمد

شناور ہے حقیقت کا مکرم — کہ اک قطرہ ہے اوسکو بحر اعظم
ہو وہ غوطہ وحدت مین پیہم — ازین دریا بدین امواج ہر دم

ہزاران گوہر مکنون برآمد

ہوا وحدت کا اوسکی یہہ تشہد — وہ یکتا ہے نہین کوئی تردد
وہ ہے معشوق و عاشق با توحد — گہے در کسوت لیلی فرو شد

گہے درصورت مجنون برآمد

عروج بیچگونی پر ہے بیچون — یہہ بیرون درون ہین اوس ہی مقرون
درون مین ہے نگار یار موزون — چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون

ہمون نقش درون بیرون برآمد

نه تها وحدت مین کچهه کثرت کو یارا | ضیا افشان تها وحدت کا ستارا
هوا انسان سے دونون کو نظارا | اگر انسان نگردد آشکارا

کلام کثرتی کثرتا چون برآمد

سخن چهکا جو حمد کبریا سے | هوا ثاقب زبان ثاقب ثنا سے
هوئی تزئین تضمین پڑهنا سے | چو شعر مغربی دو بهر لیا سے

بغایت دلبر موزون برآمد

حمد بیحد اوس خلاق برحق کی لائق ہے که جس نے اک نور معظم سے ہیژده ہزار عالم کو منور کیا اور ثنائے بیحد اوس رزاق مطلق کی فایق ہے که جس نے بیمانه رزق هر ذوقان کا دست قضا و قدر مین دیا ہے قدرت قادر یکتا که صدر نشینان مسند رسالت فرمان روائے مملکت علم و ہدایت ہوئے اور والیان ولایت کشور کشائے ممالک کشف و کرامت ہوئے اور خوبی شان ایزدی بے ہمتا که ارباب طریقت خلعت محبوبیت سے آراسته او اصحاب حقیقت لباس قطبیت و غوثیت سے پیراسته ہوئے —

ہے عجب قدرت عجب ہین اوسکی ڈهنگ | اوس کا ہر اک شے مین ہے پاکیزه رنگ
کن کے ایما سے کیا ہر جزو و کل | نخل دنیا مین کهلے ہر گونه گل
ہے کوئی باغ رسالت کا شجر | ہے کوئی نخل ولایت کا ثمر
ہے کوئی شاخ نہال سروری | ہے کوئی برگ درخت برتری
ہین کہین گل بلبل نالان کہین | ہین کہین سرو سہی کبکان کہین
ہے کہین نکہت کہین لطف شمیم | ہے کہین غنچه کہین باد نسیم
ہین کہین بحر و جبل حیوان کہین | ہین کہین جن و پری انسان کہین

نجم ثاقب سے فلک روشن کیے / پر بشر کو خاک مین جلوے دیے

کیا دوبالا رتبۂ انسان ہوا / عرش تک اوسکو رسا حق نے کیا

صانع مطلق ہے بیشک کبریا / ہو سکے کیا مصنوع سے اوسکی ثنا

غزل

عجب عالم ہے ہر عالم مین شان کبریائی کا / کہ دکھلایا ہے خود حق نے تماشا خودنمائی کا

خدا ہے خودنمائی مین خودی سے خودپسندی کی / خدائی مین جو خودبین ہو تو دعوی ہے خدائی کا

وہی اوّل وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن / وہی خالق وہی رازق وہی مالک خدائی کا

نہوگی اوسکی کُنہ مین رسا فکر رسا ہرگز / نہ ادراک بشر کو ہی وہان یارا رسائی کا

عیان ہین صورت ہر چیز مین نقش و نگار اوسکے / نیا نقشہ جداگانہ ہے ہر شکل گدائی کا

نہوتی کیسی یکتائی سخندانی مین ثاقب کو / کہ تعریف احد مین ہے محل وحدت سرائی کا

قصیدہ

اوج مضمون پر جو خورشید ثنا رخشان ہوا / مطلع انوار ثاقب مطلع دیوان ہوا

ہوگئی آمد مضامین عظیم الشان کی / طبع کو جو ذکر ذوالاجلال کا ارمان ہوا

جسنے دی ہے ہر سخن گو کو زبان ناطقہ / وہ سزاوار ستایش حمد کا شایان ہوا

اوسکے حسن وصف سے ہوتا ہے روشن ہر سخن / ضوفشان نور صفت سے جلوۂ تبیان ہوا

اوسکی دانائی کا ہرگز کوئی دانستہ نہین / یہہ حقیقت ہے کہ ہر دانا یہان نادان ہوا

چونکہ بیچونی بیچون ہے براچون و چرا / بیچگون کی بیچگونی کا چگون فقدان ہوا

ہے ثبوت ذات یکتا قل ہو اللہ احد / شاہد توحید اللہ الصمد قرآن ہوا

معرفت ہین اعتراف عجز فناک اوسکو ہے — عارفو جو قدردان رتبۂ عرفان ہوا

کہل گئی امر فکان سی خوب اوسکی قدرت — جذو کل ایجاد کن سے باسر و سامان ہوا

کہنچگئی جب اوسکی پرکار ارادت یک قلم — لوح پر قدرت کے قایم مرکز دوران ہوا

بے سبب اور بے وتد کے خیمۂ گردون کہنچا — فاصلہ افلاک ہین باہم نہ بار ارکان ہوا

آسمانون کے دوائر ہین ہی دور قدرتی — مستقر ارضی کرہ پر عالم امکان ہوا

چرخ پر راس و ذنب سی ہی گمان ثبتین کا — عقرب گردون کے ہی وسواس سے خلجان ہوا

ہین ثوابت اور سیارون سی روشن آسمان — زینت عرش برین زیب زمین انسان ہوا

خاکساری سی تو پستی ہین زمین کو ہی سکون — چرخ گردون سربلندی سی ہی سرگردان ہوا

آ گئے چکر ہین دور تاب سی شمس و قمر — مستقل انوار پر حسن رخ خوبان ہوا

ہین کہین حور و ملائک ہین کہین جن و پری — ہی کہین نوع بشر مطلق کہین حیوان ہوا

اوسکی بحر صنع ہین کیا ہو سکے غوطہ زنی — قطرۂ ناچیز سے دریائی بے پایان ہوا

آب و آتش باد و گل کا اختلاط باہمی — باوجود ضد بجود حکمت یزدان ہوا

لعل احمر کو نکالا اوس نے بطن سنگ سے — گوہر غلطان صدف ہین قطرۂ نیسان ہوا

ہو گیا ہی دل بلبل شرارہ گل کہین — اخگر سوز و تپش افزا کہین ریحان ہوا

دوزخ سوزان ہین ہی جلکا شعلۂ قہر و غضب — بے خزان باغ جنان خوش غنچۂ رضوان ہوا

عشوۂ ناز قضا سے ہے قدرانداز پر — کیون نہو نازان اداکا اوسکو ہی فرمان ہوا

کنہ باری ہین کسی ڈہب سے کوئی پہونچا ہی پہر — نارسائی سے تو ادراک خرد حیران ہوا

نیستی ہین دولت ہستی عطا کی خلق کو — خالق اکبر کا یہہ مخلوق پر احسان ہوا

پہر دیا گو دامن ایجاد عالم کو بہت — پہ نہ خالی مبدء فیاض کا دامان ہوا

ای خداوند جہان جسپر ہوا تو مہربان
پہر کبھی اوسکو نہ تیرے فضل کا حرمان ہوا

یہہ ترا اظہار قدرت ہی کہ حسن عشق سے
ہے کوئی جانباز کوئی دلبر و جانان ہوا

ہے تو علام الغیوب واقف سر نہان
مختفی تجہسے نہ کوئی ظاہر و پنہان ہوا

ہو گئی تیری توجہ جب اصول لطف پر
بے تکلف مشکل لاحل کا حل آسان ہوا

ہے ترا نام معظم دافع درد و بلا
راحت روح و سرور قلب و حرز جان ہوا

کیون ہوا ای شافی مطلق علیلون کو شفا
شربت رحمت ترا ہر درد کا درمان ہوا

حق نما ہے یہہ کلام ثاقب معجز بیان
حجت ہر فلسفی پر ناطق و برہان ہوا

ہے شکر خداوند تعالے اعلے
انسان کو دئے مرتبے بالا بالا

خلقت مین نبیون نے فضیلت پائی
ہین مرسلون مین سید والا والا

ہے بیان نعت احمدؐ سے زبان ممنون تر
ثبت اوصاف محمدؐ سے قلم مشکور ہے

نعت سرور کائنات شان پاک لولاک لما خلقت الافلاک سی پیدا ہی اور تحفہ صلوۃ طیبات کا دلیل قوی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی نذر سلطان المشرقین سید الثقلین کیے ہو زیبا ہی اور ہدیہ طیبات زاکیات بوجہہ معقول اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول نیاز سید الانبیا رسند الاصفیا مین دنیا بجا ہی رسول خدا مقبول خدا ہے

الصلوٰۃ علے بشیرنا
والسلام علے نذیرنا

اے مظہر کبیر یا علیک الصلوٰۃ
اے سرور انبیا علیک الصلواہ

اے خاتم مرسلین علیک التسلیم
اے رہبر اولیا علیک الصلواۃ

ابیات

ہین محمدؐ درۃ التاج کرم — ہین محمدؐ صاحب عز و حشم

ہین محمدؐ رحمۃ اللعالمین — ہین محمدؐ راحت العاشقین

ہین محمدؐ رہبر کون و مکان — ہین محمدؐ سرور ہر دو جہان

ہین محمدؐ مظہر نور خدا — ہین محمدؐ زینت ارض و سما

غزل

جو مصروف ثنا مشغول نعت مصطفےٰ ہوگا — وہ موصوف خدا مقبول ذات کبریا ہوگا

سخندا نو لکھے گا جو سخندان مدحت احمدؐ — تو اوس کا فہم موزون اوج مضمون پر رسا ہوگا

تصدق ہونگے خاصان الٰہی جان سے اوپر — جو محبوب خدا کے عشق مین ولسی فدا ہوگا

یکایک ہوگا خورشید قیامت سر خجلت سے — وہان جب آفتاب مرحمت جلوہ نما ہوگا

کرینگے انبیا تکرار نفسی روز محشر مین — فقط اک امتی کہنے کو ختم الانبیا ہوگا

خدا مجھ ناتوان کو کوچۂ احمدؐ مین پہونچائے — مریض درد عصیان کا وہی دار الشفا ہوگا

ہین ہم عاصیون کو دہشت روز جزا ثاقب
شفاعت کو ہماری حشر مین خیر الورا ہوگا

خوشا احتشام خیر الانام کہ حکمران اقلیم وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین کے ہوئے اور مسند نشین سریر خاتم الانبیا و المرسلین کے ہوئے۔

ہین شجاعت مین وہ بیشک بینظیر — ہین سپہر عدل کے بدر منیر

ہین خدیو کشور جود و سخا — ہین نگین خاتم لطف و عطا

موجب تنزیل قرآن مجید — باعث تکمیل فرقان حمید

راسخ احکام دین شاہِ ہدا	ناسخ ادیان سبھی کبریا
کیا بیان ہو وصف سلطانِ زمن	ہے ثناخوان اوسکا ربِ ذوالمنن

کیا شان شہنشاہِ دو جہان کہ قیصران دوران محکومان فرمان رہے او خاقانِ زمان غلامانِ غلامان رہے ایسا بادشاہ عالیجاہ دیکھا نہ سنا کہ جسکے اصحاب باصفا تھے اور احباب بے ریا تھے ۔

ہو نہین سکتی بیان تعریفِ اصحابِ رسول
خلق مین توصیف احبابِ نبی مشہور ہے

صفات اصحاب سرورِ کائنات کی لا تعد و لا تحصی ہین اور تعریفات احباب پیغمبر عالی درجات کی لا تحد و لا انتہا ہین کہ پیشگاہ ملک الجبار سے خطاب مستطاب اشداء علی الکفار کا پایا اور احمد مختار نے اونکی شان درخشان مین اصحابی کالنجوم فرمایا

غزل

مرشدِ عالم ہین اصحابِ رسول	پیشوائے دین ہین احبابِ رسول
اشرف و اعلے ہین اصحابِ کبار	سب سے افضل ہین مگر یہہ چار یار
ایک ہین صدیق اکبر باکرم	نائب احمد امام محتشم
دوسرے فاروق اعظم نامدار	ہین شجاع و عادل و عالی وقار
تیسرے سلطان دین عثمان ہین	فخر شاہان جامع قرآن ہین
ہین چہارم شہسوار لافتا	شیر حق حضرت علی مرتضے
حق تعالے نے عجب رتبہ کیا اصحاب کا	خوش لقب احباب احمد کو دیا اصحاب کا
اونکی پرتو سے ہوئی ہے روشنی دین کی فزون	واہ وا کیسا تھا نور پُر ضیا اصحاب کا

مال و جان کو اپنے وہ کرتے تھے احمدؐ پر نثار		حوصلہ یہہ دیکھتا تھا کبر یا اصحاب کا
ہو منافق سے نہ اصحابونکا ہرگز اتباع		تابع فرمان رہیگا بے ریا اصحاب کا
وہ ہو فیضان اصحاب نبی سے مستفیض		قاعدہ جیسے طریقت میں لیا اصحاب کا

کیا بیان ہو ہمسے ای ثاقب صحابہ کی صفت
وصف خود کرتے ہیں شاہ انبیاء اصحاب کا

محمد عربی کو جناب ایزدی سے خطاب یٰسین مو ید آیا احمد ہاشمی ہے نبی مصطفی سے لقب سید پایا آل اطہار سید ابرار شرف ساداتی سے ممتاز ہے کسی خاندان عالیشان کا نہ ایسا ذاتی اعزاز ہے

اہل بیت مصطفےٰ کا وصف کیا کرتا ہے خدا
کر سکے تعریف انکی کسکا یہہ مقدور ہے

منقبت آل اطہار کلام پروردگار اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ سے ابین من الامس ہے اور مدحت اولاد سید ابرار حدیث احمد مختار اَكْرِمُوا اَوْلَادِي سے اظہر من الشمس ہے نہ زبان کو یارا کہ مناقب اہل بیت نبوت کو میزان تقریر میں تلوائے اور نہ قلم کو چارا کہ مناصب رسالت کو میدان تحریر میں دکھلائے۔

فاطمہ ہیں بنت ختم الانبیاء	سیدہ ہیں وہ بتول پارسا	ہیں حسنؑ لخت دل و جان نبی
جان حسنین و نور الابصار علیؑ	قرۃ العین ہمیسر ہیں حسنینؑ	حامی دین ہیں برکوثر ہیں حسینؑ
ہیں ایمہ سرور دین متین	برگزیدہ ہیں خدا کے بالیقین	مومنو سب زوجگان مصطفیٰؐ
	امہات المومنین ہیں باصفا	

مرتبہ جو اہل بیتِ مصطفےٰ کا ہو گیا
رتبہ وہ کس خاندانِ باصفا کا ہو گیا

آیتِ تطہیر ہے توصیفِ اہل بیت میں
پاک دل واقف رموزِ انّما کا ہو گیا

اوسکو سمجھا ہے یہی ہے حق حقیقت میں تمام
عارف جو قدر دانِ آلِ عبا کا ہو گیا

جسکے کی ہے جان نثاری حُبِ اہل بیت میں
مستحق وہ لطف و مہرِ کبریا کا ہو گیا

وہ حبیبِ رب ہوا جو ہے محبِ اہل بیت
جو عدو اونکا ہے وہ دشمن خدا کا ہو گیا

لطف شاہی کا ہے مدّاحِ اہل بیت کو
منقبت خوان کو مزا حمد و ثنا کا ہو گیا

ہو گیا تعریفِ اہل بیت سے روشن سخن
نظمِ ثاقب میں عجب عالم ضیا کا ہو گیا

احمد کی جہان مدح سرائی ہو گی
ایزد کی وہان شان خدائی ہو گی

اوصافِ نبی کو جو سنے گا اوسپر
الطافِ الٰہی کی رسائی ہو گی

سبحان الله نبی شان عالیجاہ شہنشاہ دو جہان پشت پناہ بیکسان باعث تخلیقِ مخلوقات موجبِ تصدیقِ موجودات کاشف دقایق واقف حقایق ہادی دینِ متین بانی شرعِ مبین گوہر درجِ رسالت نیّر برجِ نبوت لامع ظہور ولایت ساطع نورِ ہدایت قاطع جہالت دافع ضلالت گلِ گلستان رحمت بلبل بوستان وحدت شمعِ شبستان کبریائی چراغ ایوان رہنمائی سرورِ کونین رہبر دارین شگوفہ بینش نتیجہ آفرینش حبیب جلیل ذو الجلال دلیل سبیل فضل و کمال نور الانوار احدیت ظہور الاظہار صمدیت مسندِ حقیقت بدر معرفت مرشد طریقت موحد شریعت امیر محتشم بشیر محترم شفیع الامم رفیع الشیم عالی علم والا همم شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کہف الوریٰ نور الہدیٰ رسول خدا نبی کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ مکرم و معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم شانِ نبی کوئی پیمبر نہ ہوا
ہم شکلِ محمد کوئی خوشتر نہ ہوا
محبوب خدا کا نہین ہم وصف کوئی
القصہ کوئی آپکا ہمسر نہ ہوا

اے مومنو جب نام نامی اور اسم گرامی حضرت محمد مصطفےٰ فخر انبیا شرف اولیا علیہ التحیۃ والثنا کا پڑہو یا سنو تو درود نا محدود اونپر بہیجو غافل نہو۔

الصلوٰۃ علیٰ بشیرنا * والسلام علیٰ نذیرنا

بلبل کو ورد نام نبی ہر سخن مین ہے
صلّ علیٰ گلون کی زبان پر چمن مین ہے

شمس و قمر مین ہے رخِ پر نور کی ضیا
نکہت شمیم زلف سے مشکِ ختن مین ہے

دانتونکی موتیون مین سپیدی ہے آبدار
سرخی لبونکی خوبی لعل یمن مین ہے

نزہت ہے گلبدن مین بہار جمال سے
زینت لباس حسن کی گل پیرہن مین ہے

باتین حضور کی تو شگفتہ ہین پہول سے
ہرگز نبات یہ کسی غنچہ دہن مین ہے

انداز ناز آپکا نازان ہے اسلئے
اعجاز ہے ادا مین نزاکت بدن مین ہے

ذیشان تیری شان سے عرش برین ہوا
برتر ترا النشان یہہ چرخ کہن مین ہے

بہر ظہور ذات خدا نور آپ کا
بحر و سپہر و کوہ و زمین و زمن مین ہے

عالم پہ مرحمت ہے جہان مین ہے منزلت
یہہ رحمت و جلال شہ ذو المنن مین ہے

کیا ہو بیان عشق حبیب الٰہ کا
راز و نیاز عاشقی پنہان علن مین ہے

حالت مریض ہجر کی اب کچہہ نہ پوچھیے
رکتا ہے دم سسکتی ہے جان دل محن مین ہے

ہو غیرتِ قمر سے جنازہ پہ کی نظر
عالم شعاعِ مہر کا تارِ کفن مین ہے

روشن زبان ثاقب مداح کیون نہو
نورِ ثنا کلام ظہور حسن مین ہے

سال مبارک فال حبیب خدا محمد مصطفےٰ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
معلوم رکھنا اور اپنے نقد اعمال کو اوس سی پرکھنا باعث سعادت دارین کا ہی اور موجب
برکت کونین کا ہے خوب ہی یہہ منزلت عند ذکر اولیاء اللہ تنزل الرحمۃ
یعنی ذکر اولیا اللہ مین رحمت نازل ہوتی ہے پس ذکر سید الانبیا مین رحمت زیادہ کامل
ہوتی ہے یہہ ہے ارشاد رب کریم قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم یعنی کہدے اے محمد
اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہو تاکہ خدا تمکو دوست رکھے
اور تمہارے گناہ بخشدے اور بہت بخشنے والا رحمان ہے نہایت مہربان ہی حق سبحانہ نے
مدحت اپنے محبوب کی اور صفت اپنی مطلوب کی اسمائے حسنیٰ سے فرمائی یہہ توصیف کسیکی نہین
پائی اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائے صفات الٰہی سے موصوف ہین
مگر بعض اون مین سے بالخصوص معروف ہین کوئی نور مانند اونکے نور کے اور کوئی ظہور
مثل اونکے ظہور کے نہین اور نہ ہم شبیہ اونکا کوئی پایا کہین آپ تمامی اشیا کے واقف
ہین اسرار خدا کے کاشف ہین اوصاف سید السادات بالاعتراف بسیط ہین صفات
علوم ظاہر و باطن اول و آخر اوسکے محیط ہین۔

بشر سے ہو ان کیا وصف ہائے محمد	کہ کرتا ہے خود حق ثنائے محمد
اگر کوئی چشم حقیقت سے دیکھے	نظر آئے ہر سو ضیائے محمد
محمد کی مرضی ہے مرضی حق مین	رضائے خدا ہے رضائے محمد
جہان جان و دل سے ہو قربان اوسپر	دل و جان سے ہو جو فدائے محمد
در مصطفائی ہے فیض الٰہی	شہنشاہ ہے ہر گدائے محمد

وہ ہو مثلِ موسیٰ کے محوِ تجلی
نہ کحل الجواہر ہی آئے نظر مین
نہ ذرا اوسکو خورشیدِ محشر کا ہو گا

جو دیکھے رخِ خوشنمائے محمد
ہو آنکھون مین گر خاکِ پائے محمد
جو آئیگا زیرِ لوائے محمد

عجب لطف افزا ہین عالم مین **ثاقب**
عنایات مہر و وفائے محمد

خوب ذوق و شوق مین محوِ بیان ہے دلِ مرا
طورِ سینہ ہی تجلی داستانِ نور ہے

کاشفانِ دقائق اور واقفانِ حقائق نے نورِ حقیقت کو دیدارِ طریقت سے یون چمکایا کہ جناب احدیت نے نشانِ ربوبیت ہی واسطے اظہارِ ذات با صفات اپنی کی اپنے پرتو کو جلوہ گر فرمایا اور کئی ہزار برس پیشتر وجودِ جمیع کائنات سے نورِ وافر السرور حضرت خیر البشر صاحب الظفر سرور محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کر میدانِ قربت مین رکھا اور وہ نورِ پاک ایک مدت تک طائف رہا پھر سجدہ کیلیئے مامور ہوا اور تسبیح و تہلیلِ معبودِ مطلق سے ماجور ہوا اور اوس سے ظہورِ تجلیات کا بڑھتا تھا اور وہ جلوہ گری لمعات کی کرتا تھا ۔

محمد کا یہ ہے نورِ تجلی
کہ ہر عالم ہے معمورِ تجلی
عیان ہر سو تجلی ہی ہے
ہوئی ہے خلق مشکورِ تجلی
چمک جاتا ہی وہ لمحہ جہان مین
جو ہو جاتا ہے منظورِ تجلی
نہین دیکھا جمالِ ضوفشان کو
مری آنکھین ہین مسحورِ تجلی
جو دکھلائے وہ مجھکو اپنا جلوہ
تو سینہ ہو مرا طورِ تجلی

خجل تھی پرونکے روئے روشن	مہ و خور گو ہین مشہور تجلّی
گھٹایا برق کی تابش کو اوسنے	بڑھایا حسن مقدور تجلّی
بنا جب نور اوسکا خلد تنویر	تو اوسکی ضو ہی حور تجلّی
ہوئی پرتو سے اوسکی زندہ مردی	جلا دینا ہے دستور تجلّی
خوشی سے گل نہین پہولے سماتے	صبا کرتی ہے مسرور تجلّی

زبان ثاقب کی تفسیر ضیا ہے
سخن مین ہے جو مذکور تجلّی

قادر قدیر نے اوس نور پر تنویر سے چار حصہ لیئے اور اونکو اس طرح پر جلوہ دیئے کہ ایک سے عرش اور دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح چوتھے سے قلم بنایا اور اپنی قدرتی صنعتون کا تماشا دکھلایا اپنے حبیب کی محبت کا اظہار کیا اور قلم احکام رقم کو حکم دیا کہ اے قلم فرمانبر ساق عرش و ابواب بہشت اور اوراق و قباب و خیام جنت پر رقم کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چنانچہ خامہ فصیح حسب فرمان ایزد منان رقم طراز ہوا بعد اوسکے تحریر کیا جو کچھہ قیامت تک شدنی تھا پھر نسبت آدم کی حکم آیا صاف تحریر پایا کہ جو فرمان برداری جناب باری کی کریگا وہ خلد برین مین جانشین ہوگا اور جو نافرمان رہیگا وہ دوزخ کے عذاب الیم سے نہ بچیگا جبکہ قلم فرمان رقم نسبت تمامی امتون کے عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم تک امر خدا کو لکھہ چکا تو نوبت امت محمدی پر سر اوسکا جھکا جب اوسنے تخویف سقر کو بخطر لکھنا چاہا تو فوراً اوسکو خطاب پر عتاب پہونچا تادب یا قلم تادب یا قلم یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم اوسکو سنکر رنگ قلم کا فق ہوگیا بلکہ وہ شق ہوگیا ہزار برس تک وہ

کاپنپنا رہا کچھہ نہ لکھہ سکا بعدہ دست قدرت ربُّ العزّت سے اوس مین فقط لکھا اور
اوسکو حکم ہوا کہ کرو قلم اُمّتہٗ مُذْنِبَۃٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ بحق حبیبہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - یعنی یہہ امت گنہگار ہے اوس کا بخشنے والا غفار ہے بحق حبیب
خداوند عالم اور بطفیل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واہ واصل علی کیا مرتبہ جناب مصطفےٰ
کا ہے کہ اونکی اُمّت مرحومہ پہ فضل وکرم حضرت کبریا کا ہے اُمّت خاتم الرسالت
نے کیسا مرتبہ علویت پایا کہ جسکی فضیلت مین کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ آیا
اور جو کمالات جدا جدا اور امتون کو خدا نے عطا کئے وہ جملہ یکجا امت محمدیؐ کو دئے
آپ بہترین اولاد آدم ہین اور آپکے امتیان افضل ترین اُمم ہین آپ پر ہزار جان سے
نثار ہونا بجا ہے اور آپکا فرمان بردار رہنا نہایت اولی ہے - آپ محبوب خدا ہین مرغوب انبیا ہین

- ای دوست ہی خدا و محمدؐ مین دوستی	یہہ قربت ومحبّت ولطف و وداد ہی
نام احد جدا ہین احمدؐ کے نام سے	پردہ اوٹھا کے دیکھہ لے کیا اتحاد ہی

جب خالق اکبر نے نور پیغمبر سے کرسی معظم لوح وقلم عرش برین آسمان و زمین کو پھیلایا
اور اپنی قدرت کی تجلیات کو چمکایا اور ہر ایک کے طبقات جداگانہ ترتیب دئے اور
رہنے کو جماعت ہائے مخلوقات کے مقرر بتہذیب کئے تو ایسا ظہور نور ہوا کہ جس سے
رات دن کا ظہور ہوا پھر فرمان واجب الاذعان رب جلیل کا جبرئیلؑ کو پہونچا کہ اک
مشت خاک جائے پاک سے جو مقام تربت خیر الانام کا ہے لا اور اوسکو نور پاک کے
ساتھہ ملا چنانچہ روح الامین حسب الارشاد رب العالمین خاک کو لائے اوسی جلوی
نور پاک کے پائے اور خمیر اوسکا آب تسنیم مین ہوا اور اوسکو بشکل گوہر انور کے
بنا کر انہار جنت پر بہار مین غوطہ دیا اور اوسکو وہ دریا پر ظاہر کیا اس اظہار سے

قبل پیدایش شناخت صرور کائنات کا خوب موقع ملا حدیث مین آیا نبی نے فرمایا
کہ مین اسوقت مین پیغمبر تہا کہ جسم آدم پانی اور مٹی مین مخمر تہا اللہ تعالے
جل علے نے پہلے پیغمبری محمد عربی کو دی اوّل پیدا نور حضور ہوا گو آخر مین آپ
کا ظہور ہوا نور نبی مظہر ذات غنی ہے ظہور احمد ہاشمی مصدر صفات مصطفی ہے
تمام کائنات مین وہ جلوہ گر ہے اور جمیع مخلوقات مین اوسکا لمعۂ نور ہے

منظور جب شکور کو اپنا ہوا ظہور — خود اپنے نور سے کیا پیدا نبی کا نور
اوس نور ضو فشان سے ضیا کا ہوا وفور — وہ نور شان حق سے ہوا لمعۂ سرور

تو یہ قدرتی ہے جو وہ جلوہ گر ہوا
اظہار ذات رب کا تو مد نظر ہوا

اللہ رے وہ نور رہا ظلمتون سے دور — لمعات قرب حق سے ہوا وہ نور نور
پیش حضور وہ ہوا ممتاز و ذی شعور — تسبیح مین رہا کیا تہلیل پر عبور

خالق نے جبکہ اوس سے اوٹہایا حجاب کو
پہچانا رمز کن سے رسالت مآب کو

نور نبی تجلی نور قدم بنا — پر تو فزائے جلوۂ ناز و نعم بنا
اوسکے جو شعشعون سے فروغ حشم بنا — تو عرش و فرش و کرسی و لوح و قلم بنا

احمد کے دائرہ مین احد کا ظہور ہے
احمد کا میم نقطۂ نور غفور ہے

نور قدس سے نوری و قدسی ہوئی ملک — قایم ہوا ہے اوسکی شعاعون پہ ہر فلک
افلاک مین سما گئی اوسکی نئی چمک — اوسکی چمک سے چرخ پہ تارونکی ہے جھلک

کیا خوب روشنی رخ شمس و قمر مین ہی
اظہار روز و شب کو وہ شام و سحر مین ہے

ہے سلک نور عقد ثریائے خوش خطاب
مریخ نیرہ باز فلک پر ہے نور یاب

زہرہ و مشتری کی بنی خوب آب و تاب
روشن زحل ہے گو ہی نحوست مین لاجواب

انشائے ضو سے اوسکے عطارد دبیر ہے
پیر فلک کا قطب تو روشن ضمیر ہے

قندیل نور تاب سے تابان ہی لامکان
مشعل ہے آفرینش عالم کی ضوفشان

روشن ہوئی ہی شمع شبستان کن فکان
ضو کی چراغ خلق سے ہی لو لگی عیان

تابش مین لا الیٰ مکان فضا کی ہے
لمعات سے رضا کی ضیا دوسرا کی ہے

وہ نور نور حق سے جو پرتو فزا ہوا
نورانیون مین لمعۂ زینت نما ہوا

سامان ظہور خلق کا پہر جا بجا ہوا
روحانیون مین جلوۂ روشن لقا ہوا

اوسکی تجلیان جو ضیا بار ہو گئین
ارواح پاک مطلع انوار ہو گئین

پرتو سے اوسکے خوش ہوئین ارواح انبیا
طلعت سی اوسکی قالب خاکی مین ہی ضیا

جان جہان کو اوسنی عجب جلوہ ہی دیا
پر نور اوسنے عالم ایجاد کو کیا

احمد کا نور صنعت رب العلمین سے ہے
قدرت خدا کی شان رسول خدا مین ہے

نور محمدی سے جو پیدا ہوئی زمین

خالق نے اوسکو رتبہ دی برتر و مبین

داخل ہے نور جوہر ارضی مین بالیقین
اکسیر ہی ہے خاک سے اوسکی اثر گزین

مخلوق ہین اگرچہ زمین خاکسار ہے
لیکن ظہور نور سے عالی وقار ہے

اوس نور سے پہاڑون کی یہ بندوبست ہین
پستی سی ہین بلند بلندی کی پست ہین

بے پا ہین سوزناک ہین اہل نشست ہین
سنگین ولی سے اپنی وہ سختی پہ ہست ہین

پہر جہان پناہ خداداد ہین جبال
اسباب استواری کے اوتاد ہین جبال

اوسکی ہوا ہوا ہین جو قدرت نما ہوئی
بے بال و پر جہان مین پران ہوا ہوئی

شایستگی سے خوب سکر و صبا ہوئی
چلنے لگی نسیم صبا جب ہوا ہوئی

باد سموم کا تو غضب سینہ چاک ہے
جھونکون سے سر بسر صرصر پہ خاک ہے

چشمہ سے نور پاک کے دریا ہوئے روان
لہرین خوب بحر و نکی ہو جین ہوئین عیان

پایان بحر اعظم عالم کا ہے کہان
اوسکے نہ عرض و طول و عمق کا ملا نشان

طوفان کے ہر طریق سے گو وار ہوتے ہین
بیڑ ڈوبتے اچھلتے بہت پار ہوتے ہین

نزہت بہار نور سے خلد برین مین ہی
کثرت طراوتون کی جنان حسین مین ہی

نعمت نشاط جنت عشرت گزین مین ہی
رحمت بہشت ہشت بشارت قرین مین ہی

دار القرار جنتی بہیت المرام ہے
مستوجب سلامتی دار السلام ہے

دریائے نور عدل میں نہریں نکالی کفیل
ہے اوسکی آبیاری کی جنت میں یہ دلیل
جاری رہینگی کوثر و تسنیم و سلسبیل
شاداب ہوں ہین خلد کا کوئی نہیں عدیل
باغ جنان مین بہشتی آرام پائینگے
لطف بہار خلد بہشتی اوٹھائینگے

فردوس کے حسینوں مین احسن ہے حسن نور
رضوان کا کاروبار تجمل ہے پُر سرور
غلمان ہین جمیل ہے اجمل جمال حور
ہر شکل خوبیوں سے ہے تزئین مین ضرور
جنت کے ہر مکان مین تعمیر نور ہے
قصر جنان عمارتون مین بے قصور ہے

سامان نور جب کہ گلستان مین ہوگیا
ایجاد نو حدیقۂ امکان مین ہوگیا
دور بہار گلشن دوران مین ہوگیا
رونق فزادہ روضۂ رضوان مین ہوگیا
گلزار مین ہین نزہتین نور رسول کی
ہین بوستان مین نکہتین اوسکی اصول کی

ہے نور مصطفائی سے سرسبز ہر شجر
ہر رنگ و بو مین ہے وہی ہر گل مین جلوہ گر
ہر شاخ و برگ مین ہے اوسی نور کا اثر
اوسکا ہی خوشہ چین ہے ہر خوشۂ ثمر
اوس نور سے ہی باغ جہان باغ باغ ہے
گلشن مین عندلیب بھی روشن دماغ ہے

تازہ بہار نور سے ہے رونق چمن
جوبن پہ آئین نرگس و نسرین و نسترن
پہنچی ہے خوب ہر گل تر کی نئی پھبن
ہے یاسمین شگفتہ کھلین سوسن و سمن
غنچونکی بستگی ہے در و دل بستہ نور ہے

پہولون کی ہے شگفتگی اوسکے ظہور سے

اوسکے ہی قہقہے سے اوڑی طیر جابجا
کیسے بلند اوڑتے ہین طیار پرکشا

کرتے ہین خوب چہچہے مرغانِ خوش نوا
کیا بولتے ہین طوطیان کرتے ہین واہ وا

پروازیان پرون سے پرندونکی تیز ہین
بازو بہی طائرون کے بہت زود خیز ہین

خوشبو ہے اوسکی عنبر سارا مین سربسر
ہین عود و زعفران سبک بو د خوبتر

مشک ختن اوسی سے مہکتا ہے بیخطر
کافور مین ہے تازگی نور کا اثر

اوسکی شمیم سے معطر مشام ہے
نکہت سے آسمان پہ دماغِ انام ہی

ہے گوہر صفا مین اوسی نور کی جلا
خوش رنگ و خوش جمال ہین یاقوت خوشنما

ہین سرخ رو اوسی سے ہی لعل بے بہا
فیروزہ و زمرد و مرجان ہین باصفا

جلوہ ہے جو اوسکے مایۂ تزئین بنگئے
پتھر بہی تو جواہر رنگین بنگئے

اوس نور پاک سے ہوا امکانکا انتظام
ہر چیز مین وہی ہے ہنین اسمین کچھ کلام

اوسکا حدوث مین ہوا قدرت سی اہتمام
ثاقب ہوا ظہور سے اپنے وہ نیکنام

مقبل تو اوسکا پائیگا راحت ثواب سے
منکر کو اوسکے ہوگی نہ مہلت عذاب سے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ خدائے واحد نے یکدرخت چار شاخہ پیدا کیا اور اوسکا نام شجرة الیقین رکھا اور نور معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو پردۂ گوہرِ صفا مین بشکل طاؤس

بناکر اوسپر بٹھلایا اور وہ ستتر ہزار برس تک تسبیح مین رہا پھر آئینہ حیا کا پیدا کیا اور اوسکے آگے رکھا جب اوسنے اپنی صورت پُرزینت کو جمیل و شکیل پایا تو وہ خدا سے حیا کر کر سر بسجدہ ہوا اور اوسنے معبود مطلق کو پانچ سجدے کئے اور وہ اوسپر فرض موقت ہوے چنانچہ رسول خدا اور اونکی امت باصفا کو حکم نماز پنجگانہ کا ہوا جبکہ نورِ حضور بغرض ظہور ذات سرمدی بمصداق اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ماقبل جملہ مخلوقات ماسبق تمامی کائنات کے پیدا ہوا تو نشان سائر مکنونات علوی وسفلی اوس نورِ پُرتجلی اور جوہر منجلی سے ہویدا ہوا اور اللہ تعالے جل علا نے نماز کو ہو بہو بصورت احمدؐ خوشخو کے مقرر فرمایا کہ قیام الف کی شکل اور رکوع حے کی مثل اور سجدہ مانند میم خوش جمال اور نشست بہ شبیہ دال اور خالق بے نیاز نے انسان خوش انداز کو ہر سو بہ ہیئت لفظ محمدؐ خوشخو پیدا کیا۔ سر بشان میم مدوّر دونون ہاتھ بنشان حائے خوشتر اور شکم بھچو میم ثانی ہر دو پا مثال دال حضرت دانائی کوئی کا قیاس ہیئت کذائی سے جلا پانہ جائیگا۔ نقشہ نبیادل پائیگا۔

نبی کے نور کی جلوہ گری ہے
جہان پُر نور ہے نورِ نبی سے

اوسی کی خلق ہین خوشگستری ہے
عجب تر اوسکی شان انوری ہے

تجلی ہین ہے بالا عرشِ اعلا
شعاع نور انور سے منوّر

عروجِ نور کی یہہ برتری ہے
فلک پر آفتابِ خاوری ہے

چمکتے ہین ستارے آسمان پر
ضیا نے حضرت انسان سے ضو پایا

محیط نور چرخ چنبری ہے
ملک ہے حور ہے جن ہے پری ہے

کیا پر تو سے اپنے محو سبکو
یہہ اوسکا خوب طرزِ دلبری ہے

ہوئے سب نور احمدؐ سے سرافراز		بھلا پھر کسکو اوسکی ہمسری ہے
	مرقع ہے یہہ نظم نور ثاقب سخنور خاص اسکا جوہری ہے	

مروی ہے کہ جب نور پاک صاحب لولاک کا پیدا ہوا اور اوس سے پرتو انبیا علیہم السلام کا ہویدا ہوا تو بامر الہی حضرت نے اون انوار پر نظر فرمائی نور محمدی نے اپنی شعاعون مین اون نورون کو چھپا لیا انبیا علیہم السلام نے جناب باری مین عرض کیا کہ اے خالق اکبر یہہ کسکا نور انور ہے کہ جسنے ہماری نورونکو پوشیدہ کردیا خدا نے یہہ ارشاد کیا کہ یہہ نور درخشندہ مہروماہ کا ہے یعنی محمدؐ ابن عبداللہ کا ہے اگر تم اوسپر ایمان لاؤ گے تو میرے حکم سے مرتبے نبوت کے پاؤ گے سب نے کہا کہ اے بار خدا ہم اوس پر اور اوسکی نبوت پر ایمان لائے رب العزت نے سبکو اپنے شاہد رہنے کے مژدے سنائے چنانچہ یہہ مقال ہے کہ قول قادر ذوالجلال اسی معنی پر دال ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ اِلیٰ اٰیہ پس رسول خدا سرور سر دفتر ہین نبی الانبیا ہین اور یہہ معنی آخرت مین ظہور پذیر ہونگے کہ جملہ انبیا علیہم السلام تحت لوائے رسول قدیر ہونگے الغرض نور محمدیؐ سرمایہ سرمدی مظہر جلوۂ خدا الصورت گوہر باصفا قبل تخلیق کالبد آدم علیہ التحیۃ والثناء تا چندمدت بطور قندیل زیر ساق عرش معلا معلق رہا جبکہ قالب خاکی آدم علیہ السلام باہتمام تمام مرتب ہوا اور بہ تہذیب خوش انجام مہذب ہوا تو کاربرداران قضا و قدر نے اوس نور پر سرور کو پیشانی نورانی آدم مین امانت رکھا تمام جسد آدم لمعانی ہوا یہہ روایت معتبر ہے کہ جب اوس نور نے ستّر ہزار سال تسبیح کہی تب خالق نے

اوس سے ارواح طیبۂ انبیا کو پیدا فرمایا اور اون سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّد
الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہلایا پہر خدا نے ایک قندیل عقیق سرخ کی صاف وشفاف بنائی
اور وہ صورت پر زینت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دنیا مین تہی اوسی
قندیل مین مزین فرمائی تمامی روحون نے اوسکے طواف کی راہ لی اور ستر ہزار برس
تک تسبیح و تہلیل کی جب حق تعالے نے اوس نور کی طرف دیکہا تو وہ پسینا
پسینا ہوا عرق سر سے ملک عرق رخ انور سے فلک اور عرش و کرسی لوح و قلم چاند
سورج تارے آسمانونکے درمیانی سارے اور عرق سینہ سے انبیا اولیا علما شہدا
صلحا اور عرق ابرو سے سب اہل ایمان با صفا اور کانون کے عرق سے ارواح
مجوس و یہود و نصارا اور پشت کے عرق سے بیت المعمور پر نور بیت المقدس
کعبہ اقدس زمین مساجد زیبا اور پاؤن کے عرق سے پورب پچہم اور جو اوسمین
ہے بلا بیش و کم پیدا ہوئے زہے شان حبیب یزدان کہ صاحبدلان بہزاران دل
وجان سرور خوبان پر شیدا ہوئے ۔

ایدل اگر حبیب الہی پر آئے دل ۔ دلہا سے شیفتہ مین ہو نشو و نمائے دل
رنگین ہوا ہی رنگ تعشق سے دل مرا ۔ اس رنگ مین ہی دیکہیے کیا رنگ لائے دل
یکجائی عشق مین دل عاشق کی ہی بجا ۔ بیجا ہو جا بجا کہین گر آئے جائے دل
لطف خدا وہ دل کے لگا ہین پائیگا ۔ محبوب کبریا سے جو اپنا لگائے دل
عشاق اوسکے عشق مین باہم نثار ہین ۔ دل تو فدائی جان ہی جان ہی فدائی دل
باتون سی عشق مین نہین بنتی ہی کوئی بات ۔ بن آئیگی نہ بات نہ باتین بنائے دل
مرغوب دلکو ہین شہ خوبان کی خوبیان ۔ صلِّ علیٰ ہی صلِّ علیٰ ہی صدائے دل

اے دانوار آپکو روشن ہے دل کا راز	کیا حال پر ملال کو اپنے سنائے دل
یارب وصال دلبر یکتا سے شاد کر	صدمے مفارقت کی کہانتک اوٹھائے دل
زندہ دلی ہو زندگی مستعار مین	گر مردہ دل کا فخر مسیحا جلائے دل

ثاقب تپاک قلب ہے ہول گناہ سے
تسکین ہو مفرح بخشش جو پائے دل

جب خالق انام نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکو کنیت مین ابو محمد لقب دیا اور جو غلطی اونسے وقوع مین آئی تو اونہون نے بوسیلہ محمد نبی اوس گناہ کی خدا سے معافی چاہی خدا نے فرمایا کہ اے آدم ابوالانبیا تو نے محمد کو کیونکر جانا اور کیسے پہچانا آدم نے یہہ عرض کیا کہ اے کبریا جسوقت تو نے مجھکو پیدا کیا اور ہوش دیا تو مین نے ساق عرش اور ابواب بہشت پر لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ لکہا پایا تو فوراً میرے خیال مین آیا کہ محمد بہترین خلایق ہے اور تیرے نزدیک وہ بہت فایق ہے کہ نام نامی اوسکا تیرے اسم گرامی کے ساتھہ تحریر ہے اس مین کسیکو کیا مجال تقریر ہے پس ندا آئی اور یہہ بشارت پائی کہ اے آدم اگرچہ وہ آخر پیغمبران ہوگا مگر افتخار جمیع مرسلان ہوگا اور تیری ذرّیت مین مراتب عالی پائیگا اور اپنی شان متعالی کہلائیگا اوسکا جدّامجد ہوگا نام اوسکا آسمان پر احمد اور زمین پر محمد ہوگا اے آدم اگر مین اوسکو پیدا نکرتا تو زمین و آسمان کو ہویدا نکرتا اور تجھکو بہ طفیل اوسکے پیدا کیا اور تمامی مخلوقات کو اوسکے نور پُر تجلیات سے جلوہ دیا۔

ہے باعث ظہور خدا ذات مصطفےٰ	فخر رسل محمد عالی جناب ہے

ایجاد کل ہوا ہے اوسیکے طفیل سے | کیا رتبہ جناب رسالت مآب ہے

غزل

اگر خلقت مصطفائی نہوتی | تو ظاہر خدا کی خدائی نہوتی
جو پیدا نہوتا نبی کچھ نہوتا | نہوتی خوشی خوشنمائی نہوتی
نہ آتی نظر مجکو اوسکی تجلی | جو آنکھوں مین آکے سمائی نہوتی
نہوتے جو نقش و نگار محمد | عیان صنعت کبریائی نہوتی
جو پیدا تو نہوتا حبیب خدا کا | تو اسے دلبرو دلربائی نہوتی
نہ امکان مین ہوتا حدوث دو عالم | ازل مین جو اوسکی رسائی نہوتی
اگر لطف فخر مسیحا نہ کرتا | تو مخلوق کی جان فدائی نہوتی
نہ تلمیذ رحمن شاعر کو کہتے | جو احمد کی مدحت سرائی نہوتی

صفات نبی کو جو ثاقب نہ لکھتا
سخن مین کبھی روشنائی نہوتی

حدیث شریف مین ہے حکایت لطیف مین ہے کہ جبرئیل بحکم رب جلیل پاس سید عالم رسول اکرم کے آئے اور یہہ خبر لائے کہ اے محمد سرور انبیا خداوند کبریا فرماتا ہے اور یہہ خوشی سناتا ہے کہ مین نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا اور تجکو اپنا حبیب جلیل کیا اور کسیکو تجسے زیادہ گرامی نہین بنایا اور نہ زیادہ نامی بتلایا اور دنیا کو اسلیئے پیدا کیا اور فہم رسا دیا کہ تیری منزلت و مرتبت کو جو میرے نزدیک ہے یہہ اسلوبی جانے اور تجکو بخوبی پہچانے اگر تجکو پیدا نکرتا تو دنیا کو ہویدا

نہ کرتا۔

کیا شانِ ذاتِ حضرتِ خیر الانام ہے — کیا با صفاتِ سیدِ عالی مقام ہے

کیا نسبۂ جنابِ شہِ مشرقین ہے — کیا خطبۂ مراتبِ ذو الاحتشام ہے

ہے ہاشمی حبیبِ خدا مشکیِ عرش — بانیِ دین سرورِ ہر خاص و عام ہے

فغفور و کے و قیصر و جمشید و کیقباد — ادنے ہیں سب لئے اس نبی کا غلام ہے

خالق نے نظمِ خلق طفیلِ نبی کیا — ایجادِ کُل میں قدرتی ہر انتظام ہے

ہیں نقشِ اسمِ اعظمِ احمد ہیں عظمتین — عالم میں حرزِ جان محمدؐ کا نام ہے

جون مبتدا سے ہوتا ہے جملہ خبر پہ ختم — یون خاتم الرسل پہ رسالت تمام ہے

جو قولِ حق ہے اہلِ سخن نے کیا ہے اخذ — موزون وہی کلامِ ثنا کا کلام ہے

بہرِ نجاتِ ثاقب مداح دوستو
مداحیِ رسول علیہ السلام ہے

اللہ جل جلالہ نے نورِ محمدیؐ کو پیشانیِ نورانیِ آدم میں رکھا اور وہ جبینِ حسینِ آدم پر چمکا اوس سے تمام اعضا میں سرایت کی خدا نے یہہ عنایت کی کہ بہ برکتِ نورِ احمدیؐ اسماء تمام مخلوقات کے تعلیم کئے اور الطافِ عمیم کیئے فرشتون کو اوسکے لئے سجدہ کا حکم دیا ملائکہ نے اوسکو قبول کیا ابلیس مغرور ہوا اور بوجہ نکرنے سجدہ کے درگاہِ الہٰی سے دور ہوا جب خالقِ دوجہان نے زمین و آسمان و ملائکہ و جنّیان کو پیدا کیا تو فرشتون کو آسمان پر اور جنون کو زمین پر رہنے کا حکم دیا جن مدت تک عبادتِ معبود میں مشغول رہے درگاہ خدا کے مردود ہین مقبول رہے بعدہٗ بغاوت و شقاوت میں مبتلا ہوئے اور فرشتگان اونکی ہلاکت

واستعمال کیلئے بحکم خدا زمین پر رہا ہوئے ابلیس گروہ جنیان کا رئیس تہا اور اونکا پیشوا
وہم جنس وانیس تہا جنیان زمین متصرفہ سے نکالے گئے اور خرابیون مین
ڈالے گئے پہاڑون اور دریاؤن مین بہاگے نہ چہپے رہے نہ آگے ملاک نے ابلیس کو
ملک تمام روئے زمین وآسمان ودنیاے نور آگین اور بہشت برین پر متصرف کیا
اور فرمان سرداری ملائکہ ہم جنس کا اوسکو دیا وہ کبھی زمین پر اور کبھی آسمان پر کبھی بہشت
مین عبادت کرتا تہا سوائے عبادت کے کسی کام مین قدم نہ دہرتا تہا جبکہ -
حکم معبود واسطے سجدہ کے ورود ہوا تو وہ اوسکے انکار سے مردود ہوا - مواہب لدنیہ مین
حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام واولادہ العظام سے روایت ہی
فی الواقع یہہ قابل اشاعت ہی کہ اول جبرئیل پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر عزرائیل علیہم السلام
پہر ملائکہ مقربین نے لاکلام آدم کو سجدہ کیا بعدہم بحکم فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ
كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ کے تمامی فرشتگان نے سربسجدہ ہوکر ثواب لیا پہر
آدم کو بہشت مین لائے اور خزائن اوسکے دکہلائے خداوند عالم نے حسب خواہش
آدم خواب آدم مین بائین پسلی سے حوّا کو پیدا کیا اور آدم کو اوسپر شیدا کیا آدم نے
ہاتہہ اپنا حوّا پر دراز کیا فرشتون نے اوس سے اونکو باز رکہا اور یہہ کہا کہ اے
آدم حوّا سے نکاح کر باداے مہر مباح کر آدم نے کہا کہ مہر کیا فرشتون نے
سمجہایا محمد سید الانام علیہ السلام پر تین مرتبہ اور بروایت ثانی بیس بار درود کا بہیجنا
بتلایا - پس خدائے عزوجل نے نکاح آدم کا حوّا سے کیا اور اپنی کلام اقدس سے خطبہ
پڑہا ابلیس کو حسد ہوا اطلال بیحد ہوا اوسنے وسواس ڈالا آدم کو جنت سے
نکالا آدم زمین پر آئے اپنے کئے ہوئے کی پشیمانی لائے گرفتار بلا ہوئے مشقت مین

مبتلا ہوئے ایسا خوف جناب باری تہا کہ ہر وقت گریہ وزاری تہا تین ہزار برس تک سر جہکائے رہے نظر کو چہپائے رہے کبھی آنکھہ نہ اوٹہائی نہ صورت آسمان نظر آئی۔ مسعودی نے کہا کہ آدم ایسا چشم پر نم رہا کہ اگر آنسوؤن کو تمام اہل زمین کے جمع کیا جائے تو انسکہائے آدم کو اون سے زیادہ پائے القصہ آدم ملہم ہوئے استغفار کے متکلم ہوئے یہہ کلمات زبان پر لائے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْن بالیقین آدم نے بتوسل ختم الرسل شفاعت با صفات پائی بتوسط ہادی سبل نجات پائی۔

مرحبا اے نبی عالم پہ ہے احسان تیرا
رحمتین دیکہتے عالم مین نہ پاتے رحمت
ای شہنشاہ جہان ہی تو ہی فخر شاہان
عرش منزل ہی جہان مین ترا باب عالی
عشق بت کو نہین کچہہ عشق نبی سے نسبت
خوشنمائی سے متین دین کو کیا ہی تو نے
نعمتین دعوت معراج مین تو نے بخشین
مین ہون عاصی ہی معافی کیلیے گستاخی

حبذا اے صفی آدم پہ ہے فیضان تیرا
گر نہو تا نشہ دین لطف فراوان تیرا
حکمران کیسے نہو تابع فرمان تیرا
قدسی و عرشی و فرشی ہو ادربان تیرا
بندہ باغی سے ہی سود ادل نادان تیرا
خوب ہی کار نمایان مین یہہ سامان تیرا
ایخدا صدرین ذوالقدر ہی مہمان تیرا
تا شفاعت نہین چہوڑونگا مین دامان تیرا

بنگیا ہر سخن نعت شہاب ثاقب
جب ہوا ثاقب مداح ثناخوان تیرا

ہر چند کہ عادت الہی یون جاری ہتی کہ حوا سے ولادت پسر و دختر توام کی ہر بار ہی ہتی لیکن حضرت شیث جدا محمد دو ادریس ہر ستیت تنہا پیدا ہوئے اور فواید تنہائی

یہہ ہویدا ہوئے کہ نور محمدی کسی غیر کو بلا نہ مشارکت ہین رہا جب آدم کا وقت وفات
آیا تو آدم نے شیث کو وصیت یہہ سمجھایا کہ اس نور فیض گنجور کو نساء طاہرات مین
رکھا جاوے تاکہ کوئی برائی نہ آوے پھر یہی وصیت شیث نے انوش اپنے
بیٹے کو کی ایسے ہی وہ وصیت آیندہ کو ہوتی رہی حتی کہ وہ نور وافر السرور
منتقل ہوتا ہوا عبد اللہ ابن عبد المطلب تک پہونچا خدا نے اوسکو مدنظر رکھا کہ نسب شریف
حضرت کا سفاح جاہلیت سے محفوظ رہے تاکہ سبکو علوی مرتبہ اونکا ملحوظ رہے۔

ہے محمد کا یہہ نسب نامہ
اونکے ہین عبد مطلب دادا
مرہ و کعب و لوئے و غالب
خوش ہین الیاس ہین مضر و انما
متفق اس پہ ہے یہ سب ہین
اختلافات ہین بہت پیدا
یعنی ابن خلیل اسمعیل

ہین بہ ترتیب سلسلہ اسما
ہاشم باوقار و عبد مناف
فہر و مالک ہین نضر ہین اعلا
ہین نزار و معد اور عدنان
ہے نہ اس مین کسیکو شک اصلا
پر یہہ نزد محقق انساب
نوح و ادریس و شیث ذو العطا

ہان محمد ہین ابن عبد اللہ
ہین قصی و کلاب ذی رتبا
ہین کنانہ خزیمہ مدرکہ خوب
اہل اعزاز با شرف جملا
پہر تو عدنان سے بھی آدم تک
ہین یہہ اجداد سید والا
جد امجد ہین حضرت آدم

جدۂ عالیہ ہوئین حوا

حدیث مین آیا ہے اوسکو صحیح مسلم مین پایا ہے کہ اللہ جل شانہ نے برگزیدہ کیا کنانہ کو اولاد
اسمعیل سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ جلیل سے اور برگزیدہ کیا بنی ہاشم کو قریش سے
اور برگزیدہ کیا رسول اکرم کو بنی ہاشم ذو الحبیش سے اور دوسری حدیث مین وارد ہے
یہہ ارشاد نبی ماجد ہے کہ خالق نے برگزیدہ کیا اپنی خلایق کو اور اونمین سے برگزیدہ کیا بنی آدم
فائق کو پھر اونمین سے برگزیدہ کیا عرب کو اور برگزیدہ عرب سے مجھہ بندہ کو رب کو اور جو

دوست رکھتا ہے عرب کو وہ میری دوستی میں دوست رکھتا ہے سبکو اور جو دشمنی کرتا ہے عرب سے وہ میری دشمنی میں دشمنی دھرتا ہے سب سے —

تو ہوا باعث ایجاد جہان مطلبی
ہے تری ذات مقدس شرف جملہ نبی
حبذا صدر نشین عالم تو سید والا نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حق تعالیٰ کو عرب کا جو شرف تھا منظور
اوس میں کعبہ کو کیا بہر عبادت معمور
جب ہدایت کیلئے ہو گئی تجویز ضرور
ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

شمس روشن ترے رخ سے ہوا اے مہر عجم
ہے خطا گر کہوں واللیل ہے زلف بخم
کیا کہوں ہو نہیں سکتی کوئی تشبیہ بہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی

گرچہ مخلوق ہے تو پر نہیں کوئی تجھسا
تجھکو ہے برتری یکتائی سے بس بعد خدا
نور ہر چیز میں تیرا ہی ہوا جلوہ نما
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ہے بہار چمن فیض کا تجھسے اقدام
ہے جو بلبل تری گلشن کا وہ ہے خوش انجام
آب رحمت سے ہے شاداب ترا لطف تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

لامکاں ہے ترا معراج نہ جہان شہر و دشت
قاب قوسین ہے او ادنیٰ ہے تری جائے گشت
تری گلگشت سے ہے نزہت فردوس بہشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقابیلکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

ہیبت و صولت سنگ ہی تری لا ریب کلم — شوکت دارا و کی حشمت فغفور و جم
آگے سنگ کے ترے روباہ رہا ہی ضیغم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

ہم ہوئی خشک زبان کہہ نہیں سکتی کچھ بات — ہونٹ ہم چاٹتے ہیں خشک لبی سی دن رات
مرتے ہیں پیاس سی ہو جلد دم خضر نجات — ہا ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی

کیا یہہ حالت ہی مری خود میں ہوا ہوں ششدر — دل ہی آشفتہ میں رہتا ہوں پریشان اکثر
دیکہہ تو کیسا مرا حال ہوا ہے ابتر — چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

عام ہی بندہ نوازی تری ای بندہ نواز — تری فیاضی کا عالم میں نیا ہے انداز
ترے فیضان سی ارباب عرب ہیں ممتاز — بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

ہندی و زنگی و رومی یمنی و حلبی

تو فکی تیری مقابل میں مسیحا ہے غبی — شان حکمت ہی تری شان مسیحائی دلی
کیوں نہ امید شفا ہو دل ثاقب کو نبی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پئے درمان طلبی

قدرت ایزدی سے نور محمدی جبین خوش جمال عبد المطلب سے مثال ہلال چمکتا تہا ایسا دمکتا تہا کہ اوسکی شعاعین مانند چراغ روشن تہین اور وہ بیت الحرام پر پرتو افگن تہین جب ابرہہ بقصد انہدام کعبہ آیا اور فیل سفید عظیم و جسیم اپنے ساتہہ لایا تو

عبد المطلب بسبب بیجانے اونٹون کے اوسکے پاس گئے اور اپنے عقیدہ پر جو بابت
نور پیغمبر کے تہا قایم رہے جس دم ابرہہ کی نظر عبد المطلب پر پڑی اور آنکھ لڑی تو ابرہہ
بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا تو اوسنے عبد المطلب کو سجدہ کیا اور کہا
کہ تو سید قریشی ہے اے لوگو دیکھو کہ یہہ کیسی حالت وحشی ہے کہ اوس فیل نے
بہی عبد المطلب کو سجدہ کیا اور اوس نور با احتشام کو سلام بہیجا حالانکہ وہ فیل مثل دیگر
فیلان کے عادی سجدہ کا نہ تہا جب اوس ہاتی کو اوٹہانا چاہا تو وہ نہ اوٹہا ہر چند
کہ اوسکو زد و کوب کیا پہر وہ بجانب یمن چلے آتش غضب سے جلے اللہ جل جلالہ
و عم نوالہ نے اونکی ہلاکت کیلیئے دریا سے ابابیل کو مقرر کیا دو سنگریزے
ہر دو پا مین اور ایک سنگریزہ منقار ابابیل طیار مین دیا جب وہ سنگریزے
ڈالے جاتے تہے تو وہ لوگ موت کو پاتے تہے جو سنگریزے ابرہہ کے چشم و
ابرو پر پڑے تو وہ چشم ورم مین گرے اور اونگلیان اوسکی پارہ پارہ ہو گئین باجرائی آب زرد یا
خون خارہ خارہ ہو گئین او شگاف اوسکے دل تک پہونچا وہ فنا ہو گیا نعوذ باللہ
من غضب اللہ اور یہہ معجزہ سرور کائنات کا ارہاصات سے تہا۔

مومن پہ ہوگا رحم کریم الرحیم کا	کافر معذب ہوگا عذاب الیم کا

جب عبد المطلب نے بعنایت الہی شر ابرہہ سے نجات پائی تو اونہون نے
عجب کیفیت کا خواب عظیم دیکہا اور اوس سے اونکے جسم کو تہرتہری چڑہی اونہون نے
کاہنان سے بیان کیا کاہنون نے تعبیراً یہہ جواب دیا کہ تیری پشت سے ایسا شخص پیدا
ہوگا کہ جہان اوسپر شیدا ہوگا اور اہالیان زمین و آسمان اوسپر ایمان لاوینگے اور بتون کو خاک مین
ملائینگے عبد المطلب نے فاطمہ سے شادی کی اور وہ باردار ہوئی عبد اللہ نے ذبیح والدین

فیصیح پیدا ہوئے اور یہہ واقعات ہویدا ہوئے عبد المطلب نے نذر کی تہی کہ اگر میرے
دس بیٹے پیدا ہون تو ایک کو اون مین سے قربان کرون اور اپنے عہد سے نہ ٹلون
خدا نے اونکو دس بیٹے دئے جب وہ بلوغ کو پہونچے تو عبد المطلب نے خواب مین
دیکہا کہ کسینے کہا نذر کو پورا کر کام کو نذا دہو اگر عبد المطلب لرزان و ترسان خواب سے
بیدار ہوئے بیٹے کے ذبح کرنے سے بیزار ہوئے اونہون نے ایک بکری کو ذبح کیا
اور للہ مساکین کو دیا پہر خواب مین یہہ سنا کہ کسی نے کہا کہ قربان کر اپنے پسر کو یعنی فرزند بزرگ
تر کو عبد المطلب نے گائی کو قربان کیا پہر خواب نے پریشان کیا ایسا حیران کیا کہ اونہون نے
شتر کو قربان کیا پہر وہ ہی حکم خواب مین پایا جو پہلے خوابون مین آیا پہر عبد المطلب
سخت غمناک ہوئے تیغ الم سے سینہ و دل چاک ہوئے عبد المطلب نے اپنے بیٹون سے
مشورہ کیا سبنے بالاتفاق یہہ جواب دیا کہ اگر ہمکو قربان کیا جائے تو ہم سب رضا مند ہین
بہت خورسند ہین عبد المطلب بیٹونکی اطاعت سے شاد ہوئے اس پر دل نہاد ہوئے
کہ قرعہ ڈالا جائے جسکے نام پر قرعہ آئے وہ اختیار کیا جائے جب قرعہ ڈالا تو عبد اللہ کے
نام پر آیا چونکہ عبد اللہ کی پیشانی سے نور محبوب یزدانی چمکتا تہا اور وہ صاحب جمال و کمال و
شجاع و با اقبال و پہلوان یکتا تہا اسلیئے عبد المطلب کو بہت پیارا تہا گہر کا اوجالا تہا
عبد المطلب نے ناچار ہاتہہ عبد اللہ کا پکڑ کر اوٹہایا اور اصناف و نائلہ کے پاس پہونچایا
یہہ دونون بت نزد کعبہ نصب تہے اور قربانی کیلیئے معمول عرب تہے جب اہل
قریش نے یہہ حادثہ پرطیش دیکہا تو عبد المطلب کو عبد اللہ کے ذبح کرنے سے باز رکہا اور
اور لوگ پاس سنجاح کاہنہ کے گئے اور سب حالات اوس سے کہے وہ کاہنہ حجاز مین بہت
ہوشیار و حیلہ تہی فہم و فراست مین اور کاہنونسے زیادہ عقلمند تہی اور قوت مین جنیان صعود آسمان

استغراق و استماع سخنان سے ممنوع نہ ہتے اور وہ کون سے واقعات آسمانی تھے جو اون کو
مسموع نہ ہتے غرض کہ اوس کاہنہ نے کہا کہ اب جاؤ اور کل کو میرے پاس آؤ وہ لوگ اوس روز
متوقف رہے پھر دوسرے دن اوسکے پاس گئے کاہنہ نے پوچھا کہ تمہارے یہاں دیت
انسان کیا ہے سب نے کہا کہ دس اونٹ خون بہا ہے اوسنے کہا کہ دل کو سنبھالو اور
قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون پر نہ آوے تو دس اونٹ کو زیادہ کیا جاوے اگر پھر بھی قرعہ نہ آوے
تو اور دس اونٹون کا اضافہ کیا جائے جبتک قرعہ اونٹون پر نہ لاؤ ہر مرتبہ دس دس
اونٹ بڑہاؤ عبد المطلب نے نزد اصناف وہبلہ قرعہ اندازی کی خدا نے یہہ بندہ
نوازی کی کہ جب سو اونٹ ہوگئے تو قرعہ اونٹون پر آیا عبد اللہ کو ذبح ہونے سے
بچایا عبد المطلب نے نہایت خوشی سے اونٹون کو قربانی کیا شکر یزدانی کیا۔

عالم پہ الٰہی ترے الطاف ہین کیسے	اکرام ہین کیسے ترے اعطاف ہین کیسے
موصوف ہے باجملہ صفت ذاتِ مقدس	انعام ہین کیسے ترے اوصاف ہین کیسے

جب آوازہ حسن و جمال اور طنطنہ غنج و دلال عبد اللہ رفعت پناہ کا بلند ہوا اور قضیۂ ذبیح و
فدیۂ ملیح کا شہرہ آفاق و دلپسند ہوا تو زنان قریش بہ تمنائے عیش عاشق جان باز و طالبِ
دیدار بصد نیاز اور متمنی بہار جمال و خواستگار وصال ہوئین اور اکثر نازنین پری تمثال
جذبۂ عشق مین محو اختلال ہوئین عورتین راستون پر بیٹھ کر عبد اللہ کو اپنے پاس بلاتی تہین
اور ناز و انداز سے لبہاتی تہین مگر خدائے ستار نے عبد اللہ با وقار کو بد انجامی سے محفوظ
اور اونکی نیکنامی کو ملحوظ رکہا اور جو کفار کو علامات سے ظاہر ہوا کہ وجود باجود
پیغمبر آخر الزمان رہبر دوجہان صلب عبد اللہ سے پیدا ہوگا
تو بعداوت و دشمنی اونکا ہلاک چاہا اور کفار بقصد ہلاکت عبد اللہ دور سے

آئے اوہنون نے آثار غریبہ و امور عجیبہ مشاہدہ پائے ناچار اپنا ضرر اوٹھا کر چلے گئے
کچھہ نہ ہے ایکدن عبداللہ شکار کو گئے صحرا مین تھے کہ ایک گروہ کثیر اشقیا بارادۂ قتل
عبداللہ جانب شام سے آیا اور اوسکو اہل کتاب و شمشیر آہیختہ پایا اوس جنگل مین وہب
ابن مناف جو نانا رسول خدا کے ہین موجود تھے جو یہان مقصود تھے اوہنون نے
دیکھا کہ سواران جنت الماوا جو اس عالم کے مردمان سے مشابہت نہ رکھتے تھے اور نہ یہان کسی
سے باتین کر سکتے تھے نمودار ہوئے اور اوس گروہ اشرار کو مار کر عبداللہ کے مددگار
ہوئے وہب یہہ دیکھکر اپنے گھر کو گئے یہہ کلمات اپنی بی بی سے کہے کہ مین اپنی آمنہ کی
شادی عبداللہ کے ساتھہ چاہتا ہون پیغام بھیجتا ہون چنانچہ بوسیلہ دوستان پیام
خوش بیان پاس عبد المطلب کے پہونچا اوہنون نے سوچا کہ آمنہ شرف حسب و نسب
عصمت و عفت مین ممتاز ہے اور اوسکے خاندان کا بہت اعزاز ہے لہذا عبد المطلب کو
پسند آئی اوہنون نے قبول فرمائی یعنی شادی عبداللہ کے ساتھہ آمنہ کی ہوئی اور اسکی
خوشی بہ تہنیت اعظمہ کی ہوئی۔

لِلّٰہ الحمد خدا نے کیا سامانِ خوشی — خانۂ خاطرِ صد اجبدلان آباد ہوا
ہوگیا سازِ طرب خلق مین نغمات سرا — ہو مبارک دل ناشادی اب شاد ہوا

روایت ہی عجیب حکایت ہی کہ قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت قیصہ یا قتیلہ نامی بنت
نوفل پاس کعبہ کے کہڑی تہی اور اوسکی آنکھہ عبداللہ سے لڑی تہی دیکھتے ہی عبداللہ خوش نگار
پر عاشق زار و جان نثار ہوئی اور یہہ بات کہی کہ اے عبداللہ مجھسے قربت کرین
دونگی تجکو سو شتر عبداللہ نے حیا کی اور نہ شایستگی ادا کی دوسرے دن خثعمیہ نامی
ایک عورت کہ کہانت مین مہارت رکھتی تہی اور بوجہہ تمول و دولت کبر و نخوت

کرتی تہی ویسیہی عبداللہ سے امیدوار ہوئی جیسی پہلی عورت خواستگار ہوئی اور اوس مکارہ نے عبداللہ کو مال سے فریب دینا چاہا مگر عبداللہ اوس کے فریب مین نہ آیا عبداللہ نے کہا کہ مین اپنے مکانکو جاتا ہون بہت جلد یہان واپس آتا ہون عبداللہ اپنے مکان مین آئے اور اپنی بی بی کی صحبت سے فواید بیشمار پائے نور محمدی عبداللہ سے منتقل ہوکر آمنہ کو ملا گل مراد کہلا آمنہ حاملہ ہوئین بعنایت الہی کاملہ ہوئین جب عبداللہ پاس اوس عورت کے واپس آئے تو اوسنے جلوے اوس نور کے نپائے اوسنے کہاکہ اے عبداللہ تو جب گہر کو گیا تو آیا کسی عورت سے ہمصحبت ہوا عبداللہ نے کہا ہان مین نے اپنی بی بی آمنہ بنت وہب سے بطور جایز صحبت کی اوس نے یہہ بات کہی کہ تیری پیشانی سے جو نور چمکتا تہا اوسکو مین نے چاہا مگر مجکو نصیب نہوا اور وہ اور کو ملا اور بعض نے خواہر ورقہ بن نوفل برادر زادہ عم خدیجہ کو لکہا ہے اور بعض نے لیلی عدویہ کو کہا ہے بخرضکہ انہین عورات مین سے کوئی عورت تہی جس نے عبداللہ سے خواہش کی —

آیا قریب وقت جو شہ کے ظہور کا
اقبال و جاہ عزو حشم آئینگے ضرور
توریت کا جو وصف محمد مین حال تہا
پائی وہی جو مقدم سرور کی تہی خبر
ہے آمد نبی کی بشارت جو اندنون
انسان زمین پہ خوش ہین ملک آسمان پر
ایسا ہے جہان فروز یہ فرزند جہان مین

جلوہ ہوا حدوث مین پرتوئے نور کا
جسدم جلوس خلق مین ہوگا حضور کا
انجیل مین وہی تہا وہی تہا زبور کا
کیا خوب آگیا ہے زمانہ سرور کا
جن دیوی مین شاد ہے نغمہ طیور کا
جنت مین شادیانہ ہے غلمان و حور کا
ہے شادمان ہرکوئی نزدیک و دور کا

فرطِ خوشی مین جو کہ فنا فی الرسول ہو　　ملزم نہ ہوگا وہ کسی جرم و قصور کا

ثاقب شفیع عاصیان ہوگا مرا شفیع
مجکو خطر ہو کسلیئے روز نشور کا ✤

ذکرِ میلادِ محمدؐ سے دلِ صاحبدلان
شاد ہے خورسند ہے خوش ہے بہت مسرور ہے

سبحان اللہ استقرار نطفہ ذکیہ مصطفویہ کا اور ابراع ذرہ صافیہ محمدیہ کا صدفِ آمنہ مین بزمانہ مبتہج یعنی ہنگامہ حج بالتحقق اوسط ایام تشریق شب جمعہ مین ہوا لہذا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے لیلۃ الجمعہ کو فاضلترین لیلۃ القدر کہا اور اس رات مین خیرات و حسنات و برکات و کرامات مومنان اور عالمیان پر نازل ہوئین بلکہ ہمیشہ کو کاملہوئین اگر شب میلاد خوش بنیاد کو لیلۃ القدر سے افضل اور بدر سے اجمل کہا جائے تو بجا ہے بلکہ بہت خوشنما ہے۔

آثارِ خوشی گشت مقرر امشب　　امید بر آمد بہ مقدر امشب
امشب طرب و عیشِ ہر دو عالم　　آمد خبر مقدم سرور امشب

اخبار معتبر سے خبر پائی کہ ملکوت مین ندا آئی کہ عالم کو انوار قدس سے منور کرو اور جہان کو فوائح روائح سے معطر کرو اور ہر ملک زمین و آسمان اہتزاز و ابتہاج مین دل لگائے اور جمیع طبقات سمٰوات اور بقاع اراضیات مین کہدیا جائے کہ امشب نورِ محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا اور عجائب غرائب جلوے لایا اور وہ مبدا عالم اور اصل اصول بنی آدم ہے مصدر انوار و اسرار ہے مظہر ذات کردگار ہے۔

عیان ہر شئی مین ہی جلوہ تمہارا یا رسول اللہ
حقیقت مین کو ہوتا ہی نظارا یا رسول اللہ

کیا نورِ درخشان نے تمہاری خلق کو روشن
ہوا محو تجلی دل ہمارا یا رسول اللہ

تمہاری عشق کا دریا ہی بیپایان عالم مین
نہ تھہ آیا کہین اوسکا کنارا یا رسول اللہ

تلاطم مین ہی کشتی عمل طوفان عصیان سے
سنبھالو نا خدا ہو تم خدارا یا رسول اللہ

تمہاری اسم اعظم کا ہمیشہ ورد رہتا ہے
تمہارا نام نامی ہے پیارا یا رسول اللہ

خدا دیگا بلاشک دوجہانکی نعمتین ہمکو
اگر ہو جائیگا کچھہ بھی اشارا یا رسول اللہ

ٹپکجائیگا گر قطرہ تمہاری آبِ رحمت کا
تو دوزخ کا بجھیگا ہر شرارا یا رسول اللہ

خدا خود ہے ثناخوان آپکا فرطِ محبت سی
بشر کو کیا ہو مداحی کا یارا یا رسول اللہ

تمہارے نور فیضان سے ہوا تابان طالع ثاقب
خدا ثاقب کا چمکائے ستارا یا رسول اللہ

راوی بیان کرتا ہے صحیح بات عیان کرتا ہے کہ بہنگام صباح شب حمل بتانِ روئے زمین اوندھے گرے اور تختہائے سلاطینِ دنیائے دون سرنگون پڑے ابلیس پُر تلبیس پہاڑونمین روپوش ہوا اور سرگردانی و پریشانی سے مدہوش ہوا تمام مکانات روشن ہوئے انوار ایسے پرتوافگن ہوئے کہ کوئی جگہہ روشنی سے خالی نرہی اور کوئی صورت اختلاق نرہی قحط قریش دور ہوا ہر گھر معمور ہوا امطار مطیر باران آب ہوئے درختان خشک سرسبز و شاداب ہوئے وحشیان مشرق نے وحوش مغرب کو بشارت دی اور طائران عرب نے طیور عالم کو نوید بالنضارت دی مزاجِ عالم مسرت امتزاج ہوا تمام اس سال کا سنۃ الفتح والابتہاج ہوا بی بی آمنہ والدۂ معظمہ جناب رسالت مآب کی فرماتی ہین اور یہہ خبر سناتی ہین کہ کوئی ثقل حمل مثل عورات حاملہ و بیکل کے نتھا اور نہ کوئی بار عمل ہمشکل آثار حمل کے

نہ تہا مین اپنی آبستنی کو نہ جانتی ہتی اور نہ اوسکو پہچانتی ہتی جو چوپایے زمین پر رہتے ہتے وہ خواب و بیداری مین مجہسے کہتے ہتے کہ تو حاملہ ہے اور یہہ آبستنی بہترین خلایق کے کاملہ ہے ہنوز آفتاب مہروفا برج حمل مادر سے جلوہ نما نہوا تہا یعنی محمد پیدا نہوا تہا کہ عبد اللہ والد ماجد حضرت کو سفر آخرت پیش آیا سب کو رنج والم مین پایا فرشتون نے کہا کہ اے بار خدا تیرا حبیب یتیم ہوا اللہ نے فرمایا کہ اوسکو نہ خوف ہے اصلا کہ مین اوسکا نصیر جلیل ہون حافظ و کفیل ہون سلام بہیجو اوسپر اور دعا کرو یہہ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاۤءِ وَالصّٰلِحِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُاللّٰہ بْنِ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ وَبَرَکَاتُہٗ وَسَلَامُہٗ

ہوتا نہ کیون یتیم وہ محبوب کبریا		در یتیم ہوتے ہی ہوتا ہے بے بہا

رہے دید یہ حمل جسے کو کبہ عمل کہ زمانہ ظہور حضور فسانہ مبشر وجود پر نور بہت قریب ہوا اور عرصہ نہ ماہ بفضل الہ باجاہ و حشم نہ بیش نہ کم پورا الضیب ہوا ملائکہ علیین سر طایف آسمان و زمین بہ شادیانہ نغمہ سرا ہتے اور اوس مین مضامین اس غزل کے ادا ہتے۔

آمد آمد ہے جہان مین احمد مختار کی		آمد آمد ہے جناب سید ابرار کی
کیون نہ ہو عالم مین سامان سرور و انبساط		آمد آمد ہے حبیب داور دادار کی
ہوگئے آراستہ تہذیب سے کون و مکان		آمد آمد ہے عجب کونین کے سردار کی
چہچہے بلبل کرینگے گل کرینگے قہقہے		آمد آمد ہے بہار گلشن اسرار کی
شادمان و مبتہج ہین اسلیئے اندوہگین		آمد آمد ہے شفیق بیکس و ناچار کی
اے گنہگارو شفاعت کی خبر آجائیگی		آمد آمد ہے رسول حضرت غفار کی
بہر تعظیم و ادب کرتا ہے ثاقب ہوشیار		آمد آمد ہے یہان اے غافلو سرکار کی

الحمد للہ رب العزت للہ الشکر والمنت کہ نیر اعظم وحدت با وجود آدم طلعت مشرق قدم سے افق با حشم پر طلوع ہوا یعنی مہر سپہر رسالت ماہ سماے نبوت از روے محبت بسوے خلقت رجوع ہوا ولادت باسعادت سید الثقلین نبی الحرمین لشب دوازدہم ربیع الاول بوقت صبح صادق افضل قبل طلوع آفتاب جہانتاب نزد ظہور غفر الدور یعنی سہ کوکب منازل قمر واقع ہوئی تجلی برکات وحسنات ہر عالم مخلوقات مین لامع ہوئی ہرچند کہ تعین وقت ولادت شریف پیغمبر مین ارباب سیر سے اختلاف کیا ہے مگر اکثر نے اسی قول صحیح واشہر پر اعتراف کیا ہی چنانچہ اہل مکہ بارہوین رات اور دوشنبہ کے دن مین زیارت مقام معظمہ ولادت مقدسہ کی کرتے ہین اور مولود شریف بہ آداب شایستہ واوضاع بایستہ کی پڑھتے ہین۔

تولد ہوئے احمد خوش سیر — تولد ہوئے لخت قلب وجگر
تولد ہوئے مظہر شان حق — تولد ہوئے دل فروز قمر
تولد ہوئے افتخار ملک — تولد ہوئے فخر جن و بشر
تولد ہوئے بادشاہ زمن — تولد ہوئے خسرو بحر و بر
تولد ہوئے سرور دو جہان — تولد ہوئے یاور و داد گر
تولد ہوئے بانی دین حق — تولد ہوئے ہادی و راہ بر
تولد ہوئے سید خوش نسب — تولد ہوئے شاہ والا گہر
تولد ہوئے راز دار خدا — تولد ہوئے مخبر باخبر

تولد ہوئے شاہ ثاقب نواز
تولد ہوئے دستگاہ قدر

جب شہنشاہ کونین پشت پناہ دارین نے بجاہ و جلال نزول اقبال فرمایا اور زمین
خاکسار با انکسار نے قدوم میمنت لزوم جناب رسالت مآب سے کمال پایا تو
تمام مخلوقات میں شادیانہ نوازی ہوئی اور جمیع کائنات میں سرفرازی ہوئی غلغلہ
مسرت و شادمانی کا بلند ہوا اور غلغلہ تہنیت و کامرانی کا پسند ہوا اور سب طرف سے
مبارک باد خوش انجام پائی اور ہر جانب سے ندائے الصلوٰۃ
والسلام آئی۔

الصلوٰۃ والسلام ای دوستدار کبریا
الصلوٰۃ والسلام اے افتخار انبیا

الصلوٰۃ والسلام ای احمد عالیجناب
الصلوٰۃ والسلام اے سید ہر دو سرا

الصلوٰۃ والسلام ای مقتدائے متقین
الصلوٰۃ والسلام اے پیشوائے اولیا

الصلوٰۃ والسلام ای قبلۂ ہر شیخ و شاب
الصلوٰۃ والسلام ای کعبۂ اہل صفا

الصلوٰۃ والسلام ای رحمۃ للعالمین
الصلوٰۃ والسلام ای زینت ارض و سما

الصلوٰۃ والسلام ای مرجع ایجاد کل
الصلوٰۃ والسلام ای مجمع لطف و عطا

الصلوٰۃ والسلام ای زبدۂ خاصان حق
الصلوٰۃ والسلام ای قدوۂ اہل نہیٰ

الصلوٰۃ والسلام ای خاتم پیغمبران
الصلوٰۃ والسلام ای ناظم ملک ہدا

الصلوٰۃ والسلام ای زینت دار السلام
الصلوٰۃ والسلام ای حضرت خیر الوریٰ

الصلوٰۃ والسلام ای دستگیر بیکسان
الصلوٰۃ والسلام ای دلبند اصفیا

الصلوٰۃ والسلام ای طالع ثاقب فروز
الصلوٰۃ والسلام ای شافع روز جزا

عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے یہ حدیثی حکایت ہے کہ وادی فاطمہ طہران
میں ایک راہب شامی تھا عیص نامی تھا اوس نے کہا کہ اے اہل مکہ ایک لڑکا

پیدا ہوگا اور عرب اوسکا فرمان بردار وشیدا ہوگا اور وہ مالک ملک عجم کا رہیگا ہر شخص
اوسکو صاحب اقبال و حشم کا کہیگا جو مکہ مین لڑکا پیدا ہوتا ہے اوس راہب کو حال اوسکا
ہویدا ہوتا تہا جس شب مین حضور تشریف لائے اوسکی صبح کو عبد المطلب عیص کے
پاس آئے اونہون نے اوسکو حضرت کے تولد کی خبر دی اوس راہب نے یہہ بات
کہی کہ یہہ وہی لڑکا ہے جسکو مین نے کہا ہے راہب نے پوچہا کہ اوس کا کیا نام رکہا
عبد المطلب نے کہا کہ اوس کا نام پاک محمدؐ ہے وہ صاحب لولاک احمدؐ ہے عیص نے
اپنا موہنہ کہولا یہہ بولا کہ مین نے تین خصلتون سے اوسکو جانا اور خوب پہچانا ایک نجمہ کا
رات مین طلوع پانا دوسرے بروز دوشنبہ اوسکی ولادت کا وقوع مین آنا تیسرے
محمدؐ کا نام ہونا فرخندہ فرجام ہونا حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین اور یہہ حدیث
سناتی ہین کہ مکہ مین ایک یہودی تجارت کرتا تہا فہم و فراست رکہتا تہا جب شب
ولادت باسعادت آئی تو اوس نے یہہ خبر سنائی کہ اے اہل قریش تمہارے اقارب و
خویش مین کوئی پسر پیدا ہوا ہے سب نے کہا ہمکو کچہہ نہین ہویدا ہوا اوس نے صاف کہا کہ کسیکو
مخفی نرہا کہ آج کی رات مین پیغمبر امت اخیرہ نے ظہور فرمایا اور ہر صغیرہ و کبیرہ نے
اوس سے نور پایا اور مابین ہر دو کتف حضرت کے علامت نورانی ہے یعنی
مو ہائے روشن سے ضوفشانی ہے پس یہودی در دولت پر حاضر ہوا اوس نے حضرت
کے باہر لانے کو کہا جب جسم اطہر پیغمبر کو برہنہ دکہلایا تو اوس نے اوس علامت کو بخوبی
پایا یہودی اوسکو دیکہتے ہی بیہوش ہوگیا اور زمین پر گرکر پُرخروش ہوگیا پہر اوس نے
یہہ بات کہی کہ واللہ بنی اسرائیل سے نبوت گئی ابو نعیم حسان بن ثابت سے
روایت کرتے ہین اور اوسکی صحت کی سند دہرتے ہین کہ بوقت ولادت باسعادت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی ہفت یا ہشت سالہ تھا کفر کا بہانہ لیتا کہ یہودی فریاد کرتا تھا اور اپنی قوم والون کو یاد کرتا تھا لوگون نے اوس سے کہا کہ کسلیئے یہہ شور و واویلا رہا وہ بولا کہ قسم ہے مولا امشب طلوع نجم احمد ہوا تولد محمد ہوا —

کیا شان ہے رسول خدائے قدیر کی — پائی کہین نظیر نہ اوس بے نظیر کی

رحمت تھی دلپذیر ظہور بشیر کی — دہشت تھی کافرون کو شکوہ نذیر کی

نور بصر سے مردمک چشم کن فکان — پتلی سے یون ہی روشنی ہین بصیر کی

اللہ رے یہہ عشق جمال محمدی — بینا نہین شوق دید مین آنکھین ضریر کی

معمور خیر مقدم سرور سے تھا جہان — ہرگز مجال شر نہ تھی اوس دم شریر کی

روح القدس ہی بلبل گلزار احمدی — کیا خوب منزلت ہی مرے ہم صفیر کی

یہہ خوش عمل تھا علم نبی کا نہار مل — حاضر ضمیر غیب تھی مافی الضمیر کی

ہے ذکر حضور کو پاس ادب ضرور — نازک ہی لا کلام طبیعت امیر کی

مانگے زبان سے ثاقب مسکین کسلیئے — حاجت طلب سوال ہی صورت فقیر کی

روایت کی ہے یہہ عثمان بن ابی العاص نے کہ اشاعت کی ہے میری والدہ با اخلاص نے کہ مین ہنگام ولادت خیر الانام موجود تھی اور ساعت تولد احمدؐ نہایت مسعود تھی مین نے اک نور دیکھا عجب اوسکا ظہور دیکھا کہ تمام مکانات نورانی ہوئے اور جمیع بقاع آثار ضیائیات لمعانی ہوئے اور ستارے آسمان سے زمین پر چھوٹنے والے تھے اور میرے گمان مین مجھہ پر ٹوٹنے والے تھے حدیث صحیحہ مشہورہ مین آیا کہ بی بی آمنہ نے یہہ فرمایا کہ شب وضع مین اک نور ایسا پیدا ہوا کہ ہر مکان شام روشن ہوا اور مین نے قصور شام کو روشنی سے معمور دیکھا اور ہر طرف سے اوس نور کا ظہور دیکھا آمنہ کا یہہ بیان

حدیثوں سے ہے عیاں کہ جن بوقت درد زہ اپنے مکان میں تنہا تھی عبد المطلب کو
طواف کعبہ سے فرصت نہ ذرا تھی مجھکو آواز عظیم آئی وہ میرے دل پر خوف لائی پھر میں نے
دیکھا کہ اک مرغ سفید پر خوشنما اوس نے اپنے بازو کو میرے دل پر ملا خوف فوراً جاتا رہا
پھر میں نے شربت سفید پایا اوسکو پیکر مجھے قرار آیا اور پھر دیکھا میں نے نور بلند کو اور
زنان بلند قامت دل پسند کو میں نے گمان کیا کہ یہہ دختران عبد مناف کی ہیں مگر بوجہہ
استعجاب کے ناقابل اعتراف کی ہیں تردد مجھکو رہا اون میں سے ایک نے مجھسے کہا کہ اک
آسیہ زن فرعون بے سامان ہے دوسری مریم بنت عمران ہے باقی عورتیں حور العین
ہیں خوش جبین ہیں ہردم آوازیں پیہم آتی تھیں وہ مجھکو دہشت دلاتی تھیں اس اثنا میں دیبائے
سفید بنظر آیا اوسکو میں نے مابین ارض وسما دراز کھچا پایا پھر مردان حسین درمیان آسمان و
زمین دیکھے اونکے ہاتوں میں ابریق نقرہ تھے طیور پر سرور با منقار ہائے زمرد خوشتر
دیبا زو ہائے یاقوت احمر میرے سامنے آئے بہت رونق لائے اونہوں نے میری
چہرے کو چھپایا چہرہ عجب رنگ لایا خدا نے میری آنکھوں سے پردہ اوٹھایا مجھے مشارق و
مغارب ارض کو دکھلایا اور تین علم دیکھے کہ وہ مشرق و مغرب و بام کعبہ پر نصب تھے جسدم
رسول اکرم پیدا ہوئے عجائبات ہویدا ہوئے محمد کی عجب شان تھی انگشت سبحہ سوئے آسمان تھی
سجدہ میں سر تھا طرفہ اثر تھا پھر ایک ابر سفید نے آکر میرے فرزند دلبند کو میری آنکھوں سے
پوشیدہ کیا اور غائب ہوکر مجھے رنجیدہ کیا میں نے سنا کسی نے کہا کہ اسکو مشارق و مغارب میں
پھراؤ پھر شہر میں لاؤ تاکہ لوگ اوسکے نام نامی کو جانیں اور اوسکی صورت و صفت کو پہچانیں
اور عالم روحانیت مخلوقات میں لیجاؤ خوبیاں اوسکی سبکو دکھلاؤ اوسپر الطاف کئے جائیں اوسکو یہہ
اوصاف دیئے جائیں ۔ خلق آدم ۔ معرفت شیث ۔ کرم ۔ شجاعت نوح ۔ خلت ابراہیم ۔ ذی فتوح لسان

اسمٰعیل۔ رضائے اسحاق جمیل۔ فصاحت صالح باصفا۔ حکمت لوط باوفا۔ تفکرہ یعقوب حلیم۔ شدت موسیٰ کلیم۔ صبر ایوب طاعت یونس خوب۔ جہاد یوشع فخر مجاہدان صوت داؤد خوش الحان۔ حب دانیال وقار الیاس باکمال۔ عصمت یحییٰ زہد عیسیٰ اور اسکو غوطہ دو دریائے اخلاق پیغمبران مین اور پہلا و بحر دقائق مرسلان مین۔ بعدہ ابر کہلا جب ہوگیا خوب صفا تو مین نے محمدؐ پر نظر کی دیکہا مین نے اوسکو مانند چودہوین رات کے قمر کی جبین انور چمکتی تہی جسد اطہر سے بوئے مشک اذفر مہکتی تہی ابر مین فرشتہ بہیئت یک نفر تہا طشت زمرد سبز بدست دیگر تہا تیسری کے ہاتہہ مین حریر سفید تہا مرا یک معروف تو یہ تہا محمدؐ کو غسل دیا سات بار مابین کتف مبارک کے لگائی مہر خوش نگار اوسکو لپٹایا پارچہ حریر مین اور سونپا مجکو ساعت بشیر مین۔

ای نبی ہوگیا مین والہ و شیدا تیرا	✣	ہون دل وجان سے فدا
پر تری عشق کا مین کر نہین سکتا دعویٰ	✣	تو ہے معشوق خدا
عشق مین ہوتے ہین عشاق ذلیل و رسوا	✣	شک نہین اس مین ذرا
تیرے عاشق کے ہین اعزاز و مراتب اعلا	✣	ہے یہہ انداز نیا
ہے تری حسن خداداد کا طرفہ عالم	✣	ہان تحیر مین ہین ہم
ہے تجمل ترا کیا خوب اہا ہا آ ہا	✣	اوس کی ہر سو ہے ضیا
بستی ہستی نہ تہی آباد کہین یہہ بستی	✣	تری ہستی سے بسی
تیرے صدقے سے کیا حق نے جہان کو پیدا	✣	کوئی تجہسا نہ ہوا
یون ترا ناز ہے ای نازنین ہر دم نازان	✣	ہے وہ عشوہ گر جان
تیرے اعجاز کرشمہ سے ہوں مردے زندا	✣	ہے عجب تیری ادا

مرض ہجر سے کی ہے مری حالت ابتر ✣ کیا نہین تجھکو خبر
شربت وصل سے اب میری تشفی فرما ✣ تو مسیحا ہے مرا
تو ممدوح الٰہی و حبیب داور ✣ کیا ہو مداح بشر
ثاقب عبد خداوند ہے عاجز مولا ✣ کیا لکھے تیری ثنا

عبد المطلب نے کہا کہ مین شب ولادت حضرت مین نزد کعبہ تھا جب رات آدہی گئی آدہی رہی تب مین نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم پر مائل ہوا اور یہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ مین داخل ہوا — اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ الْمُصْطَفٰی وَالْاٰنَ قَدْ طَہَّرَنِیْ رَبِّیْ عَنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ٭ مبارک ہو آمین آمین ندائے غیبی آئی کہ بخداوند کبریائی اللہ نے کعبہ کو برگزیدہ کیا نہایت پسندیدہ کیا اوسکو قبلہ مقدس بتلایا اور مسکن اقدس احمد بنایا بتان پر اسون کعبہ ذلیل وخوار ہوئے اور پارہ پارہ ہوکر نابکار ہوئے بت کلان ہُبُل نامی گرکر نگون سار ہوا اوسکا ہر پجاری شرمسار ہوا جمہور اہل سیر معترف ہین گو بعض مورخ غیر معتبر مختلف ہین کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بُریدہ متولد ہوے سب لوگ جماہیر کے مقلد ہوئے جو نشانیان اور بزرگیان بوقت ولادت باکرامت پیغمبر آخر زمان سرور مرسلان کی ظاہر ہوئین اور جو خوبیان اور اسلوبیان میلاد سعادت بنیاد سید سرور جہان افسر پیغمبران کی باہر ہوئین وہ بے احصا ہین بے انتہا ہین بعض اون مین سے یہ امور اعظم بین مشہور عالم ہین کہ قصر کسرایین قصور آیا اوس نے زلزلہ پایا ایسا تھرتھرایا اور سرنگونی لایا کہ اوسکے چودہ کنگورے زمین پر گر پڑے باقی ششدر رہگئے کھڑے دریائے ساوہ سوکھا رہا دکھا وادی سماوہ بعد ہزار سال کے ہوگیا تازہ اوس مین پانی لہرایا اک دریا روان پایا آتشکدہ فارس جو ہزار برس سے گرم تھا سرد ہوگیا

مرض ہجر سے کی ہے مری حالت ابتر ✤ کیا نہین تجھکو خبر
شربت وصل سے اب میری تشفی فرما ✤ تو مسیحا ہے مرا
تو ممدوح الہی و حبیب داور ✤ کیا ہو مداح بشر
ثاقب عبد خداوند ہے عاجز مولا ✤ کیا لکھے تیری ثنا

عبد المطلب نے کہا کہ مین شب ولادت حضرت مین نزد کعبہ تہا جب رات آدہی گئی آدہی رہی تب مین نے دیکہا کہ کعبہ مقام ابراہیم پر مائل ہوا اور یہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ مین داخل ہوا —
اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ الْمُصْطَفٰی وَالْاٰنَ قَدْ طَهَّرَنِیْ رَبِّیْ عَنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ○ مبارک ہو آمین آمین ندائے غیبی آئی کہ بخداوند کبریائی اللہ نے کعبہ کو برگزیدہ کیا نہایت پسندیدہ کیا اوسکو قبلہ مقدس بتلایا اور مسکن اقدس احمد بنایا بتان پر امون کعبہ ذلیل وخوار ہوئے اور پارہ پارہ ہوکر نابکار ہوئے بت کلان ہبل نامی گرکر نگون سار ہوا اوسکا پرستار بیچارہ شرمسار ہوا جمہور اہل سیر معترف ہین گو بعض مورخ غیر معتبر مختلف ہین کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ متولد ہوئے سب لوگ جماہیر کے معتقد ہوئے جو نشانیان اور بزرگیان بوقت ولادت باکرامت پیغمبر آخر زمان سرور مرسلان کی ظاہر ہوئین اور جو خوبیان اور اسلوبیان میلاد سعادت بنیاد سید ہر دو جہان افسر پیغمبران کی باہر ہوئین وہ بے احصا ہین بے انتہا ہین بعض اون مین سے یہہ امور اعظم مین مشہور عالم ہین کہ قصر کسرا مین قصور آیا اوس نے زلزلہ پایا ایسا تہرتہرایا اور سرنگونی لایا کہ اوسکے چودہ کنگورے زمین پر گر پڑے باقی ششدر رہگئے کہڑے دریائے ساوہ سوکہا رہا دو کہا وادی سماوہ بعد ہزار سال کے ہوگیا تازہ اوس مین پانی لہرایا اک دریا روان پایا آتشکدۂ فارس جو ہزار برس سے گرم تہا سرد ہوگیا

کسرا بے شرم تہا مبتلائے درد ہوگیا اوسنے اپنا راز نہ فاش کیا کاہنون کو تلاش کیا
سطیح کاہن کو بلایا اوس کا عجب حال پایا کہ اوسکے نہ مفاصل تہے نہ قابو سے قعود و قیام حاصل
تہے جب وہ غضب مین آتا تہا تب قدرتِ نشست پاتا تہا سوائے استخوانِ کاسۂ سر اوسکے
کوئی استخوان اعضا نہ تہا اور یہ شکل انسان اوس کا سراپا نہ تہا ہاتون اور انگلیون مین اوسکے
صرف گوشت تہا نہ ہڈی تہی نہ پوست تہا جب کہین اوسکو لیجاتے تہے تو اوسکو مثل کپڑے کے لپیٹتے
تہے اوسکا رخ سینہ مین تہا نہ کوئی عضو قرینہ مین تہا اوس نے اپنی زندگی کی ہوس کی تہی
عمر اوسکی چہہ سو برس کی تہی جب سطیح حضور کسرا آیا اوسنے کسرا کو تحیۂ و سلام پہونچایا کچہہ
جواب نہ پایا کسرا نے ابیات مین کچہہ پڑہکر سنایا اوسکو ہنسایا سطیح مضامین و مطالب کو
پیش لایا کہ جب محمد رسول اللہ پیدا ہوگا سطیح فنا ہوگا یہہ کہکر وہ دفعۃً مرگیا دنیا سے گذر گیا
ایک گروہ قریش کا بت سنگین تہا تراشیدہ و رنگین تہا آغاز سال مین لوگ اوسکے گرد جمع ہوتے
تہے سامنے اوسکے سوتے تہے اور اوسکے آگے اعتکاف کرتے تہے عید کر کر لاف
کرتے تہے ایک رات مین دیکہا کہ وہ بت پڑا ہے اوندہا اوسکو لوگون نے اوسکی جگہہ پر رکہا
وہ قایم نہ رہا پہر اوسکی مقام پر اوسکو سیدہا بٹہلایا وہ اوندہی پن سے باز آیا اوسکے پرستش
والے شرمندگی سی کرتے تہے نالے آخر کار ناچار ہوکر اوسکی جگہہ پر اوسکو مستحکم کیا اوسکو خوب
کسندیا جوف بت سے یہہ آواز آئی کہ سنو بہائی ۔

مولود خوش سیر کا نزولِ جلال سے
ہیبت سے اوسکی سنگدلان تہرتہرا گئے

اقبال و جاہ و عظمت و شوکت ہین محترم
لرزان ہین اوسکی رعب سے شاہان محتشم

اگرچہ تعین سال ولادت حضرت مین کچہہ اختلاف خبری مگر باتفاق اکثر یہ اشہر و اظہر ہے کہ تولد
شریف سرور کائنات مفخر موجودات کا زمان حضرت آدم علیہ السلام سے بعد چہہ ہزار سات سو برس کے

سال فیل مین ہوا اور روز وفات سکندر رومی سے بعد آٹھہ سو بہتر سال کے اور یوم حکومت کسریٰ سے بعد بیالیس سال کے عہد نوشیروان عادل عقیل مین ہوا نزہی قسمت شب تولد پیغمبر کہ لیلۃ القدر پر فایق ہوئی اور رخنے مرتبت نغمہ سرائی پیدایش سرور کہ اس مضمون سے زبان زد خلق ہوئی۔

شب میلاد پیغمبر سے فخر روز روشن ہی
ظہور نور خوشتر وسی ہوئی دن کو بہت خجلت
صدائی شب نوید مقدم احمدی عالم مین
جو مشتاق زیارت مولد احمد کا دل سی ہے
اوسی کا حسن ہی بے مثل اور روکا مثالی ہے
وہ ہی ظل الٰہی تخت مین ہی اوسکی ہر عالم
ہی اوسکی دوستی و دشمنی مین فرق مہر و قہر
ہوا راہ خدا کا نظم ابلاس شہ دین مین

عروج شرف مہر فلک پر پرتو افگن ہی
وہ خوبی رات لائی ہی کہ قربان جسپہ جوبن ہی
مسلمانون کو تہنیت ہی کفار دن کو شیون ہی
نہ اوسکو خواہش جنت نہ لطف سیر گلشن ہی
حسین خوبان عالم مین حسینون مین احسن ہی
جہان مین گوشہ امن و امان اوسکا ہی امن ہی
محب کو ہی علا کوثر ہوالا بہتر ین دشمن ہی
نہ ہر گز رہروان دین کو کچھہ خوف رہزن ہی

بہروسہ **ثاقب** عاصی کو ہے اوسکی شفاعت کا
گناہون کا نہ ڈر ہے دہشت محشر سے ایمن ہے

ثویبہ لونڈی ابولہب کی ہتی اوس نے خبر مسرت اثر ولادت حضرت اوس بوالعجب کو کی ابولہب نے بوجہہ شادمانی تولد محبوب یزدانی کے ثویبہ کو آزاد کیا ثویبہ نے اپنے دل کو یون شاد کیا کہ اوس نے اول دودہ اپنا رسول خدا کو پلایا ثواب پایا ابولہب کا فر ہتا کفر اوس کا وافر ہتا چنانچہ قرآن مین سورۂ تبت اوس کی مذمت مین ہے۔ ہر چند کہ ابولہب عذاب الٰہی سے مذلت مین ہے مگر بباعث خوشی ولادت نبی کے بروز دوشنبہ

عذاب سی محفوظ ہوتا ہے حدیثون سے ملحوظ ہوتا ہے کہ اگر مسلمان چاہین کہ سرور تولد حضور مین بذل اموال فرمائین تو بہت اونکے ہے مگر اوس مین دخل بدعت بیجا ہے۔

بدعت نہین مسرت میلاد مصطفےٰ   خوشنودی تولد احمدؐ ثواب ہے
کفار کو بہی اوسکی ولادت کا تہا سرور   ناشاد اوسکے ذکر سے بہی ناصواب ہے

حضرت جان فروز نے سات روز اپنی والدہ آمنہ کا دودہ پیا اور چند روز ثویبہ خیر آموز نے آپکو اپنا دودہ دیا بعدہ حلیمہ سعدیہ نے حضرت کو دودہ پلایا اور بروایات صحیحہ معجزات بے انتہا سعود کائنات کا زمانہ رضاعت حضرت مین مشاہدہ فرمایا اون مین سے کچھہ یہان بیان کئے جاتے ہین کلک گوہر فشان کو دیے جاتے ہین حلیمہ نے کہا ایکسال قحط تہا کوئی قطرہ پانی کا نہ برستا تہا ہر شخص ترستا تہا میرے گدہے لاغر تہے اور سے شیر بادہ شتر تہے عشرت سے نہ کچھہ کام تہا عسرت سے نہ دنکو چین نہ شبکو آرام تہا مین ہمراہی قافلہ بنی سعد بن بکر مکہ مین آئی اور اپنی شوہر و کودک کو ساتہہ لائی عورات قوم نے مکہ مین پہونچکر اطفال کو رضاعت مین لیا اور حضرت کو یتیم سنکر خیال بے بضاعتی کا کیا کسی نے اونکی رضاعت قبول نکی سعادت حصول نکی کوئی رضیع سوائے نبی شفیع کے باقی نرہا مین نے اپنی شوہر سے کہا کہ واللہ باللہ مین بلا رضیع کسی واپس نجاؤنگی اوس یتیم کو برائے رضاع ہمراہ لاؤنگی بالآخر اوسکی پاس گئی وہان جاکر خوشحال رہی مین نے دیکھا کہ وہ نوب صوف سفید مین لپٹا ہوا چمکتا ہے اوسکی خوشبو سے عالم مہکتا ہے حریر سبز کا بستر ہے بچھونے سے فارغ مطہر ہے اپنی فضائے پاک سی سوتا ہے حسب عادت خرخر ہوتا ہے یہہ علامت انفتاح مجاری نفس ہے اوس سے نیکیون پر دسترس ہے مین نے چاہا کہ اوسکو بیدار کرون جان و دل اپنا نثار کرون پہر اوسکی نزدیک آہستہ پہونچی یہہ تدبیر سوچی کہ

ہن نے ہاتھ اپنا اوسکے سینہ بے کینہ پر پہونچایا اوس نے تبسم فرمایا اور اپنی چشم مبارک کو کھولا مین اوسکو اپنی دل مین تولا اور نگاہ کی اوسپر پایا اوسکو خوشتر اوسکی چشمان عنو فشان سے اک نور آسمان تاک متصاعد ہوا میرا دیدۂ روشن اوسکا تماشا ہو امین نے مابین عینین بوسہ دیا اور اوسکو اپنی گود مین لیا مین اوسکی عاشق زار ہوگئی فریفتۂ دیدار ہوگئی دل کی عجب حالت تہی محویت مین جلالت تہی -

محو ہے عشق نبی مین دل شیدا کیسا
جذبۂ شوق مین ہے ذوق ہے کیسا کیسا

خوبتر خوبی خوبان سی ہے اوسکی خوبی
اپنا محبوب خدا نے کیا پیدا کیسا

نور سے اوسکی ہوئی شمس و قمر پر انوار
واہ واصلّ علےٰ ہے رخ زیبا کیسا

ترے قامت سے قیامت ہو برپا رحمت
اللہ اللہ ترا ہے قد رعنا کیسا

خود وہ دیوانہ ہے سودائی جو سمجھے مجکو
شیفتۂ زلف کا مین ہون مجہے سودا کیسا

جیا ہا عاشق نے جو معشوق سے کچھہ راز و نیاز
سب حجابون کو اوٹہا کر کہا پردا کیسا

عرش اعظم سے بہی بالا ہے عروج والا
حق تعالےٰ نے دیا مرتبہ اعلا کیسا

قدرت حق سے نہین ہے کوئی ہمسر اوسکا
آپ یکتا ہے کیا اوسکو بہی یکتا کیسا

شاد ہو شافع عصیان سے ہے شفیع محشر
تجکو اے **ثاقب** عاصی غم فردا کیسا

الغرض مین نے پستان راست کو دہان مبارک مین دیا حضرت نے دودہ پیا پہر مین نے شیر پستان چپ کے پلانے کا قصد کیا مگر آپنے اوس پستان کو مونہہ مین نہ لیا یہہ انصاف پروری تہی عدالت گستری تہی کہ ایک پستان اپنے لئے مقرر کی اور دوسری برادر رضاعی کو دی پہر تیگلی مین اپنے مقام مین پایا مین نے اپنے شوہر کو انتظام مین دیکھا اوس نے جمال

جہان آرا ے حبیب خدا کو اور خوبی حُسن روح افزاے رسول کبریا کو وہ ہو گیا اون پر شیدا جان سے نثار دل سے فدا فوراً وہ سجدہ مین آیا یہہ مضمون زبان پر لایا۔

اینہہ عالم ہے زیبا تجھکو یہہ یاوری — مہتری و بہتری پیغمبری و افسری
ہین تری خوبی کے صدقے حُسن پر قربان ہین — وحشی و طیر و بشر حور و ملک جن و پری
تیرے غمزہ ہین کرشمو ہنسی ہین طرفہ آن پر — ناز و انداز و ادا غنج و دلال و دلبری
آسمانون پر ہین سیارے تمہارے نور کے — خور زحل مریخ ماہ زہرا عطارد مشتری
آپکی شان معظم سے ہے حاصل اا کلام — عرش و فرش و کرسی و لوح و قلم کو برتری
ہے تری ذات مقدس کی صفاتون سے عیان — بخشش و جود و کرم فیض و عطوفت گستری
حق نے عالم سے زیادہ تر نبی کو کی عطا — حکمت و فہم و ذکا عقل و خرد دانشوری

ہے کلام **ثاقب** روشن سخن مین نعت سی
لمعہ و نور و ضیا پرتو و ضو جلوہ گری

شوہر حلیمہ کے پاس ایک اونٹنی تہی وہ دودہ نہ دیتی تہی بہ برکت شاہ رسالت کے اوسنے دودہ دیا شوہر و زوجہ دونون نے پیا خوب سیر ہوئے مشکور خیر ہوئی حلیمہ نے کہا کہ مین نے ایک رات مین یہ دیکہا کہ نور غاشیہ شدہ گرد حضرت روشن زیادہ ہے اور اوسکی بالین پر ایک مرد سبز پوش ایستادہ ہے مین نے اپنے شوہر کو بیدار کیا اور اوسکے دیکھنے کا اصرار کیا اوس نے کہا اے حلیمہ خاموش باش راز کو نکر فاش جب سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہے اور اوسکا چرچا ہے تب سے احبار یہود کو طعام و شراب خوشگوار نہین اونکو صبر و قرار نہین پہر مین آمنہ سے رخصت ہو کر اپنے دراز گوش پر سوار ہوئی اور پیارے محمدؐ کو اپنے آگے بٹہلا کر ہمراہ قافلہ کے رہگذار ہوئی میرا دراز گوش ایسا چست و چالاک ہوا کہ ہر شخص اوس کو دیکہکر حیرت ناک ہوا

جب وہ پاس کعبہ کے پہونچا تو اوس نے کچہہ سوچا پہر تین بار سجدہ کیا اپنے سر کو سوئے آسمان
اوٹہا دیا پہر وہان سے روان ہوا خوب جولان ہوا جو عورتین میرے ساتہہ تہین وہ بولین
کہ اے حلیمہ یہہ وہی دراز گوش ہی کہ جسپر تو سوار ہوکر آئی تہی اور بسبب سواری کی بڑ
اوٹہائی تہی اب کیا سبب ہی کہ وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ جس سی ہر دراز گوش شرمسار ہوا
مجہسے بہت کلام رہا آخر کو دراز گوش نے کہا کہ میرا مرتبہ اعلیٰ ہی رتبہ دوبالا ہے کہ مجہپر سید
المرسلین خیر الاولین والآخرین سوار ہے بخت میرا بیدار ہے مجہہ مردہ نے زندگی پائی
مجہہ لاغر پر فربہی آئی حلیمہ فرماتی تہین کہ مجکو راہ مین چپ و راست سی آوازین آتی تہین کہ
اے حلیمہ تو ہوگئی غنی اور زنان بنی سعد مین بہتر ہی گلے گوسفندون کے میرے سامنے
آتے تہے اور مجہکو یہہ سناتے تہے کہ اے حلیمہ تو جانتی ہی خوب پہچانتی ہی کہ رضیع تیرا نبی
پروردگار آسمان و زمین ہے اولاد آدم مین اوس سی کوئی بہتر نہین ہے اور کوئی منزل ایسی نہ
تہی کہ جس مین باوجود قحط نزہت سرسبزی نہ ہوتی تہی جب ہم منازل بنی سعد مین داخل
ہوئے تو مجکو وہان کی ویرانی اور خشکی سی غم حاصل ہوئی جو ہمارے گوسفند چرنیکو جاتے تہے
تو وہ شام کو سیر ہوکر پر شیر آتے تہے جب سی قوم نے ہماری چرواہون کے ساتہہ اپنی گلونکو
چروایا تو اون مین بہی مزا خیر و برکت کا آیا جبتک ہماری قبیلہ مین رسول خدا رہی تب تک
تحایف و برکات بصدقہ وجود باوجود سرور کائنات عطا رہی جب حضرت کا وقت نطق آیا تو
آپنے بزبان صدق فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَسُبْحَانَ
اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا نہ ہوا آپکا کلام جست کبہی مہیلا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قُدُّوْسٌ نَامَتِ
الْعُیُوْنُ وَالرَّحْمٰنُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ فرماتے تہے بہت پیاری باتین
سناتے تہے اور جب حضرت پیغمبر نے بجانب قمر کے اشارہ فرمایا اور وہ اشارہ پر آیا ملائکہ نے

آپ کو جھولا جھلایا اور آپ کا معجزہ ہر بات مین پایا کبھی آپ کپڑون پر بول وبراز نکرتے تھے
خیال وقت مقررہ بول وغایط کا دہرتے تھے اور جبکہ ہین شیر آلودہ کو دہونا چاہتے تھے
تو غیب سے اوسکی شست وشو پاتے تھے اگر ستر مبارک آپ کا کھل جاتا تھا تو فوراً جسد اطہر
حرکت لاتا تھا اوسکو ڈہانپ دیا جاتا تھا اور بحالت تاخیر غیب سے پوشیدہ گی
پاتا تھا جب رسول خدا رفتار مین آئے تو آپ نے اطفال کھیلتے پائے آپ نے اونکو کھیلنے سے منع فرمایا
اور یہہ سمجھایا کہ خالق نے کھیلنے کو پیدا نہین کیا لہو لعب کو زیبا نہین کیا بعض قصص و
حکایات مین آپکا کھیلنا بچون کے ساتھہ لکھا ہے وہ صریح خطا ہے آپ کا نشو ونما امثال
دیگر اطفال نہ تھا بالیدگی آپ کو ایک روز اور ایک ماہ مین جیسی ہوتی تھی اورون کو ایک ماہ
اور ایک سال مین ویسی ہوتی تھی ہر روز ایک نور روشن مانند آفتاب پاس رسالت
مآب کے آتا تھا اور آپکو چھپا کر متجلی ہوجاتا تھا دو مرغ سفید پاس اور بروایت دیگر
دو مرد سپید لباس آتے تھے اور گریبان حق نشان مین پہونچکر غایب ہوجاتے تھے
آپ کبھی نہ روتے تھے بشاشی سے سوتے تھے نہ بدخلقی نہ بے لطفی کرتے تھے بسم اللہ پڑہکر
ہر چیز پر ہاتھہ دہرتے تھے مین اونکو کبھی باہر نہ جانے دیتی تھی ہر وقت دیکھتی رہتی تھی ایکدن
مین کام مین مشاغل تھی اون سے غافل تھی وہ گرمی مین ساتھہ اخت رضاعی کے باہر
چلے گئے میرے دل وجان ملے گئے مین باہر آئی خبر اونکی پائی مین نے لڑکی سے کہا کہ ای ہمشیرہ
باوجا کسیلئے اپنے بہائی رضاعی کو ہوائے گرم مین باہر لیگئی اوس نے یہہ بات کہی کہ گرمی نے
اون پر دخل نہ پایا ابر نے کر دیا تہا سایا ایک دن حضرت کے خیال مین آیا حلیمہ سے
فرمایا کہ مجکو بھی ہمراہ برادران رضاعی کے چراگاہ مین بہیجو تاکہ مجکو ستبانی سے محرومی
نہو حلیمہ نے آپ کے بالونمین شانہ کیا سلسلہ معشوقانہ کیا آنکھونمین سرمہ لگایا عمدہ جامہ پہنایا

جزع یمانی برائے نگہبانی گلے مین لٹکایا آپنے اوسکو اپنے گلے سے جدا فرمایا حلیمہ سے کہا کہ
اے آما تمہارا کیا گمان ہے پروردگار میرا نگہبان ہے جناب حبیب الٰہی ہمراہ برادران رضاعی
چراگاہ مین گئے گوسفندان کو چرا رہے تھے ناگاہ دوپہر مین ایک مرد آیا اوس نے حضرت کو
اوٹھایا پہاڑ پر لیگیا کچھہ نہ کہہ گیا شکم مبارک کو چاک کیا نور بھر دیا حمزہ پسر حلیمہ یہہ دیکھکر سر
اپنا پیٹتا دوڑا ہوا لایا یا اُماہ یا ابتاہ کہتا تھا اور اس واقعہ کی خبر دیتا تھا حلیمہ اور
اور اوس کا شوہر افتان وخیزان بہاگے جب پہونچے پہاڑ کے آگے تو دیکھا کہ رسول خدا
پہاڑ پر رونق افزا ہین اور نظرین آپکی بسوی سمان ہین جب ہمکو دیکھا تو تبسم فرمایا ہمنے اونکی
سر و چشم کو چوما اور حال واقعہ پوچھا حضرت نے سب قصہ کہا ہمنے سنا کتب احادیث
مین یہہ قصہ مختلف العبارت ہے ضرور حضرت کی یہہ اشارت ہے کہ تین شخص آئے اور ظرف طشت
طلائی مین لائے میرے یاران مین سے مجکو اوٹھایا اور میری ما بین مفرق صدر کو تا منتہای عانہ
چیرا مجکو نہ کچھہ دہشت آئی نہ مین نے تکلیف پائی پھر میرے احشاء بطن کو نکالا اور اوس
برف سے خوب دہویا پھر اوسکو بجائے خود رکہا بعدہٗ دوسرا شخص اوٹھا اوس نے شخص اول سے کہا
کہ ای بندۂ خدا ایک سو ہو علیحدہ رہو پھر اوسنے ہاتھہ اپنا میرے شکم مین پہونچایا اور میری دلکو باہر لایا
اوسکو شگاف کیا اوس مین سے مضغہ سیاہ لیا اوسکو زمین پر پھینکا اور یہہ کہا کہ یہ نصیب شیطان ہے
عام یہہ غسل قلب مسلمان ہے پھر اوسکو بھر دیا جو اوسکے ہاتھہ مین تھا پھر چپ و راست
اوسنے اپنے ہاتھہ سے اشارہ کیا ناگاہ خاتم نور کو لیا اوس مہر کو میرے دل پر لگایا مین نے
اپنے دلکو نور سے معمور پایا وہ نور نبوت وحکمت کا تھا بعدہٗ میری دلکو بجائے خود رکہا شق صدر
نبی مخصوص بزمانہ صغیرسنی نہین وقوع اوس کا بعمر شش سالہ اور نیز بسال دہم لکھا ہے کہین
اور احادیث صحیحہ سے یہہ صحیح پایا کہ بشب معراج بھی وقوع مین آیا جب قصۂ شق صدر پاک

جناب صاحب لولاک واقع ہوا تو شوہر حلیمہ اور اکثر اہل سلیقہ نے کہا کہ ای حلیمہ کسی آسیب کے
پہونچنے سے پہلے اس فرزند ارجمند کو یہان سی لیجا مکہ مین اوسکی والدہ اور دادا کے پاس پہونچا
چنانچہ حلیمہ حضرت کو ساتہہ لیکر متوجہ مکہ ہوئین جب حوالی مکہ مین پہونچین تو انکو ایک جگہہ بٹھلایا اور خود
حلیمہ نے بضرورت قضای حاجت گوشہ پایا جب فرغت پاکر آئین تو وہان ہرچند نظرین دوڑائین مگر
اوس نور بصر لخت جگر کو نہ دیکھا آنکھون مین آگیا اندھیرا بہت واویلا کیا غم نے دلکو میلا کیا نہ ہوش ہا خروش
مین یہہ کہا وا محمداہ وا ولداہ - اے راحت جان کہان ہو ناگاہ وہان ایک پیر ضعیف آیا عصا
اوسکی ہاتہہ مین تہا وہ بولا کسلیئے ہی یہہ بکا حلیمہ نے کہا ای مرد خدا نور دیدہ میرا سرور سینہ میرا
یعنی رسول اللہ محمد عالم پناہ یہان سی گم گیا ہی میرا دل مضطر بیقرار ہو رہا ہے مین نے اوسکو
اپنا دودہ پلاکر پالا ہے وہ میری آنکھون کا اوجالا ہے اوس نے دلاسا دیا اور یہہ کہا کہ گریہ
نکر اوسکی گم ہونیسے نہ ڈر بت بزرگ ہبل نامی کے پاس جا اوس عالم گرامی سی استفسار فرما حلیمہ نے اوسپر بہت
افسوس کیا اور یہہ جواب دیا کہ تو نہین جانتا کہ شب ولادت حضرت مین یہہ بت سرنگون ہوا اور ہبل اوندہا
ہوکر محزون ہوا پہر جوف بتان سے آواز آئی کہ ای بوڑہی واہی تو یہان سے دور ہو ہمارے پاس
نہ اوسکا کچہہ مذکور رہا اگر تو نام اوس پیر فرخندہ فرجام کا لیگا تو بتون اور بت پرستون مین
ہلاکت سی کوئی نہ بچیگا اوس کا نہ خوف جان ہی خدا اوس کا نگہبان ہی ناچار حلیمہ پاس عبد المطلب کے
آئین اونہون نے صورت حلیمہ پر علامتین ملالت کی پائین پوچہا کہ اے حلیمہ خیر ہے
یہہ کیا اندہیر ہے کہ محمد تیرے ساتہہ نہین ہو گیا اوندگین حلیمہ نے سب حال
بیان کیا نہایت پریشان کیا عبد المطلب گئی کوہ صفا کی جانب اور ندا دی یا آل غالب
بس اہل قریش جمع ہوکر ساتہہ عبد المطلب کی جستجو مین روان ہوئی سرسو دوان ہوئے
جب نہ پایا رسول خدا کو تو عبد المطلب نے مسجد حرام مین بعد طواف اوٹہائی ہاتہہ دعا کو

ہاتف غیبی سے نے ندا دی کہ ای متلاشی نبی خوش ہو جاؤ غم نہ کہاؤ محمد حفاظت خدا مین ہی پوچہا کہ ای منادی وہ کس جا مین ہی آواز آئی یہہ خبر پائی کہ وادی تہامہ مین زیر درخت خرما دو لق افروز مین در خشندہ مہر نیمروز ہین عبد المطلب وہان چلے راہ مین ورقہ بن نوفل ملے یہہ دونون وادی تہامہ مین داخل ہوئی جب حبیب خدا سے واصل ہوئے تو عبد المطلب نے پوچہا کہ ای لڑکے تو کون ہے کس کا ہی آپ نے فرمایا کہ مین محمد عبد اللہ میرا باپ عبد المطلب میرا دادا ہے عبد المطلب نے کہا کہ میری جان تجہپر فدا مین ہون عبد المطلب تیرا دادا پہر عبد المطلب حضرت کو پیش زین خود بٹہلا کر مکہ مین لائے اور بہ بہجت و شادمانی بہ مسرت کامرانی طلائی بسیار و شتران بیشمار صدقہ فرمائے اور حلیمہ کو انعام دیئے بہت اکرام کئے معلوم ہین کہ گم گشتگی نبی مین کیا اسرار ہتا عالم اوس کا خداوند کردگار ہتا بعض مفسرین آیات کریمہ نے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ کو تفسیر کیا ہے علام الغیوب خدا ہے زمانہ رضاعت دو سال رہا ایک راوی نے یہہ ہی کہا کہ حلیمہ حضرت کو پہر اپنے گہر لیگئین وہ یا تین سال بعد اونکا اور رہین وَاللهُ عَالِمُ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ عَلَىٰ وَجْهِ الْكَمَالِ المختصر ام ایمن کنیز ک عبد اللہ والد سلطان زمن نے نونہال گلشن رعنائی گلبن چمن دلربائی کو اپنی گود مین پالا پایا مرتبہ اعلا ام ایمن نے یہہ خبر دی کہ اپنی کبہی شکایت گرسنگی و تشنگی کی نہین کی سبحان اللہ کیسا حبیب خداوند متعالی ہے کہ اوسکی چال سب سے نرالی ہے ۔

اللہ کو ہے الفت خیر البشر ایسی	دیکھی نہ کسی نے کبھی حب دگر ایسی
تیرے رخ پر نور کے جلوے جو ہوتے	پائے نہ غنیا مین کبھی شمس و قمر ایسی
ہر وقت شب و روز مین رہتا ہے تحیر	باہم رخ و مو رکھتے ہین شام و سحر ایسی
پرتو سے ترے نور کے روشن ہوئین آنکھین	تجھکو نظر لطف ہے نہ نظر ایسی

مصروف طرب تیری مناقب سی جہان ہی | ہی فرحت دل راحت جان و جگر ایسی
رحمت ہی تری امت عاصی پہ خدا کی | دی ہمکو ہی خود تمنے پیمبر خبر ایسی
ہین اہل سخن وجد مین ای ثاقب مداح | ہے یہ غزل مدح نبی پُر اثر ایسی

مختصر احوال ہے جو بعض واقعات کا
وہ روایات صحیحہ سے یہان مسطور ہی

جب سن شریف حضور والا چھہ یا سات برس کا ہوا تو آمنہ آپکی والدہ نی موضع ابوا متصل
مدینہ مین وفات پائی اوس مین اونکی مدفن کی نوبت آئی ایک روایت مین لکھا ہی کہ قبر آمنہ کی
حجون مکہ مین بجانب معلاہی بعد وفات آمنہ عبد المطلب کفیل تربیت حضرت کی ہوئی اور
ایسے وابستہ محبت کے ہوئی کہ اپنی تمام فرزندون سے آپکو زیادہ عزیز رکھتی تھی اور بلا آپکی
کھانا نہ کھا سکتی تھی اور جس وقت حضرت اونکی پاس آتے تھے تو اونکی مسند پر بلا تکلف بیٹھ جاتی تھی
اور جو بعض خواص عبد المطلب عالی نسب برعایت قواعد آداب آپکو مسند نشینی سی مخالفت
کرتے تھی تو اون خواصون کو عبد المطلب ملامت کرتے تھی اور کہتی تھی کہ اسکو میری مسند پر بیٹھنی سے
منع نکرو اور یہہ سنو کہ علو مرتبہ اوس کا محسوس ہوتا ہی اور ہر شخص ہمسری سی مایوس ہوتا ہے
مین امید کرتا ہون کہ وہ ایسا عالی مرتبت ہوگا کہ عرب مین کوئی اگلا اوس کا ہمرتبہ ہوا نہ پچھلا
ہم منزلت ہوگا اکثر اہل قیافہ کہتی تھی اور مصر رہتی تھی کہ ای عبد المطلب اس پسر نیک سیر کی خوب
حفاظت رکھو اسکو کوئی مضرت نہو اسواسطی کہ اوسکی قدم میمنت لزوم کا مقام ابراہیم پر پہونچتا ہی
کعبہ اوس شرف سی بزرگی عظیم پر پہونچتا ہے جب عبد المطلب سفر یمن سی واپس آئی تو قحط سے
حالات اہل قریش کے بہت تغیر پائے بعد ایمائے ہاتف غیبی کے کوہ ابو قبیس پر استسقا کیا بدعا سے

نہی ایسا پانی برسا کہ تلافی خشکی بخوبی ہو گئی قریش مین اسلوبی ہو گئی جب حضرت کی عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی تو عبد المطلب نے دار فانی سے رحلت کی سبکو قلق وفات تہا سن اونکا ایک سو دس یا کچہہ زاید ایک سو چالیس تک تا حیات تہا پہر ابو طالب عم اعیانی رسول یزدانی نے جناب محمد فخر رسالت کو اپنی حفاظت مین لیا اور جو عبد المطلب نے بوجہہ خصوصیت واتحاد باہمی عبد اللہ و ابو طالب کے درباب تربیت حضرت وصیتہ کہا ابو طالب کا موافق اوسکی عمل رہا روایت مین یہہ بہی آیا کہ حضرت کو اختیار دیا کہ اپنے اعمام مین سے جسکو چاہین اوسکی تربیت مین آئین حضرت نے ابو طالب کو اختیار فرمایا اور کوئی اون کے خیال مین نہ آیا ابو طالب نے محافظت حضرت کی قبل ظہور نبوت و بعد وقوع رسالت بہ احسن الوجوہ کی ابو طالب بغیر حضرت کے کہانا نہ کہاتے تہے اور درون بیرون خانہ ہمراہ آپکو آپنے جاتے تہے کبہی تنہا نہ چہوڑتے تہے کہین اونسی مونہہ نہ موڑتے تہے حضرت سے بہت خوش رہتے تہے اکثر اشعار آپکی تعریف مین کہتے تہے اون مین سے ایک شعر یہہ ہے تابندہ مہر یہہ ہے ۔

وشق لہ من اسمہ لیجلہ		فذو العرش محمود وھذا محمد

حسان بن ثابت نے اسکو تضمین کیا ہے اوس تضمین کو یون پڑہ تزئین کیا ہے ۔

الم تران اللہ ورسل عبدہ		بآیاتہ واللہ اعلیٰ و امجد
وشق لہ من اسمہ لیجلہ		فذو العرش محمود وھذا محمد

جبکہ پہر قریش مین بوجہہ خشکی بلائے قحط آئی تو آپکی دعائے استسقا سے اوس بلا سے نجات پائی یہہ مطالب غالب ابو طالب نے آپکی مدح مین قصاید لکہی مدحت ممدوح کے فواید لکہے ایک بیت قصیدہ یہہ ہے مضمون پسندیدہ یہہ ہے ۔

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ		ثمال الیتامی عصمۃ الارامل

محمد بن اسحاق نے اس قصیدہ کی اسّی بیتونکا ذکر کیا ہی اور یہہ کہا ہی کہ ابوطالب نے یہہ ابیات
مجمع قریش مین کہین اور اون مین باتین ہجو قریش اور نیز ترغیب اطاعت نبی حق کیش کی
لکہین جب سن مبارک پیغمبر خدا بارہ برس کا ہوا تو آپنے بجانب شام روانہ ہو کر بصرے مین
نزول اجلال فرمایا اس سفر مین قصبہ بحیرا ئی راہب پیش آیا بحیرا احبار نصاری سی تہا اور زہد
و ورع مین بہتر ہزار ہا سے تہا اوس سے توریت و انجیل و دیگر کتب سماویہ سی پیغمبر آخر الزمان کو
جانا تہا اور اونکے مراتب علیا کو پہچانا تہا مدت مدید عرصہ بعید سے مشتاق دلی تہا منتظر دیدن
میمنت لزوم اونکی تہا ہر چند کہ اس مین اوسکی بہت عمر گذری مگر اوسکو بیخبری جو قافلہ قریش و ہاشمی
گذرتا تہا بحیرا اپنے صومعہ سے باہر آکر اوس پر نظر کرتا تہا جب کوئی نشان اپنے قیاس مین نہ دیکہتا
تہا تو اپنے صومعہ مین جا کر آہین سرد بہرتا تہا یکبارگی قافلہ قریش آیا اوس نے دیکہکر یہہ پایا
کہ سر اقدس رسول مقدس پر پارہ ابر سایہ کرتا ہے اور ہمراہ آپ کے وہ بہی گذرتا ہی بحیرا
اوسکو دیکہکر بہت حیران ہوا اور متعجب ہو کر حضرت کا جویان ہوا اور اوسنے یہہ لیاقت کی کہ
اوس قافلہ کی ضیافت کی ابوطالب وہان گئے اور حضرت صلعم قیام پر رہی بحیرا نے حضرت
کو بلایا وہ ابر پارہ بہی ہمسایہ افگن ساتہہ آیا جب قافلہ عظیم محل مین پہونچا تو بحیرا نے سر شجرہ
مدرسے یہہ سنا السلام علیک یا رسول اللہ اور شانہ مبارک مین دیکہی اوسنے مہر نبوت
عالم پناہ جب بحیرا نے موافق کتب سماویہ کے مہر نبوت کو پایا تو فوراً اوسکو بوسہ دیا اور
ایمان لایا بحیرا اون لوگون مین شمار کیا گیا جنکو خدا کی طرف سے قبل نبوت شرف اسلام دیا گیا
نقل ہے صحیح بخاری و ترمذی و ابو نعیم کی ہے یہہ رحمت خدائے کریم کی ہی اس سفر مین ساتہ شقی
پہونچے قتل نبی صلعم کو سوئے بحیرا نے واقعات نبوت بدلائل صحیحہ سنائی اور حضرت کیطرف
اشارہ کیا اور یہہ کہا کہ صفت اس لڑکے کی توریت و زبور و انجیل مین ہی اور جو خواستہ خدا ہے

وہ بلاتغیر جملہ امور ہے کوئی اوسکو روک نہین سکتا او ٹک نہین سکتا پہر بحیرا نے ابوطالب کو یہہ وصیت
کی خوب نصیحت کی کہ اسکی حفاظت لازمی ہے یہہ ہی خادمی ہے یہہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان
ہوگا ناسخ ادیان ہوگا اسے شام کو لیجاؤ اسکی جان بچاؤ یہود اسکے دشمن ہین نصاریٰ اعدائے
بدطن ہین پس ابوطالب نے مال تجارتی اپنا بصرے مین بیچا رخت مراجعت کہینچا مکہ مین واپس
آئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخیر و عافیت اپنے ساتھہ لائے ایک روایت
مین آیا کتابت مین پایا کہ سلطان رسالت کو ہمراہ ایک جماعت کے مکہ مین
بہیجدیا اور خود ابوطالب نے قصد روانگی شام کا کیا جو ابوطالب نے انوار افضال اور آثار
کمال اور ظہور بلائے خوش جمال اور امور برکات مآل مشاہدہ کئے اور حالات عجیبہ اور
واقعات غریبہ معائنہ کئے تو ابوطالب محمد صاحب کو پاس کاہنون کے لیگئے اور اسکی خبرین
طبیبون کو دیگئی سب نے کہا کہ اے مرد خدا یہہ حال نیک فال ہے اور یہہ بے قیل و قال ہر
کہ نہ کوئی وسوسہ شیطان ہے نہ مرض جسمانی ہے جب سن شریف پچیس برس کا ہوا تو
ابوطالب نے رسول خدا سے کہا کہ اب میرے پاس مال نہین رہا اور وقت تجارت شام کا
آگیا کاروان شام کو جاتے ہین یہہ خیال میرے دل مین آتے ہین کہ خدیجہ بنت خویلد مالدار
ہے اوسکی یہان تجارت کا کاروبار ہے وہ لوگون کو مضاربت پر مال دیتی ہے اور تجارت کو
بہیجتی رہتی ہے اگر تم پاس اوسکے جاؤگے تو یقین ہے کہ اوس سے مال لاؤگے اور
تجارت سے فائدہ اوٹھاؤگے اپنا مقصود پاؤگے اور یہہ صحیح ہے صریح ہے کہ خدیجہ کو
تلاش امین کی تہی نہ ضرورت کسی خمین کی تہی اونہون نے حضرت سے زیادہ کسیکو
امانت دار نپایا آپکو بلایا آپ اون کے پاس گئے خدیجہ نے یہہ امور کہے کہ تم شام کو جاؤ
میری مال سے نفع اوٹھاؤ منافع تم ہی لو مجہکو ہی دو حضرت نے بمشورہ ابوطالب کے قبول فرمایا

اور یہہ قرار پایا کہ خویشان خدیجہ مین سے خزیمہ اور غلامان مین سے میسرہ خدمت بابرکت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہین اور وہ کرین جو آپ کہین چنانچہ حضرت شام کو
راہی ہوئے اور محفوظ بہ فضل الہی ہوئے جب آپ بصری مین پہونچے تو ایک درخت کے نیچے
بیٹھکے کچھہ سوچے اس اثنا مین نسطورا راہب اپنے صومعہ سی باہر آیا اور آپکو زیر درخت
بیٹھا پایا اوسنے کہا کہ سوائے پیغمبر کے اس درخت کے نیچے کوئی نہین بیٹھا رہا وہ درخت خشک
بے بار تہا بوسیدہ و خوار تہا حضرت کے بیٹھتے ہی وہ درخت سرسبز و میوہ دار ہوگیا اوسکی
گرد اگرد مرغزار ہوگیا نسطورا آپکے پاس آیا یہہ کلام زبان پر لایا کہ تجکو سوگند لات و عزا ہی
بتلا کہ تیرا نام کیا ہے آپنے فرمایا کہ ای مشرک نا سزا تو مجھسی دور ہو نہ مغرور ہو یہہ سنکر وہ
متحیر رہا اوسنے صحیفہ کو دیکھکر کہا کہ یہہ وہی ہے بخدا جس کا ذکر توریت مین ہوا القصہ حضرت نے
متاع خود بصرے مین فروخت فرمائی اوروں سے دو چند منفعت اوٹہائی اور قافلہ
کو بھی بہ برکت صحبت حضرت با رفعت کے بہت فائدہ ہوا جب سید سرور سرا مکہ مین
ہوئی جلوہ نما تو وہ وقت پر ضیا دوپہر کا تہا خدیجہ بالاخانہ پر رونق افزا تہین اور اونکی پاس
چند زنان خوش لقا تہین اونہون نے دیکہا کہ دو مرغ خوش نما نے سر سرور پہ سایہ کیا ہی
اور رخ زیبا حضرت کے پر ضیا ہی روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ مواہب نے یہہ کہا ہی
کہ خدیجہ کو یہہ نظر آیا کہ دو فرشتون نے آپ پر کیا ہے سایہ خزیمہ اور میسرہ نی جو راہ مین خوارق
و کرامات حضرت کو مشاہدہ کیا اوسکو بصراحت خدیجہ سی بالمشافہ کہدیا خدیجہ حضرت پر شیدا
ہوئین اور اونکے دل مین خواہشین نکاح کی پیدا ہوئین خدیجہ عقیل و فہیم تہین مالدار و نعیم تہین
زنان قریش مین ممتاز تہین بہت ذی وقار و با اعزاز تہین اکثر اشراف قریش
اون سے نکاح کے خواستگار تہی مگر ناچار تہے کہ وہ قبول نہ فرماتی تہین کسیکو

خیال مین نہ لاتی تھین خدیجہ نے ایک عورت کو حضرت کے پاس خفیہ بھیجا اوس عورت نے بہت
ترغیب دیکر حضرت سے پوچھا کہ آپکو کونسی چیز مانع نکاح ہے اور اب تمہاری کیا صلاح
ہے آپ نے فرمایا میرے پاس ساز وسامان نہین اسلیئے مین خواہان نہین اوسنے
عرض کیا کہ اے مرد خدا اگر کوئی زن جمیل و شکیل تونگر و جلیل ملجائے تو بھی میری گذارش پذیرائی
پائے آپنے کہا کہ ایسی عورت کہان اوس نے کہا کہ ہے یہان خدیجہ بنت خویلد تمکو چاہتی ہے
نکاح کیلیئے فرماتی ہے الغرض وہ عورت پاس خدیجہ کے واپس گئی اور جو گفتگو آئی تھی
وہ سب کہی خدیجہ اوسکی احسان مند ہوئی اور خواستگاری نبی دلپسند ہوئی پس خدیجہ نے
بلایا اپنے چچا عمر بن اسد خوش منزلت کو اور حضرت نے طلب فرمایا ابوطالب و حمزہ
و دیگر اعمام خود وابوبکر و رؤسائے مصر و قندت کو ابوطالب نے خطبہ پڑھا خلاصہ ترجمہ اوسکا
یہہ تھا کہ حمد خدا کو سزاوار ہے اور سپاس کبریا کی بیشمار ہے کہ ہمکو فرزندان ابراہیم اور فروع
اسمٰعیل مین داخل فرمایا اور اصل معد و مضر سے باہر لایا اور حرم محترم ہمکو عطا کیا اور
اوس کا ہمکو اختیار دیا ہمکو حاکم بنایا مردمان کو ہماری تابعداری مین لایا یہہ لڑکا محمد بن عبداللہ
ہے اہل قریش مین عالیجاہ ہے اگرچہ وہ بظاہر مالدار نہین لیکن قریش مین اوس کا ہمرتبہ
زنہسا رہین وہ خدیجہ کا خواستگار ہے بیس شتر یا یہہ مہر کا جو اوس زمانہ مین از
روئے بہا پانچ سو درہم تھا میرے مال سے اقرار ہے جب خطبہ ابوطالب ختم ہوا تو ورقہ
بن نوفل عمزاد خدیجہ نے خطبہ پڑھا الحمد للہ کہ خدا نے ہمکو فضیلت دی اے ابوطالب جو تمنے
کہی ہم پیشوایان عرب مین اور آپ افضلترین و عالی نسب ہین ہمکو تم سے ملنا مرغوب ہے
اور تمہارے ساتھہ ہم پیوند ہونا خوب ہے اے اہل قریش گواہ رہو اور یہہ سنو
کہ خدیجہ بنت خویلد کو زوجیت مین محمد بن عبداللہ کی دیا اور مہر اوسکا چار سو مثقال

قبول کیا ابوطالب نے فرمایا کہ اسے ورقہ مجکو یہہ خوش آیا کہ عمر بن اسد عم خدیجہ سے کہدو
کہ وہ بہی اس مین شریک ہو پہر عمر بن اسد نے بہی بیان کیا کہ خدیجہ بنت خویلد کو زوجیت
مین محمد بن عبداللہ کے دیا اسے اہل قریش گواہ ہوا ور مبارکباد دو لیس طرفین سے ایجاب و
قبول متحقق ہوا ہر شخص اوسکا مصدق ہوا انپر کان خدیجہ سے حسب فرمایش خدیجہ دف بجایے
اور اپنے رقص دکہلاے اور خدیجہ نے محمد صلعم سے کہا آیا ابوطالب سے فرما کہ تقسیم طعام کرین بہت
نام کرین جناب رسالت مآب وصلت سے شاد ہوئی بہجت و مسرت سے آباد ہوئی اور
ابوطالب نے نہایت خوشی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ عَنْهَا الْکَرْبَ وَرَفَعَ عَنْهَا
الْهُمُوْمَ کو تقریر کیا اور مفسرین نے وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰی کو تفسیر کیا
بتیسوین سال ولادت باسعادت حضرت بابرکت سے بناے کعبہ جدید ہوئی قابل دید ہوئی
سب نے ہاقوم نامی رومی اوستاد فن بنا سے فرمایا اوس نے حسب فرمایش کعبہ بنایا اہل قریش
پتہر لاتے تہے آپ بہی اون کے سنگ اوٹہاتے تہے سب اپنے پاجامے نکالکر اپنے کاندہون پر رکہتے
تہے اور اوس وقت مین برہنگی کو بوجہ شایع ہونے بیستری کے بزمانہ جاہلیت کچہہ نہ کہہ سکتے تہے
عباس نے شفقت سے کہا آپ نے اونکے کہنے سے اپنا پاجامہ اپنے کاندہے پر رکہا آپ
بیستر ہوگئے بیہوشی سے بیخبر ہوگئے جب ہوش آیا تو آزار پایا غیب سے ندا آئی کہ
اے مقبول کبریائی ستر پوش ہو نہ بیہوش ہو یہہ نداے غیبی اوّل حضرت کو ہوئی
پہر آپ نہ ہوئی بیستر کبہی حضرت نے بعد تصفیہ باہمی اہل قریش کے سنگ اسود کو بجاے
خود اوسکے رکہا اور مورخین نے یہہ کہا کہ بناے کعبہ پانچ بار ہوئی اول زمانہ حضرت آدم
علیہ السلام مین آشکار ہوئی وہ بنا طوفان نوح علیہ السلام مین غرق ہوگئی ناپید ابلا فرق
ہوگئی پہر خلیل رب جلیل نے کعبہ کو بنایا پہر عمالقہ بعدہ قبیلہ جرہم نے تعمیر سے کعبہ کو سجایا

پھر عبداللہ بن زبیر نے کعبہ کی تعمیر کی پھر حجاج امیر الامراء عبد الملک نے اوسکی تعمیر کی یہہ تعمیر ہنوز
باقی ہے یہہ امر اتفاقی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا کہ اول کعبہ کو ابراہیم نے
بنایا اسمعیل نے اپنی گردن نازک پر پتھر اوٹھائے اور فرشتے پھر امداد اسمعیل پہاڑون
سے پتھر لائے ابن عباس نے کہا کہ پانچ پہاڑون کے پتھرون سے کعبہ بنا
حرا و ثبیر و لبنان و طور و جودی اور بعض نے کہا کہ حرا و ابو قبیس و قدس و ورقان و
رضوی الحاصل خوبیان رسالت آپ کی بے اسلوبی ہین اسلوبیان جناب کی بخوبی ہین
حضور سراپا حسن مختار ہین آپ کے تو اندازہ ہین مجملا اون کے بیان کی فکر ہے بطور مختصر
اون کا بیان ذکر ہے —

ہی عجب پرتو فراشان جمال مصطفیٰ
اوسکے نور حسن سے کون و مکان معمور ہے

حسن خلقت رسول خدا جمال صورت حبیب کبریا بے مثال تھا کسی میں نہ یہہ فضل کمال تھا
یہہ صفت رسول اکرم حدیث ابو ہریرہ میں ہے ما رایت شیئا احسن
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی عجب شان ہے معظم حسن و کمال آپکا
بہترین خلائق تھا علیم اشیا پیدائی تھا اے محبوب خدا کیا کرون تمہاری ثنا —

مثال خدا ہو تم کوئی تم سا حسین نہین
یہہ حسن حق حسینون میں ہرگز نہین نہین

تیری تو نازکی پہ نزاکت فدا رہی
تجھسا کوئی جہان میں ہین ہین نہین نہین

افلاک کو بلند کیا تیری شان نے
ہمسر تری جناب کا عرش برین نہین

اوس میں شعاع نور کا اک ذرہ ہو سکے
جو خاک پا کو پاک سے روشن جبین نہین

تجکو خدا نے رحمۃ اللعالمین کیا
یہہ رحمت وکمال کسی مین کہین نہین

ہر شے مین ہے حبیب الٰہی کی خوبیان
اسلوبیون کا آپکی کسکو یقین نہین

میدان لغت پاک ہے تا قب بہت وسیع
محدود موجہان ہین یہہ وہ زمین نہین

واضح ہو خبر دار ہو کہ تشبیہات صفات ذات بابرکات سرور کائنات بروش شعر وشاعری ہین عادات ومعمولات ظاہری ہین ورنہ مکنونات مین ایسی اشیاء موجودات نہین ہین صفت بابرکت نبی سے مشابہت پائین کہین قدرت خدا سے مماثل صفات خلقیہ محمدیہ کا کوئی پیدا نہوا صنعت کبریا ہے معادل حسنات خلقیہ احمدیہ کا کہین ہویدا نہوا شمائل شریف جمالی خوب ہین خصائل لطیف جلالی مرغوب ہین ہر سو آپ کا ظہور ہے حُلیہ حضور سراپا نور ہے ــ

مرحبا اے قلم خوب نگار محضر
لوح محفوظ پہ کہینچی ہے شبیہ سرور

پائی جو ہیئت زیبا کی جلائی عکسی
آئینہ صورت تصویر بنا ہے ششدر

خود مصور کو وہ تصویر پسندیدہ ہے
سرو و عالم کے مرقع مین جو ہے خوش منظر

وہ رہا باہمہ تن جلوۂ شانِ خالق
جسکو کہتی ہین سخنور ہے خور ومہ پیکر

قامت زیبائی محمد قد رعنائی احمد سرو گلستان قدس تہا نہال بوستان انس تہا نہ کوتاہ تہا نہ دراز مائل تہا بہ درازی خوش انداز چنانچہ حدیث شریف مین آیا کہ قد موزون نبی کو متوسط پایا عجب خوبی قامت نبی کی ہے یہہ حدیث حضرت علی کی ہے کہ آپ نہ بہت لانبے تہے نہ پست قد بسبب خدائے احد سرفراز رہتے تہے اپنی قوم مین سب سے دراز رہتے تہے ایسے ہی حدیث حضرت عائشہ مین آیا ہے کہ آپکو قوم سے نے سب سے دراز

پایا ہے جب حضرت علیہ التحیۃ اپنی قوم کے لوگون کے پاس جاتے تہے تو آپکو دراز قد پاتے
تہے اور علیحدگی مین متوسط القامت نظر آتے تہے آپ اچھی شان دکھلاتے تہے قد شریف
سراپا نور تہا اوس سے سایہ دور تہا نور آپکے اسمائے مقدس مین ہے قامت بے سایہ
سایۂ جناب اقدس مین ہے —

قامت پاک سے ہو راستی قد قامت	الصلوٰۃ اوس پہ کہ جس پہ درود اکبر
کوئی تشبیہ کہین ہے نہ قدِ زیبا کی	سرو و طوبےٰ ہین شجر ہے قد رعنا بہتر
قامتِ نور کا کس طرح سے سایہ ہوتا	نور ہوتا نہین ہرگز کبھی سایہ گستر

رنگ نبی بموجب حدیث علی سُرخ و سفید تہا بموجب بشارت و نوید تہا صباحت بملاحت
تہی حمرت با وجاہت تہی ملاحت بہر دلربائی تہی وجاہت برائی جانفزائی تہی صباحت صرف
صفت یوسف علیہ السلام ہے اور ملاحت خاص مدحت محمد خیر الانام ہے حدیث مین
آیا رسول خدا نے فرمایا انا املح اخی یوسف اصبح —

حُسنِ رنگین کا خوش رنگ تہا احسن صبغہ	صبغۃ اللہ کی رنگت کا کھلا تہا جو ہر
پہر خوش لون ہوا صانع قدرت صبّاغ	رنگ و بو نقش و نگار اوسکے نہ لاتے کیونکر

رسولِ پروردگار تیز رفتار تہے سید ابرار زود رہگذار تہے چال مین نزاکت تہی جمال مین لطافت
تہی زمین پر پائے مبارک کو رکھکر پورا کرتے تہے اور قدم شریف کو کشادہ دہرتے تہے آپ
بلا تکلف چلتے تہے ہمراہی دوڑکر مشکل سے نکلتے تہے یہہ طریقہ رفتار اولو العزم و اہل ہمت کا تہا
یہہ طرز وقار ذو العظم و شجاعت کا تہا —

کیا بہار چمن ناز تہا حُسنِ رفتار	اوسکے انداز سے آتے تہے صبا کو چکر
خوش خرامی مین بہت نیک چلن تہین چالین	چال سے اوسکے تہی بہونچال مین برق مضطر

موئے شریف بہت لطیف نرم فروہشتہ تھے پیچیدہ و خوش سرشتہ تھے ابین گوش یا تا گوش یا تا نرمہ
گوش یا تا دوش دراز تھے دلنواز تھے جب آپ بالون میں تیل ڈالکر شانہ کرتے تھے تو وہ بال
بڑہتے تھے جب زیادہ بڑہجاتے تھے تو آپ اون کو کترواتے تھے کبھی مانگ نکالتے تھے
کبھی ولونہی مانگ کو ملتے تھے آپکے خوب مسلسل موئے سلسلہ بند چار گیسو تھے۔

موئے سر کو جو کہیگا ظلمات سے لیلے
مثل مجنون کے بلا آئی اوسکے سر پر

لیلۃ القدر کے عالم میں ہیں یہ اندہیر
مونشگافی ہے غضب تابہ ناحق اکثر

زلف پیچان میں عجب لٹکی تہا طرفہ
عقدہ دل کہلتے تھے گیسوئے معنبر کہلکر

موئے کاکل سے معطر تہا دماغ عالم
نکہت موسے مہکتا تہا بیشکا اذفر

حضرت خیر البشر والا گہر تھے جناب سرور بزرگ سر تھے بزرگی سر دلیل عقل و کیاست ہے
اور اوس میں جوہر دماغی سبیل فہم و فراست ہے آپ ایسے سردار ہوئے کہ تمام عالمیان
تاجدار ہوئے۔

راس زیبا کا ہوا عکس جو پرتو افزا
کہکشان کا تو خط نور ہوا جلوہ گر

نقشۂ فرق جو نقاش ازل نے کہینچا
عرش اعلے سے ہی سرور کا رہا بالا سر

یہان بیان روئے درخشندۂ آفاق کا ہے اور وہ مصداق کلام مالا یطاق کا ہے۔
حدیث بخاری میں ہے کہ براء بن عازب سے یہہ بات امر استفساری میں ہوئی کہ آیا رخ
مبارک رسول خدا لمعان و تلالت میں مثل شمشیر باصفا تہا کہا وہ بنظر تدویر لمعان کے
مثل قمر پر ضیا تہا حدیث مسلم میں آیا ہے کہا کہ مانند آفتاب و ماہتاب تہا یعنی مستدیر
لاجواب تہا اگرچہ شروق و لمعان آفتاب میں زیادہ ہے مگر ماہتاب میں
ملاحت بے اندازہ ہے سبکو ملاحت بہاتی ہے دلون کو لبہاتی ہے

بقول شاعر —

شاہدان خیست کہ مو کمر و میانے دارد
بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

حضرت صدیق اکبر سے یہہ خبر ہے کہ رخ پاک صاحب لولاک بسان دائرہ قمر تہا ماہ سے اشارہ بہ ہالۂ انوار اطراف وجہ خیر البشر تہا یہہ کمال نورانیت رخ حضرت کا ہی کہ اس سے شہرۂ ظلمت وائیت کا ہے مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ یہہ صفت روی محبوب خدا ہی کہ جسوقت حضور مسرور ہوتے تہے تو عجب ظہور نور ہوتے تہے رخ خوشنما مثل آئینہ مجلا منجلی ہو جاتا تہا اوس مین شہر و دیوار و در نظر آتا تہا جابر بن سمرہ نے کہا ہی کہ سوگند خدا ہے مین نے زینت آفتاب کو شب ماہتاب مین دیکہا حلہ سرخ زیب تن زیبا تہا روی انور کو ماہ سے زیادہ منور پایا اور جمال باکمال آپکا قمر سے احسن نظر آیا۔

آئینہ تہا رخ پہ نور کا بدل انوار
کاسۂ شمس لئی پہرتا ہے چرخ چنبر

حسن رخ کی ہے جمالی و جلالی یہ شان
رات مین ہو وہ قمر دن مین ہی مہر خاور

حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے پیشانی محبوب یزدانی کو واضح الجبین فرمایا اور دیگر روایات مین صلت الجبین و واسع الجبین آیا۔

مہر و مہ مشتری و بدر و سہیل و زہرا
نوریابی سے ہین مشکوۃ جبین انور

ضو جبین سانی سے سجدہ مین تو پیش آئی تہی
جبہ روشن پہ تہی آثار مبارک اظہر

بخاری مین کعب بن مالک صحابی سے جو شاہد وصیح تہے اور ناشر ہیج تہ مروی ہے اور یہہ شکل صوری و معنوی ہے کہ جب پیشانی نورانی شاہ زمن پر شکن پڑتا تہا تو اوس سے نور جہڑتا تہا عجب جبین جبین منور تہی کہ وہ محمول بہ پارہ قمر تہی۔

چشمۂ حسن کی تہین چین جبین پر موجین
سلسلۂ رشتۂ شہوی مین تہین سلک گوہر

دشمن دین کو تھی جبین جبین تیغ قہر
رعب سے جسکے تھی بیدینون کی رنگت اصفر

ابروان شاہ خوبان ہوبہو بشکل کمان لائق خوشنمائی تھین اور وہ بے سرخی ہو موافق زیبائی تھین باہم اقتران مناسب تھا ہر دل شیدا اوسکا راغب تھا۔

طاق ابرو پہ ہوئے دیندار رہا بیت اللہ
تھا خطِ نسخ کا اون پہ نصیبِ دیگر
پشت خم دل ہوئی کھینچتے ہی کمان ابرو
کیا اثر اوسکی کشش کا تھا دلون کے اندر

بینی پاک صاحب لولاک متوسط بالوا تھی کلان نہ تھی خوش نگار تھی بازیان نہ تھی اوس سے نور اعلے چمکتا تھا بادی النظر مین دیکھنے والا اوسکو بالا سمجھتا تھا۔

خوبی ہیئت بینی مین خدا بینی تھی ژ
یہہ کہان رنگ تھا خودبین کی خودبینی پر
ہر گل تر کی تھی دلبستگی خوش بینی سے
غنچہ یاسمین خاموش تھا حیران ہوکر

چشمان نبی بموجب حدیث علی عظیم العینین تھین یعنی خوبی مین بڑی بازیب و زین تھین ہر عضو حضور اعتدال مین پر نور تھا وبوفور نور حسن حضور تھا حدیث مین اشکل العینین آیا یعنی سُرخی کو سپیدی چشمان مین پایا اور یہہ بہت محمود ہے دلربائی کو مسعود ہے اور آپ اکحل العینین اور ادعج العینین تھے یعنی سرگمین چشم سیاہ نین تھے ابن عباس کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین کہ پیغمبر خدا نبی کبریا کو جیسا کہ روز روشن مین نظر آتا تھا ویسا ہی شب تار مین کہلائی دیا جاتا تھا۔

عین پر صاد ہوا حسنِ علے کا موزون
حق کو تھی مد نظر عظمت چشم از بہر
لغو دعوے جو کیا چشم سے ہم چشمی کا
اسلئے نرگسِ شہلا ہے خزان سے ابتر

مژگان خوش نمائے رسول خدا شعاع نور تھین موافق حدیث شریف لصعود نور دراز ضرور تھین۔

گلشن حسن مین ہی تار تھین مژگان جنکو
تیز تر چلتے تھے اونکی ہی دلون پر خنجر

تہی مژہ تیر غضب بدکو کمان ابرو کی		تہی رگ جان کو سودائی حسد مین نشتر

شمع شریف اعلیٰ تہی سماعت مین لطیف وبالاتہی فرمایا رسول خدا نے یعنی محمد مصطفےٰ نے کہ جو مین سنتا ہون اوسکو نہ کوئی سن سکتا ہے نہ اون باتون کو چُن سکتا ہی جامع کبیر مین ہر محققین کی تقریر مین ہے کہ آپ نام الاذنین تہے امام الدارین ہیتے ۔

حق نیوشی مین رہی گوش پیمبر پُر ہوش		تہی سماعت مین عجب خوبی اذن اطہر

حدیث شریف مین آیا اوسکو محدثین نے پایا کہ لبہائے شیرین پیغمبر لب خرد بشر سے زیادہ تر لطیف وحسین تہے اور حُسن وخوبی مین لائق تعریف وتحسین ہیتے ۔

تہے لب جان فزا آب حیات عالم		بحر امواج تجمل مین تہی موج کوثر
سرخ دلب سے ہین یاقوت وعقیق ومرجان		بے بہا ہین لب اعجاز سے لعل احمر

مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور شمائل ترمذی مین بہی قول ابن ہالہ مداح نبی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضلیع الفم تہے یعنی فراخ دہان وخوش نغم ہیتے فراخی دہان ممدوح نزد عرب احسن ہی مذموم تنگی دہن ہے مردون کی فراخ دہانی خوب ہی عورتون کی تنگ دہنی محبوب ہے آپ بہت بلیغ وفصیح تہے صبیح وملیح تہی آپ کے آب دہن مین شفا تہی بہ اثر لطیف صفا تہی خیبر مین حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کی آنکہین دُکہتی آگئین تہین آپ کے آب دہان مبارک سے فوراً شفا پاگئین تہین ایک شخص ڈول پانی کا لایا آپ نے اوس مین سے کچھ پانی جیکر کلی کا پانی اوس مین ڈالا ڈول کا پانی کوئین مین بہوایا کوئین کا پانی خوشبو مین مشک سے ہو گیا اچہا خانہ انس رضی اللہ عنہ مین ایک چاہ تہا آپ کی آب دہن مبارک سے مدینہ مین بہت شیرین حسب دلخواہ تہا ایکبار طفلان شیرخوار آپ کے پاس آئے حضرت کے آب دہن نورانگن سے سیر ابی لائے ایکدن حضرت امام حسن علیہ السلام بہت

تشنہ کام تھے نہایت بے آرام تھے جنہیں زبان مبارک کو چوسا چاٹا شاہزادہ تمام دن بہوا پیاسا۔

نقطۂ نور ہے خوشتر و کے دہن کا نقطہ
صفر موہوم کا ہستی میں عدم ہے مظہر

پہول جہڑتے تہے جو باتین نبی کے منہ سے
شرم ساری سے سمٹ جاتے تہے غنچے اکثر

دندان پاک صاحب لولاک باصفا تھے پر نور و ضیا تھے حدیث شریف مین آیا ہے اشنب مفلج الثنایا یعنی کشادگی دندان تہی عذوبت اسنان تہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مبلج الثنایا یعنی دندان روشن و تابان۔

نور اسنان سے ہے رونق عقد پروین
لمعۂ طالع دندان سے ہین روشن اختر

جبکہ اوسکے نہین ہوتا ہے مثال اعلےٰ
پہر تو یاقوت نہ ہوسکتے ہین موتی ہمسر

گردن شریف عنق لطیف حسب حدیث ابن ابی ہالہ عنقہ جید دمیۃ مانند عاج تراشیدہ کی تہی اور بموجب حدیث ابوہریرہ ہم صفت فضہ کے تہی اگرچہ تشبیہ گردن رسول اکرم ﷺ صنم نازیبا ہے مگر بنظر آراستگی و صنعت کے روا ہے۔

غیرت گردن مینا کی جو دیکھی خوبی
خوب گردن کش عالم بہی ہے گو نچکر

صدر والا قدر کشادہ تہا سینہ بے کینہ دل سادہ تہا اشارت الم نشرح لک صدرک بصد معنوی بہی ہے یہہ عجب مقام عالی نسبی ہے کہ تمام کمالات باصفات ذات بابرکات سرور کائنات مین مخصوص ہین اور تفضلات باکرامات سید السادات مین حیثیت المنصوص ہین البتہ اکمل اولیا کو باندازۂ اتباع نبی حاصل ہین اور افضل اصفیا کو بقدر اقتدار قلبی اکمل ہین سینہ حضور و شکم پر نور دونون ہموار تہے پسندیدہ و خوش نگار تہے۔

سینۂ پاک تہا گنجینۂ اسرار حق
خواہش مال تہی اوس مین نہ پروائے زر

عالم سینہ کے نہ کیون دل کو وقت کھلتے ‌ ‌ صدر حکمت کا خدا کی تو وہی تہا دفتر

دہن ہی مبارک آثار سے تہے قوی و سبکسار تہے خوشنمائی مین زیبا تہے صفائی مین با صفا تہے

دہن نازک سے تہے ہم آغوش جلائے مرآت ‌ ‌ حق کے آئینہ قدرت مین تہے عکس خوشتر

بغلین شریف شفاف تہین سفید و صاف تہین طبری نے کہا کہ یہہ وصف بغلین نبی تہا کہ کبہی رنگ بغل کا متغیر نہوتا تہا مثل اوروں کے اون پر کوئی اثر نہوتا تہا رنگ بغلین دیگران مین تغیر آجاتا ہے رنگ بغل کا سیاہی لاتا ہے اور بغلین مبارک سے بوئے مشک آتی تہی اور وہ خوشبو دماغون مین بسجاتی تہی۔

رہبر دین کے مقابل کہان دلبر ہوتے ‌ ‌ یاسمین بر کا نہ ہمسر تہا کوئی سیمین بر

پشت پاک صاف تہی سفید و ہموار باد صاف تہی عجب نقشہ پشت مبارک ساختہ تہا گویا نقرۂ گداختہ تہا۔

پشت ممدوح رہی پشت پناہ عالم ‌ ‌ پشتبانی کو اوسے حق نے کیا تہا یاور

مابین کتفین شریف خاتم النبوت تہی اوسکے اشتیاق دیدار مین خاطر مشتاق پر حسرت تہی اوس مین اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ تَوَجَّہْ حَیْثُ کُنْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ تحریر تہا اور بعض روایات مین نور درخشندہ پیشتو پر تہا مہر نبوت خاتم النبوت بجا تہی اور ذات پاک نبی خاتم الانبیا تہی

پشت پر مہر نبوت تہی برائے اثبات ‌ ‌ تہی یہ تکمیل رسالت کی بہ حکم داور

دست ہائے مبارک نرم تہے ہرگز نہ گرم تہے برف سی سرد زیادہ تر تہے خوشبوئی قدرتی سے معطر تہے بخاری مین انس بن مالک سے ہے یہہ خبر کہ پایا کف دست رسول خدا کو حریر و دیبا سے نرم تر طبرانی و بیہقی نے کہا کہ وائل بن حجر نے مصافحہ رسول کبریا سے کیا ہو گئے ہاتہ اونکے معطر مشک سی خوشتر کہا رسول پروردگار نے اپنا دست با صفا ہاتہ مین یزید بن اسود کے

دیا وہ برف سے زیادہ سرد و خوشگوار تہا مشک سے زیادہ خوشبودار تہا یہہ کیسی سردی تہی کہ جس سے صحت تہی یہہ سردی نہ بواسطہ مزاج کے تہی نہ یہہ خنکی برابطۂ طبیعت برودت امتزاج کے تہی اوس سے روح راحت پاتی تہی ذوق میں آتی تہی ۔

دست احمد سے ہوا ہے ید بیضا روشن ۔ وسعت دست ہنر حسن پہ تہا دست نبی کا اوپر

پاہاے مبارک صاف و ہموار تہے زیادہ خوشنگار تہے مسح القدمین تہے ششن الکفین تہے حدیث شریف میں آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ میری فرستادگی اور قیامت میں بقدر تفاوت دو انگشت یعنی وسطی و سبابہ کے فرق ہے اور باریکی و خوبی و سپیدی میں ساق شریف مثل برق ہے ۔

عرش منزل ہے زمین چرخ برین ہین افلاک ۔ ہین عجائب برکات قدم پیغمبر
ہے ثناخوان نبی ثاقب عاصی یارب ۔ کیجے اوسکو قدم بوس شفیع محشر

حسن خلق مجتبائی سے ہے خوبی خلق کی
ہر کمال مصطفائی میں صفا محصور ہے

خلق سیرت باطنی ہے اور خلق صورت ظاہری ہے یہہ خوب تمیز ہے کہ خلق عزیز ہے حدیث ابن مسعود میں آیا رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے قسمت کیا اخلاق کو جیساکہ قسمت کیا ارزاق کو خالق ذوالافضال نے اخلاق و خصال جمال و جلال کو ذات بابرکات عالی درجات سید کائنات میں مجتمع فرمایا اور احمد مرسل کو فخر انبیا بنایا موید اخلاق عمیم رسول علیہ التسلیم اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ہے سبحان اللہ شاہد خلق عظیم کتاب کریم ہے اور خدا نے یہہ بہی فرمایا کَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ذات پاک

سو مکارم اخلاق سے مہذب ہوتی کیونکہ معلم اوس کا رب علیم ہے اور مودب اوس کا
قرآن عظیم ہے حدیث مین آیا حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ **خلقہ القرآن**
صفت خلق محمدی شان ہے اوسکی معنی ظاہری کا یہہ بیان ہے کہ جو مکارم اخلاق اور
حمایدو فاق قرآن مین مذکور ہین اون سے حضرت فخر مرسلان موصوف ضرور ہین عوارف
المعارف مین لکھا ہے کہ یہہ مراد عائشہ رضی اللہ عنہا ہے کہ قرآن مہذب اخلاق نبی ہے
تہذیب نبی بہت قوی ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ ہے مدعا جیسی معنی قرآن غیر منتہا
ہین ویسے ہی اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ بے انتہا ہین ہرچند کہ عارفان نے سوچا
مگر قیاس معرفت اسا من حقیقت مقام اور کنہ حال خیر الانام پر نہ پہونچا ذات خدا کو بجز
مصطفےٰ کے کوئی نہین پہچانتا ہے اور صفات مصطفےٰ کو سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا ہے۔

تہذیب کل ہے تعلق مین خلق محمدی	رحمت فزا حضور کا خلق عظیم ہے
حق نے کیا مہذب اخلاق آپ کو	یہہ فیض و لطف و فضل خدائے کریم ہے

جیسے اخلاق نبوی اکمل و اکمل ہین ویسے ہی اطلاق عقل کامل و علم شامل مصطفوی اعظم و افضل
ہین یہہ حق بیانی ہے کہ عقل نور روحانی ہے اوس سے علوم ضروریہ و نظریہ معلوم ہوتے
ہین اور لزوم علیہ و خیر یہ مفہوم ہوتے ہین ابتدا اوسکی ولدین وجود پاتی ہے اور رفتہ
رفتہ نمو پاکر بلوغ تک کامل ہوجاتی ہے وہب بن منبہ اہل کتب و اخبار نے لکھا کہ
مین نے اکہتر کتاب قدما مین پڑہا کہ حق سبحانہ نے اپنے حبیب فاضل کو عقل کامل عطا فرمائی
اور تمامی انسانون نے آغاز دنیا سے اوسکے انجام تک عقل مانند ذرہ ریگستان دنیا سے
پائی ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین تحریر کیا ہے اور عوارف مین بعض علماء سے مسطور
ہوا ہے کہ عقل کے کچھہ حصے ہین اوس کے سو حصے ہین ننانوے حصون کا

حق سبحانہ پیغمبران سے پایا اور ایک حصہ قسمت جمہ موسان میں آیا بندہ مسکین کہتا ہے یہہ یقین دیتا ہے کہ اگر عقل کے ایکہزار حصے کئے جائیں اور اونمیں سے نوسو ننانوے حصے احمد مختار میں آئیں اور ایک حصہ تمام دنیا میں جملہ مردمان دنیا میں تو بجا ہے اور بوجہہ اتصال بے انتہائے رسول خدا کے جو کچہہ کہا جائے روا ہے اور علم رسول خدا کی علیم بے سابقہ تعلیم تہا اور بے مطالعہ کتب قدیم جلوس با علماء سے سلیم تہا علوم و اسرار ماکان ومایکون بے شائبۂ شکوک و ظنون حاصل تہے اور کمالات حضرت علم نبوت میں بقولہ تعالے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا واصل تہے

فیضان عقل شہ سے بشر ذی عقول ہیں	احمد ہے عقل کل کا حقیقت میں دستگیر
ظاہر میں گرچہ امی لقب ہے رسول کا	لیکن وہی ہے علم لدنی میں بینظیر

صبر صفت اعظم ہے عفو رحمت اکرم ہے اور یہہ صفات اوصاف نبوت میں داخل ہیں اور یہہ تعریفات اصناف صفوت میں شامل ہیں صبر مصدر جمیع طاعات کا ہے اور عفو منظہر تمامی عبادات کا ہے اگر امر خیر میں اوسکی ضد یعنے صبر نکیا جائے تو وہ ہرگز وجود نہ پائے لہذا صبر تمام ایمان ہے اور نصف ایمان سے مراد صبر و اجتناب عصیان ہے صبر سید الانبیا بلا و ایذا میں سب سے زیادہ تہا چونکہ حضرت اسلام امت کی زیادہ حریص تہے اسلئے ایذا تہی کافروں سے بلا میں بالتخصیص تہے لطافت خاطر نزاکت مانند نازک تر تہی تہوڑی سی ایذا بہت موثر تہی حدیث شریف میں آیا کہ آپنے اپنے نفس کیلیئے کبھی کسی سے انتقام نفرمایا البتہ جسنے حلال کو حرام کیا اوس سے برائے خدا انتقام لیا خوب صبر نبی تہا غزوۂ احد قوی تہا کفار آپ سے محاربہ کرتے تہے اور آپ عفو تقصیر سے مجادلہ کرتے تہے

حرف شکایت زبان مبارک پر نہ لاتے تھے بلکہ شفقت و رحم فرماتے تھے صابر رہتے تھے یہہ کہتے تھے کہ ظالمون کو کیا کہون اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ؕ اکثر روایات صبر بشیر و نذیر کتابون مین تحریر ہین اس مختصر مین بوجہ طوالت کثیر نہ گنجایش پذیر ہین غرض یہہ ہے قول ہین إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔

کیا خوب یہہ نتیجہ صبر جمیل ہے
اپنے ستم سے آپ ستمگر ذلیل ہے

عفو قصور مین کبھی ہوتی نہ تھی خطا
یہہ حلم باصواب رسول جلیل ہے

شاہ رسل امام سبل اصل جز و کل
نور ہدا حبیب خدا بے عدیل ہے

ادراک کیسے ہو سکے اونکی صفات کا
حیران ہر بلیغ و فہیم و عقیل ہے

ہے ربط اتحاد خدا و رسول مین
خوش ہے نبی سے حق نبی حق کا خلیل ہے

حامی ہے اپنی امت عاصی کا مصطفےٰ
بخشش کا عاصیون کی وہی تو کفیل ہے

مداحی رسول کا ثاقب یہہ ہے اثر
شہرت مرے کلام کی بے قال و قیل ہے

تواضع فروتنی و نرم گردنی ہے اوسکے خلاف کبر و لاف زنی ہے عارفان نے کہا کہ حقیقت مین با تواضع وہ رہا کہ جس نے مشاہدہ لمعان نور کا دل مین کیا اور نفس کو عجب و غرور نہ ہونے دیا یہہ رتبہ حضور رو الا تھا کہ تواضع مین سب سے اعلےٰ تھا پروردگار عالم نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبی ملک یا نبی عبد ہونے پر مخیر کیا آپ نے نبی عبد ہونا اختیار فرما کر خدا سے مرتبہ برگزیدہ و برتر لیا آپ نے یہہ فرمایا سبکو سنایا کہ مین بندہ خدا ہون رسول کبریا ہون میری صفت مین مبالغہ نکرو اور میری مدحت مین خدا سے زیادہ نہ بڑھاؤ حضرت عائیشہ نے کہا ہے کہ آپکا یہہ معمول رہا ہے کہ کبھی اپنے دست مبارک سے

کسیکو نہین مارا البتہ فی سبیل اللہ جہاد مین کفار کا سر اوتارا اور تواضع و حلم حضرت کا
ایسا پایا کہ آپنے کسی پر زجر و قہر نفرمایا اور نہ کبھی حضرت سے درمیان اصحاب فی بیٹہاکے
پائے اقدس دراز کیئے بلکہ اون کے بہت اعزاز کیئے اور آپنے حسن عشرت سے تالیف
قلوب فرمائی اور سب سے ایسے محبت جتلائی اور آپ خوش خلق و نرم تھے با حیا و شرم تھے
بلند آواز سخت گو نہ تھے زشت خو عیب جو نہ تھے انس نے کہا کہ مین دس برس تک حضرت
کی خدمت بابرکت مین رہا آپنے کبھی مجکو اف نفرمایا اور نہ کوئی حرف شکایت زبان مبارک پر لائے

یا رسول اللہ رحمت ہے نشانی آپکی	یا نبی اللہ خوش ہے مہربانی آپ کی
آپ کی رسم تواضع شہرۂ آفاق ہے	قدر دانی سے جہان نے قدر جانی آپکی
بات کو جس نے نہ مانا اوسکی بگڑی بات ہے	ہے بہی بات اوسکی جس نے بات مانی آپکی
آپ سا عالم مین کوئی بہی نہین معجز بیان	حق تعالے کو رہی خوش حق بیانی آپکی
رات دن پہرتا ہے سرگردان رہتا ہی فلک	پر نہین پایا ہے کوئی چیز ثانی آپ کی
داستان غیر سے قصون مین پڑنا ہی عبث	خوب ہی دلچسپ کہنے کو کہانی آپ کی

کیون نہو مداح ثاقب اے حبیب کبریا
باعث عز و شرف ہے مدح خوانی آپ کی

ہرچند کہ جود و سخا بمعنی واحد مین لغت شاہد ہین مگر اطلاق سخی ذات رزاق غنی پر جایز
نہین کیونکہ سخا بلا مقابلہ بخل کے فائز نہین البتہ جواد کہ بے غرض بے عوض ہو صفات
ذات خلاق کائنات مین داخل ہی لعنہ اَجْوَدُ الْاَجْوَدِیْن اوصاف رسول الثقلین مین
شامل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال سائل کو رد نفرماتے تھے اور جو آپ کے
پاس کچھہ موجود نہوتا تہا تو یہہ بات زبان مبارک پر لاتے تھے کہ اے سائل میری پاس کچھہ موجود

نہین قرض کر مجہپر اور رکہہ یقین کہ جب میرے پاس کچہہ آجاویگا تو ادا کیا جاویگا اور اگر سوال سائل کو خلاف مصلحت پاتے تہے تو البتہ منع فرماتے تہے تاکہ سائل جیطہ طمع مین نہ آئے اور وسطہ حرص مین نہ ڈوب جائے اگرچہ جود و عطار سول خدا بے انتہا نہی مگر آپ کی یہہ رائے باصفا تہی کہ سوال بیجا نہو کوئی ہوس مین مبتلا نہو ایک دن حکیم حزام مقبول درگاہ رسول خدا ہمشیرہ زادہ خدیجۃ الکبرا پاس نبی انام کےآیا آپ سے سائلانہ کچہہ چاہا حضرت نے اونکو نصیحت فرمائی کہ جنتی الوسع نہ کرو سوال گدائی پہر حکیم کا حال یسار ہا کہ اگر تازیانہ ہاتہہ سے زمین پر گرا تو واسطے اوٹہا دینے کے کسی سے نہ کہا ایسے ہی ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچہہ طلب کیا آپنے وہی جواب باصواب دیا کہ سوال نکرو ہوس سے دور رہو ترمذی نے کہا کہ نزد جناب مصطفےٰ اونسے ہزار درہم کہین سے آئے آپنے مساکین کو سب تقسیم فرمائے ابی شیبہ سے مروی ہے یہہ جو دنبی ہی کہ لاکہہ درہم جو اعلاءؔ بن خضری نے خراج بحرین سے پاس سرور کونین کے بہیجے تہے خسرو دارین نے سب بانٹ دئے آپ کچہہ نہ لئے تہیہ جود اتم اور فتح باب کرم شہنشاہ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روز حنین مین قیاس سے زیادہ تہا لوگون کو اوس سے بہت افادہ تہا۔

اوصاف نبی کی کوئی تعداد نہین قاصر ہے زبان کیا کہے بیحد ہی بیان	کیونکر ہو شمار اونکا کہ اعداد نہین عاجز ہے قلم کیا لکہے افراد نہین

شجاعت دلیری و دلاوری ہے پردلی و یاوری ہے اور شدید القلب ہوجانا سختی و بار اوٹہانا یہہ صفات سرور کائنات مین تہین جملہ تعریفات ذات بابرکات مین تہین اکثر دلاوران و دلیران مقامات سخت آفت رسیدہ اور مواضعات شدیدہ سے بہاگ جاتے تہے اور آپ بہ دلاوری ثابت قدمی فرماتے تہے کبہی بمقابلہ قوی پیچہے کو نہ ہٹتے تہے

آگے کو بڑہکر نہ گہٹتے تہے ناگہان ایک رات مین غوغا ہوا آپکو یہہ گمان پیدا ہوا کہ شاید کہین
چور ہین پہر تو وہین آپ نے فوراً تلوار کو حمایل فرمایا اور سواری کو اسپ ابی طلحہ پایا آپ سوار
ہوکر اوس آواز کی طرف کو چلے راستہ مین لوگ ملے لوگون نے کہا کہ نہ کوئی قصہ نہ کوئی حادثہ
تہا آپ واپس آئے اپنے مکان جنت نشان مین تشریف لائے اگرچہ گہوڑا بہت سست
قدم و ناتوان تہا مگر آپکی سواری مین ایسا توانا و روان تہا کہ کوئی گہوڑا اوسکی برابر نہ چل سکتا تہا
نہ اوسکے آگے سے نکلسکتا تہا آپکی شجاعت اکثر غزوات مین ایسی رہی کہ کسی نے دیکھی نہ
سُنی آپ قوت و بازو مین ایسے تہے کہ آپکے مقابل کشتی گیران عالم لاشے تہے محمد
اسحاق نے لکہا ہے اور وہ مشہور ہوا ہے کہ ایک مرد نامور رکانہ نام بڑا پہلوان تہا
اور فن کشتی مین یگانہ دوران تہا اکثر پہلوان کشتی کو شہرون سے آتے تہے اوس پر پچہاڑین
کہاتے تہے یکروز وہ پیش حضور آیا آپ نے فرمایا کہ ای رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا کسلئے میری
دعوت قبول نہین کرتا اوسنے کہا کہ اے بندہ خدا کوئی چیز ایسی لا اور مجکو دکہلا کہ وہ تیرے صدق
کی گواہی دے مجکو آگاہی دے آپنے فرمایا کہ اگر مین تجکو پچہاڑون تو ایمان لائیگا اوسنے کہا
کہ اگر ایسا دکہلائیگا تو ہان ایمان لاونگا اپنے عہد سے نہ ٹلونگا بس آپ نے اوسکو کشتی مین سخت
پکڑکر زمین پر گرایا اوسکو بہت تعجب آیا آپنے اوسکی درخواست پر اوسکو چہوڑ دیا پہر اوسنے
کشتی کو جوڑ دیا آپنے اوسکو دوبارہ سہ بارہ پچہاڑا وہ نہایت متعجب و متحیر ہوکر دہاڑا اور بولا
کہ ای پہلوان یکتا آپکی شان عجیب ہے حدیث سے یہان تک ثبوت عجیب ہے اور آپ اکثر پہلوانان
سے کشتی فرماتے تہے سب پر غالب آتے تہے ابو الاسد جمحی نوجوان تہا پرزور پہلوان بہت
جب گائی کی کہال پر کہڑا ہوجاتا تہا تو دس آدمیون کے کہینچ سے بہی جنبش نہ پاتا تہا کہال
پارہ پارہ ہوجاتی تہی اوسکے پیرونکو لغزش نہ آتی تہی ایکدن اوسنے حضرت سے کشتی چاہی تہی ایمان

لانے کی شرط پر منظور فرمائی آپنے کشتی مین اوسکو زمین پر دے مارا لیکن اوس کا جسم سارا
ہر چند کہ آپنے بہہ زور دکھلایا مگر وہ ایمان نہ لایا۔

تھی خدادا د شجاعت شہ دین کو حاصل	اشجع الناس شجاعان عرب کہتے تھے
قوت حق کا تھی رکھتے تھے زور بازو	زبردست اون سے تو مغلوب سدا رہتے تھے

حیا شرم کا کہنا ہے لذت حیات کا چکھنا ہے اور شرم حیات قلب سے ہی ہوتی ہے مردہ دلی اوسکو کھوتی ہے جناب رسالت مآب کو دونون قسم کی حیا کا کمال حاصل تھا اور قلب شریف آپ کا حیات مین اور اجتناب مکروہات مین زیادہ تر قوی و کامل تھا یحییٰ ابن معاذ رازی نے کہا کہ یہہ امر یقینی رہا کہ جو طاعت مین خدا سے شرماتا ہے خدا معصیت مین اوس سے شرم فرماتا ہے ایمان سے ہی حیا کی شان اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان جو شخص اپنی نفس سے مستحی رہیگا وہ غیر سے بطریق اولے استحیا کریگا یہی حیا رسول خدا کہ سید الانام علیہ السلام نے اپنی نظر فیض اثر کسیکی رو پر ثابت نہ کی اور نہ کبھی کسی سے آپ سے برائی کی بات سنی۔

جو خود بینی مین دیکھی بے حیائی	حیا نے خود نمائی مین حیا کی
حیا کو ہے شرف وصف نبی سے	حیادارون پہ ہے رحمت خدا کی

شفقت مجازاً بمعنی مہربانی ہے مگر معناً ڈرانی ہے یعنی رفیق شفیق اپنے دوست کو آفات و بلیات سے ڈراتا ہے گویا مہربانی فرماتا ہے چنانچہ یہہ شفقت و رحمت شاہ رسالت کی امت پر رہی اور اللہ جل شانہ نے یہہ بات کہی وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ یہی قول مبین او جناب رسالت پناہ صدرانت دستگاہ حسن عہد و وفا صلہ رحم و والا سے موصوف تھے اور جمیع اوصاف شفق جمیع اخلاف سے

معطوف تہی اور آپ اعدل و اعطف و اصدق ناس تہے امانت اساس تہے دشمنان و بیگانگان کو بہی آپکا اعتراف تہا پہلے نبوّت سے نام نامی جناب کا محمدؐ امین مشہور اطراف تہا او حضرت بہت باوقار و عالی تبار تہے سردار ذی اقتدار و افتخار صغار و کبار تہے جس نے آپکو دوست رکہا وہ خدا کا دوست رہا اور جو آپکا دشمن ہوا اوسکو خدا کا دشمن کہا۔

اے دل جو تجہے عشق حبیب خدا نہین
اوسکو نصیب ذوق تعشق ذرا نہین

دل سے نہین جو طالب محبوب کبریا
وہ قابل طریقت اہل صفا نہین

واقف نہین جو رمز فنا فی الرسول سے
اوسکو وقوف معرفت کبریا نہین

اے عارفو یہہ شکل حقیقت سے ہے عیان
شان خدا رسول خدا مین خدا نہین

ہم فخر انبیا ہو شہنشاہ دوسرا
سچ ہے جہان مین ہمسا کوئی دوسرا نہین

بیشک نبی کے نور سے ہر شے کا ہی ظہور
ایسا کوئی نہوگا نہین ہے ہوا نہین

عالم مین کیا وقار ہو اوس بو فار کا
جو مورد عنایت خیر الوریٰ نہین

حاصل ہے مجکو دولت دین محمدی
بخت رسا ہے میرا رسا نا رسا نہین

ثاقب ہمارے شافع عصیان ہین مصطفےٰ
ہم عاصیون کو دہشت روز جزا نہین

صفت کمال زہد و ورع سیرت خصال صبر و قنع ذات مجمع صفات فخر عالم محمدؐ صلی الله علیہ و آلہ وسلم مین بہت خوب تہی معرفت عبادت و طاعت فضیلت رحمت و منزلت حضرت مین نہایت اسلوب تہی ہر چند کہ آپ کبہی حیات مین نان گندم سے سیر نہین ہوئی مگر اعزاز و وقار مین کبہی سیر نہین ہوئی اگرچہ حضور صعوبتین اوٹہاتی تہی مگر دنیا کو خیال مین نہ لاتے تہے ایکبہر جبرائیل آئی پیام رب جلیل لائے کہ ای محمدؐ اگر چاہتے ہو تو پہاڑ سونے کے ہوجائین

اور بشر سے ساتھہ قیام پائین آپنے کہا کہ اے جبرائیل دنیا اوس کا گہر ہے جو گہر نہین رکہتا اور مال وزر اوس کا ہے جو مال وزر نہین رکہتا اگر مجکو خدا دے تو مین اوسکی ثنا پڑہون اور جو نہ دے تو بہ تضرع دعا کرون ۔

ہین کمالات و فضائل آپکے بے انتہا کچھہ بیان اونکا بطور مختصر مسطور ہے

تفاصیر صفات سرور کائنات بے حصر و احصا ہین اور اقدار مراتب عالیہ درجات بیحد و انتہا ہین علو مرتبت و عظم شان حفظ ادب و حسن بیان اس پر اشارت کرتا ہے اور دلالت کرتا ہے کہ کسی کا وقار نہی کے وقار کی برابر حاوی نہین اور کوئی قدر اونکی قدر کی مساوی نہین آپ اشرف و اکمل ہین حسب نسب مین برتر و افضل ہین مادران و پدران بابرکات سید السادات سفاح جاہلیت سے محفوظ رہے اپنی شرافت و نجابت سے محفوظ رہے سب طاہر و مطہر تھے فاخر و مفخر تھے چنانچہ آپنے فرمائی یہہ بات مِنْ اُخْرِجْتُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ اِلَی الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ خدا نے اونکی شان مین چند مقامات مین فرمایا قرآن مین لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ الآیات غرضکہ آپ ہین موصوف بہہ صفات فضائل و کمالات سرور کائنات کلمہ جوامع الکلمات اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ سے ظاہر ہین اور مرادات خیر و برکت دنیا و آخرت باشارات فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے ظاہر ہین یہہ عطا محض لعنایت خدا تہی قبل وجود عنصری مصطفے تہی تمام علما نے عالم شرح اوسکی نہین کر سکتے اور جمیع عرفائے بنی آدم اوسکے اظہار راز

ہین وہ ہمین بہر سکتے المقصد کُنتُ نبیّا و آدم بین الرُّوح والجسد یعنی
یہہ کہا کہ اے محمد خاتم الانبیا تیری وجود سے پہلے ہمنے طیار کیا اسباب تیری سعادت کا اور یہہ
فضل عمیم بدل ہمین تیری عبادت کا بلکہ بمجرد احسان ہے محض بغرض امتنان ہے
بعض نے کہا کہ کوثر سے بالمدعا مراد اولاد طیبہ نبی ہے اور اس سورت سے شان
طعن لاولدی کی دبی ہے یعنی دی ہمنے تجکو اولاد وہ باقی رہیگی تا یوم التناد اِنَّ
شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ جو تجکو بے نسل کہتے ہین وہی آخر کو بے نسل رہتے ہین تِلْكَ
الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سے مراتب انبیا و رسل مین تفاوت
ثابت ہے مگر اس مین زیادہ بحث کی نہ حاجت ہے سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفی علیہ
التحیۃ والثنا باتفاق جمہور جمیع انبیا و رسل سے افضل ہین اعظم الکل ہین اگرچہ اعداد انبیا و رسل
مین اختلاف ہے مگر حسب الارشاد محمد عربی یہہ تعداد صاف ہے انبیا ایک لاکھہ چوبیس ہزار رسل تین
ہزار تیرہ ہین از روئے شمار بہت تعریفین اونکی شان مین ہین یہہ انبیا مذکور قرآن مین ہین
آدم - ادریس - نوح - ہود - صالح - ابراہیم - لوط - اسمٰعیل - اسحاق - یعقوب
یوسف - ایوب - شعیب - موسیٰ - ہارون - یونس - داؤد - سلیمان - الیاس
الیسع - ذکریا - یحییٰ - عیسیٰ - ذوالکفل -

ہے شان الٰہی کہ بڑی شان نبی ہے
تعریف و ثنا خلق مین شایان نبی ہے

صدقہ سے محمد کے جہان ہوگیا ممکن
امکان خلایق مین بھی فیضان نبی ہے

ہے طاعت اللہ شہ دین کی اطاعت
مقبول خدا تابع فرمان نبی ہے

فردوس برین کوئی نبی کا ہے نمونہ
رضوان جنان خادم دربان نبی ہے

وہ معرفت حق کی حقیقت کو ہی سمجھا
اے عارف جو واقف عرفان نبی ہے

بخشایش امت کے رہے ملتجی حق سے
بہہ منت پیغمبر و احسان نبی ہے

محبوب پہ خدا یہ ہے فدا ہر دل شیدا
ہر عاشق جان باز بہی قربان نبی ہے

گو مین ہون جرا یہ جزائی کا خطر ہے
آخر مین مرا ہاتہہ ہے دامان نبی ہے

عالم مین چمکتا ہے سخن نعت نبی کا
کیا ثاقب مداح ثنا خوان نبی ہے

حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام واولادہ العظام نے فرمایا صحیح سنایا جب خالق اکبر نے پایا خلق کو اپنی طاعت مین عاجز وناتوان تو چاہا کہ کیا جاوے تعلیم کا سامان چنانچہ خلاق کونین نے اوس مین اک ہمجنس پیدا کیا اور اوسکو منصب رحمت و رافت دیا پیغمبر صادق بنایا حق کہنے کو ناطق فرمایا اور اوسکی اطاعت کو اپنی اطاعت بتلائی اور اپنی موافقت کو اوسکی موافقت جتلائی اور یہہ باتین کہین اَطِیعُ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ انتہی کلام الامام علیہ السلام پس وجود ذات نبی اور شمائل صفات صفی رحمت ہی مومنون کو بالفعل جملہ انسانون کو بالقوت ہے اگر کوئی بوجہہ انکار یا استکبار کے بند شقاوت وضلالت وحرمان وخذلان مین پہنس جائے تو اوس سے رحمت زیان نہ اوٹھائے جیسے کہ کوئی اپنے موہنہ پر پردۂ ظلمت ڈالے اور اوس سے موہنہ کو نہ نکالے تو آفتاب عالمتاب ہی نور بنائی نور آفتاب جہانتاب مین کچہہ خلل نہ آئے بعضے رحمت کو بالفعل کہتے ہین اور اس صراحت مین رہتے ہین کہ مومن کو رحمت ہدایت ہی منافق کو امان قتل اور کافر کو تاخیر عذاب وزحمت ہی سبحان اللہ آپکا کیسا رتبہ اعلےٰ ہے کہ وہ سب سے نرالا ہے آپکی کیسی برتری ہے کہ ہر سو اوسکی جلوہ گری ہے۔

ہمیشہ ہر طرف جلوہ رہیگا نور احمد کا
بنایا اوسکو مظہر حق نے اپنی ذات سرمد کا

محیط حسن قدرت ہو گئی جلوہ گری اوسکی
ظہور کُن ہوا محدود داو سکے نور بے حد کا

نہ کرتا گر شمولاک رنگین قصر عالم کو
نہوتا آسمانی رنگ اس سقف زبرجد کا

ہوا ایجاد کل خوش آمد امداد احمدؐ سے
خوش آمد آفرینش مین نشان اوسکی خوشامد کا

حواس خمسہ کو بتلائی اوسنی چال حکمت کی
عقول عشرہ نے اوس ہی سے چلن سیکھا ہی ابجد کا

وہ جز بندی مین کرتا ہی غلط ارکان کی صحت
بکھر جاتا ہے شیرازہ جو اجزائے مجلد کا

ہوا ثابت کہ در پردہ احد ہی شان احمدؐ مین
عجب رتبہ صفات حق مین ہے ذات محمدؐ کا

کہان نقش احد مین دیکھتے موسیٰ تجلی کو
نہ بنتا نقطہ بیضا اگر یہہ میم احمدؐ کا

چھپا مین اوسکی یکتائی عزیز جان نہ کیون ہوتی
کہ رہتا ہے تعلق جسم مین روح مجرد کا

ملائک التجا سے اوسکی کرتے تھے قدمبوسی
نہ بیٹھے ہی لجاجت ڈھنگ تھا طرفہ خوشامد کا

یہہ مضمون قامت بے سایہ کا موزون کیا ہی
وہ خود ظل خدا تھا اسلیے سایہ نہ تھا قد کا

خدا کیونکر نہ رہتا سایہ جسم پاک سے اوسکو
کہ تھا ہمسایۂ ذات خدا سایہ محمدؐ کا

کیے اللہ نے مہمان نوازی کی بہت سامان
ہوا جب عرش پر غل شاہ دین کی آمد آمد کا

ہوئے زیبا منقش بیل بوٹے چرخ اخضر کے
نمونہ صانع مطلق نے چھاپا اوسکی مسند کا

شفاعت اوسکی امت پائیگی بے کسر محشر مین
نہ اوس مین عدل کچھ ہوگا نہ ہوگا مسئلہ رد کا

حصار حفظ نام پاک ہی امن خلایق کو
وہی رہتا ہے پشتیبان سکندر کی حصین سد کا

دل مہجور مین ہجرت کا اوسکی داغ رہتا ہے
نہین بیجا ہوا کعبہ مین رہنا سنگ اسود کا

ترا بحر کرم ای سید عالم ہے پر گوہر
کہ ہر غواص کو ملتا ہے موتی اوسکی مقصد کا

نہین کوئی ترا ثانی تو ہے محبوب لا ثانی
حسینون مین تو یکتا ہی حسین ہی حسن بیحد کا

رخ زیبا کے پرتو سے ہی خورشید فلک روشن
شعاع شمس بھی عکس شعاعی ہی تری خد کا

کہان خال سیہ تہا مصحفِ روئے مبارک پر
بلالِ مدح خوان ناظر تہا قرآن مجلد کا

ستارون ہی تری پاپوش کے تاری چمکتی تہی
فلک پابوس تہا تیرے قدم تہا فرق فرقد کا

نکالا مجبس سینہ سے دل کو عشق نے تیرے
مبارک ہو رہا ہونا مری قلب مقیّد کا

نہین باقی رہی اب انتہا جوش تعشق کی
نہ ہوئیگا جذبۂ بیحد مین مستوجب کسی حد کا

شہنشاہِ دو عالم افتخار خاندان ہی تو
دوبارا رتبۂ اعلا ہوا تیرے اب وجد کا

ترے ہی نام نامی سے گرامی اسم آدم ہی
ہوا تو باعث اعزاز اپنے جدِ امجد کا

اگر اکدم کو ہو جائے تلطف بذل کا تیری
اوٹہائین پہر تو ہم لطف ابد عیشِ مخلّد کا

مخالف تیری ہر فرمان کا نافرمان یزدان ہی
موافق امر قادر ہی ترے حکم موکّد کا

اعانت سی ترے پہونچیگا گر گ نفس پر قابو
بہت دشوار مجکو پہانسنا ہے دام مین دد کا

نزادین متین ایمن ہے بیدینونکی حجت سے
نہ خوف فتنۂ ملحد نہ خطرہ شرِ مرتد کا

مرے اعمالنامہ مین عبارت ہی گناہون کی
تری اصلاح سے اوسپر کہنچیگا خط قلمزد کا

حسابِ عاصیان تیری شفاعت سی جو طی ہوگا
تو پہر کیا خوف مجکو فرد عصیان کی کسی مد کا

ترحم کیجیئے یا رحمۃ للعالمین مجہ پر
پریشان حالی و درماندگی مین ہی الم حد کا

اگر بخت رسا پہونچائیگا مجکو مدینہ مین
تو مین ممنون ہونگا اوسکی اک احسانِ دہ صد کا

تمنا ہے کہ تیری آستانے پر جبین رگڑون
رہون جاروب کش آنکہون سی اپنی تیری مرقد کا

مزار پاک تیرا ہی علیلون کا شفاخانہ
جہان مین نام ہی اکسیر اعظم خاکِ مرقد کا

دراقدس تری روضہ کا محراب عبادت ہی
نہین ہی گنبد چرخ برین ہمسان گنبد کا

تری روضہ کا برج خوشنما ملجا و ماوا ہے
سوا اوسکی مہر سا کیا کسی برج مشید کا

اوڑائیگی صبا گر خاک میری دشت یثرب مین
مرکب نور سی ہوگا غبارہ خاکِ مفرد کا

بسان نجم ثاقب ہوگیا ثاقب دل ثاقب عجب پرتو فزا لمحہ ہوا اوصاف احمدؐ کا

حق سبحانہ نے نام پاک صاحب لولاک کو نورٌ و سراج منیرٌ فرمایا اور اوس سے قرب اصول نے رخ پر تنویر پایا او حضور کے جمال جہان آرا او کمال جان افزا سے سایر بصایر نورانی ہوئین اور اونکی تصدیقات بہ ارشاد ربانی ہوئین قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا حذا وقت نداکس محبت و پیار سے اور کس عطوفت و اسرار سے حضرت کو يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ۔ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فرماتا ہے اور نبیون کا نام یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ ذکر مین لاتا ہے اس لطف و مہربانی فیضان و قدر دانی کو اصحاب ذوق و ارباب شوق خوب جانتے ہین اور سرشاران بادۂ محبت و دانایان افادۂ شفقت پہچانتے ہین۔

رتبہ کہان ہے وہ کسی عالی تبار کا	اے دوست ہی جو مرتبہ اوس باوقار کا

اللہ جل علٰی قرآن مین نہایت تعظیم سے لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ فرماتا ہے یعنی باتفاق جمہور مفسرین غایت تکریم سے جناب نبی کریم کی قسم کہاتا ہے اس لیئے ہمکو جایز ہے اور صریح یہہ امر فایز ہے کہ ہم حیات نبی کا حلف اوٹھائین اور اونکی القاکی قسم کہائین اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی نے کہا کہ ہے یہہ بجا کہ جو کوئی جھوٹی قسم حیات شفیع امم کی کہائے تو اوس پر کفارہ واجب آئے اللہ تعالٰے نے اور کسی نبی کی قسم اپنی کسی کتاب معظم مین نہین کہائی مگر آپکی یہہ تعظیم فرمائی کہ سورہ لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ فرمایا اور آپکا مرتبہ بڑہایا اسکے سوا خدا نے ایسی قسمین کہائین کہ جن مین آپ کی

فضیلتیں پائیں کلام مبین یعنی سورہ یٰسین مصداق صراط مستقیم رسول رب العالمین کا ہے
اور علی الاطلاق وثوق دین سید المرسلین کا ہے یہہ محبت و شفقت خداوندی ہے کہ سورہ
طٰہٰ مین اعزاز واکرام نبی ہے جبکہ حضرت نے طاعت وعبادت مین بہت تکلیفین پائین
اور سختیان اوٹھائین کہ عبادت مین کہڑے رہنے سے پاہاے مبارک ورم لاتے تھے
اور کبھی آپ ایک پانو سے کہڑے رہجاتے تھے تب سورہ طٰہٰ بہر تشفی رسول خدا نازل ہوئی
آپکو اوس سے تسکین حاصل ہوئی یٰسین و طٰہٰ اسماے شریف نبی کبریا سے ہین یہہ افضال
خیر الورا الطاف خداے ذو العلیٰ سے ہین منشور تعظیم و تکریم رسالت پناہی بشان عظیم یہہ
آیت کریمہ ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہے تحقیق خدا اور فرشتگان کبریا درود بھیجتے ہین نبی باصفا پر
اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو رسول رب العلےٰ پر اور سلام کہو سلام کہنا غرض یہہ ہے
مدعا کہ خدا سے دعا کرو اور پروردگار سے چاہو کہ درود بھیجے اور وہ رحمت بھیجتا ہے اپنے نبی پر
المختصر تم قدرت وطاقت ایسی نہین رکہتے کہ اونپر درود بھیجسکتے تم اوسکے مرتبہ اور منزلت کو
نہین جانتے اور اوسکی قدر اور رفعت کو نہین پہچانتے خدا جانتا ہے خوب پہچانتا ہے

عجب رتبہ کیا اللہ نے شاہِ رسالت کا | سوائے حق نہین واقف کوئی اوسکی جلالت کا

ذکر شریف محبوب خدا اشرف انبیا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کا کتب معظمہ سابقہ مین بسیاری
اور بیان لطیف محبت پروردگار نسبت احمد مختار بمصداق مَنْ اَحَبَّ اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ
کے صحایف محتشمہ ماضیہ مین بیشمار ہین ہرچند کہ یہود ونصاریٰ ہی شناسائی حالات
نبی الورا بخوبی ستہے اور بمطالعہ توریت وانجیل دانا ے صفات سید الانبیا
باسلوبی ستہے اور ہمیشہ بامید سعادت ملازمت حضرت علیہ التحیۃ کے مقیم مدینہ

رکہکر سب حال کہتے تہے اور منتظر طلوع کوکب دولت خدمت پیغمبر آخر الزمان کے رہتے تہے
اور اپنے بیٹون کو یہہ وصیت کرتے تہے کہ ہمارا اسلام پیغمبر نیکنام کو پہونچانا اور یہہ سنانا
کہ ہم تیرے اشتیاق مین جان سے جاتے ہین اور تجہہ پر ایمان لاتے ہین اور حضرت
فخر رسالت کو علم یقینی سے جانتے تہے اور بقوله تعالے یعرفون کما یعرفون
ابناءھم کے آپکو پہچانتے تہے مگر بزمانۂ ظہور حضور شقاوت ازلی سے مبتلائے فساد ہو
کر عنادًا برائے حسد وعناد ہوئے تکذیب رسالت کی تحریف وتغییر کتابت کی بالآخرہ محبت
دنیا والفت ریاست مین پہنسے ظلمت کفر وضلالت مین دہنسے اگرچہ تحریف نبوت ہوئی
پیغمبر کی لیکن رسالت نبی رہبر اونکی کتاب سے لائح وفائح تہی نام نامی رسول گرامی
کا زبان عبرانی مین مشفح تہا جسکو عربی مین معنًا محمد کہا عبد الله بن سلام اشراف واحبار
یہود مین سے بہت نیکنام تہے اور وہ اولاد حضرت یوسف علیہ السلام تہے وہ مدینہ
مین مشتاق لقائے محبوب خدا رہتے تہے اور حالات توریت کے سب سے کہتے
تہے جب حضور داخل مدینہ ہوئے تو وہ مشرف ملازمت حضرت باقرینہ ہوئے اونسے
حضرت نے یہہ کہا کہ تو ہے ابن سلام عالم یثرب کا اونہون نے کہا کہ ہان آپنے اونکو دی
قسم یزدان اور یہہ فرمایا کہ آیا تو نے توریت مین میری صفت کو پایا کہا نعم گواہی دیتا ہون
کہ تو ہے رسول خداوند عالم تو بحکم خدا سب پر غالب بقدرت رہیگا اور دین تیرا سب ادیان کا
ناسخ رہیگا ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ یہہ بات سرور کائنات سے سنی ہے کہ جب خدائے
عز وعلا نے حضرت موسیٰ پر توریت کو نازل فرمایا تو اونہون نے اوس مین اس امت کے
اوصاف کو پایا عرض کیا کہ ای بار خدایا یہہ امت مجکو عطا فرما حکم ہوا کہ تو اس امت کو نہین
پاسکتا ہے یہہ امت محمد مصطفےٰ کی ہے پہر یہہ گذارش کی کہ یا الٰہی مجکو اس امت مین

داخل کرتا کہ مین ہون اس امت کی صفتون سے بہرہ ور خدا نے کہا کہ اے موسی مین نے
تجکو رسالت دی اپنی ہم کلامی کی اجازت دی حضرت موسی نے کہا کہ مین راضی ہوا یوحنا
حواری انجیل مین مسیح سے راوی ہے اور اوسپر حاوی ہے کہ مسیح نے کہا کہ مین اپنے باپ سے
طلب کرتا ہون تمہارے لئے فارقلیط دوسرا تا کہ تمہارے
ساتھ ثابت رہے ہمیشہ تک اور وہ روح حق ہے بیشک اور وہ گواہی دیتا ہے میری اور
مین گواہی دیتا ہون اوسکی صفات کی اگر تم مجکو دوست رکھتے ہو تو قبول کرو اور پابند میری
وصیت کے رہو بعض نصاری نے فارقلیط کو بمعنی مخلص کے تفسیر کیا ہے اور بعض نے
بمعنی حامد کے تحریر کیا ہے اگر معنی مخلص پر اتفاق کیا جاتا ہے تو رسول ہونا لازم آتا ہے
کسلیئے کہ وہ واسطے خلاصی عالم کے بھیجا جاتا ہے اگر معنی حامد پر تنزل کیا جاے تو
کون لفظ قریب ترجمہ کے اس سے مناسب آئے پس ہر آئینہ فارقلیط رسول کبریا
ہے نہ ذات خدا ہے ایک فارقلیط کا جانا اور دوسرے کا آنا صریح شہادت رسالت مصطفی
ہے اور صحیح اشارت نبوت نبی الوری ہے اللہ تعالے نے حضرت علیہ التحیۃ کو انجیل
مین وحی فرمایا یعنی یہہ حکم تاکید تہا کہ اے عیسیٰ محمد کی تصدیق کر اور ایمان لا اوسپر اپنی امت
سے کہو کہ جو زمانہ محمد مین ہو وہ اوسپر ایمان لاے تا کہ نجات پاے اگر محمد عربی پیدا نہ
ہوتا تو آدم ہویدا نہوتا جبکہ خدا نے عرش کو بنایا اوس نے قرار نہ پایا اوس پر لا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ رقم فرمایا وہ اپنے اضطراب سے تسکین مین
آیا ابو امامہ باہلی اور ہشام بن العاص اموی سے روایت ہے آیا کہ ہرقل قیصر روم نے
رات مین ہمکو اپنے پاس بلایا اور ایک صندوق کلان زرین منگایا اوس مین خانہاے
صغیر تہے اور اون خانون کے دروازے اصغر و لپذیر تہے ہرقل نے اوس صندوق کو

کہولا اور ایک خانہ سے پارچہ حریر سیاہ نکالکر بولا کہ یہہ ہیکل نیک سیر تقطر چشم بزرگ سر بزن
دراز گردن گیسوہائے بافتہ آدم علیہ السلام بہترین زمین کی ہے اور دوسرا دو خانہ
کہولکر حریر سیاہ پر ہیکل سفید رخ چشم خوش سطبر سر نکالی اور کہا کہ یہہ تصویر حضرت نوح
پیغمبر والی اچہی چلن کی ہی پہر اور در خانہ وا کیا اور پارچہ حریر پر ہیکل سفید رو کا نشان دیا اور
پوچہا کہ یہہ کسکی شبیہ ہی ہم نے کہا کہ یہہ ہیکل خوشتر محمد نبی آخر الزمان احمد فخر مرسلان کی
ہے تشبیہ ہی جس نے اس شبیہ باصفا کو دیکہا اوسنے بعینہ محمد مصطفےٰ کو دیکہا اس صندوق میں
تصاویر دیگر پیغمبران کی ہین یعنی ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و سلیمان وغیرہم علیہم کی ہین ہم نے پوچہا
کہ یہہ کہان سے آئین کیونکر پائین اوسنے کہا کہ آدم علیہ السلام نے خدا سے دیکہنی چاہین خدا نے یہہ
صورتین انبیا علیہ السلام اولاد آدم کی دکہلائین جب پاس آدم کے آئین تو آدم نے اپنے
خزانہ مین محفوظ فرمائین ذوالقرنین نے مغرب شمس سے پائین اونہون نے سپرد دانیال فرمائین
زبور مین آیا اوسکو صحیح پایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام بحضور پروردگار تمام گریان ہوئے اور خدائی
جل و علےٰ سے خواہان ہوئے کہ یارب بہیجدے آفرینندہ سنت کو دفع کنندہ بدعت کو تاکہ
لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے نہ خدا کا پسر ہے یہہ واقعہ قبل وقوع حالات مسیح اور پیشتر
ظہور ذات نبی فصیح واقع ہوا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو یہہ ساطع ہوا کہ لوگ الوہیت کا
دعوے کرینگے کفر مین مرینگے پس اس دعا سے نہ اور مراد داؤد سے حرف ذات محمد سے مقصود ہے
اور یہہ بہی ذکر داؤد علیہ السلام مین آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راستی
و درستی گردار و گفتار مین برگزیدہ پایا اور خدا نے اوس کی امت کو برگزیدہ
کیا اور علم نصرت دیا وہ تسبیح کرتے ہین خوابگاہون مین اور
تکبیر کہتے ہین باواز بلند راہون مین اور اون کے ہاتون مین تلوارین

تیز ہین خون ریزہین تاکہ خدا کے لیئے اون امتون سے جو عبادت نہین کرتے اوراطاعت
مین قدم نہین دہرتے انتقام لین تاکہ وہ نہ بہرتا فرمانی کا نام لین جیسے کہ کتب ثلاثہ
توریت وانجیل وزبور مین اوصاف محمد عربی مذکور ہین ویسی ہی صحف دیگر انبیا مین صفات
احمد ہاشمی مسطور ہین صحیفہ حضرت آدم ابوالانبیا مین خدا نے کہا کہ مین خداوند مکہ ہون
مالک خانہ کعبہ ہون وہان کے لوگ میرے ہمسایہ ہین اور اوس مین داخل ہونیوالے
میرے مہمان بلند پایہ ہین جس نے کعبہ کی نظارت کی اوس نے گویا میری زیارت کی
مین اوسکو سپرد ابراہیم تیرے فرزند ارجمند کے کرونگا اور یہہ کام اوسکے ذمہ دہرونگا کہ وہ تعمیر
اوسکی کرے اور آب چشمہ زمزم سے بہرے اوسکو بہت نامی فرماؤن گا اور تیرے پسر نیک سیر
محمد سرور مرسلان خاتم پیغمبران کو سب سے زیادہ گرامی بناؤنگا خداوند کریم نے صحیفہ ابراہیم مین
فرمایا کہ ای خلیل خدا تیری دعا کو بحق اسمعیل قبولیت مین لایا مستجاب الدعوات اوس کی نسل کو
فایز برکات کریگا اور اوسکے پسر معظم باصفات یعنی محمد مکرم سید السادات سے تیری
دل اکمل مین خوشی بہریگا ذات احمدی محتشم ہوگی امت محمدی بہترین امم ہوگی اوسکی موافقت
سے خوش پروردگار ہوگا اور اوسکی مخالفت سے خدا بیزار ہوگا جو اوسپر ایمان لائیگا نجات پائیگا
ورنہ وہ دوزخ پر عتاب مین جائیگا سخت عذاب اوٹہائیگا خدا صحف شعیا پیغمبر علیہ السلام مین بذ
ذکر محمد خیر الانام کا فرماتا ہے کہ مجکو اپنا بندہ سر افگندہ بہاتا ہے مین اپنی روح کا اوسپر
افاضہ کرتا ہون اور نزول وحی کا اوس مین افادہ بہرتا ہون مین اوسکو وہ چیز
عطا فرماؤن گا کہ جو کسیکو نہ بتلاؤنگا محمد حمد احد تازہ کرتا ہے اور وہ اللہ سے بے اندازہ
ڈرتا ہے وہ نور الہی ہے شان کبریائی ہے —

شان یزدان نہ اگر احمد ذیشان ہوتا	مظہر جلوۂ اللہ نہ انسان ہوتا

حسن انصاف سے پاتا نہ تجمل خوبی
گر جہان میں نہ جلوس شہ خوبان ہوتا

مجھکو کردیتے اگر جلد فنا فی المعشوق
حضرت عشق بہت آپ کا احسان ہوتا

حیف نکلا نہیں ارمان وخیال محبوب
خوب ہوتا جو بر آمد مرا ارمان ہوتا

لوگ کہتے ہیں مجھے شوریدۂ وحشت انگیز
جذبۂ شوق میں گر چاک گریبان ہوتا

گر نہ سامان کرم رحمت عالم کرتا
پھر کہیں بے سر و سامان کا سامان ہوتا

آپ گر دعوت اسلام نہ کرتے مولے
کُن فکان میں کوئی کافر نہ مسلمان ہوتا

ہیں اگر امت احمدؐ میں نہ ہوتا ثاقب
حشر میں کون مرا شافع عصیان ہوتا

معجزات مصطفےٰ تحریر ہوتے ہیں یہان
خامۂ معجز رقم تسطیر کو مامور ہے

معجزہ بمعنی عاجز کنندہ لغوی ہے خرق عادت نبی ہے اور جو غیر نبی خرق عادت دکہائے وہ کرامت ہے اور جو عوام مومنان صالحان سے ظاہر ہو وہ معونت ہے اور جو فاسقان و کافران سے وقوع میں آئے اوسکو استدراج کہتے ہیں اور طلبا اوسکے محتاج یا محتاج رہتے ہیں جمیع انبیا علیہ السلام والا مقام کے معجزات ہیں مگر سید السادات کے بہت معجزات بابرکات ہیں حدیثوں میں آیا بہت راویون نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب نے انگشت ہائے مبارک کو ظرف آب میں رکہا اوسنے پانی مثل چشمہ ہائے باران کے جاری ہوا لوگون نے پیا اوس سے سیکڑون نے وضو کیا جانورون کو پلایا حضرت نے یہہ معجزہ دکہلایا آپ جیسے روحانیت میں تکمیل کنندہ ارواح ہیں ویسے ہی جسمانیت میں پرورندہ اشباح ہیں ـــ

بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جابر نے بزمانہ غزوۂ خندق اپنی
بی بی سے یہہ حکایت کی کہ سخت آثار گرسنگی کے روئے مبارک محمد ہاشمی سے پیدا ہیں
ملول اونکے خیال میں آیا تیرے پاس کچھہ کہانیکو ہے دولت دین پانیکو ہے اوسنے کہا
کہ میرے پاس کچھہ نہین رہا اک صاع جو کے سوا جابر نے بزغالہ ذبح کیا اوس نے آرد جو
پیس دیا جابر نے گوشت بزغالہ پکایا اور اوس سے آرد جو چھنوایا اور حضرت سے جاکر
کہا کہ اے رئیس دوسرا نہیں بجز آپ کے کہانیکو گوشت بزغالہ پکا ہے اور میری بی بی
نے آرد جو بیسا ہے آپ میری غریب خانہ پر تشریف شریف ارزانی فرمائیں شرف
مہمانی سے فخر میزبانی بڑہائیں آپ بخانہ جابر تشریف لائے ہزار آدمی آپکے ساتھہ
آئے جابر نے دیگ و خمیر پیش رسول قدیر پیش کیا آپنے آب دہن اپنا اوس مین
ڈالدیا دعائے خیر فرمائی اوس مین ایسی برکت آئی کہ سب نے سیر ہوکر کہایا اور جوش
دیگ بدستور پایا جیسے انسانات مسخر و منقاد دین و شریعت رسول حق ہین ویسے
ہی تسخیر و انقیاد و طاعت مین حیوانات مطلق ہین خداوند بے نیاز نے بطریق اعجاز
حیوانات کو مطیع سرور کائنات کیا اور اصحاب تحقیق و ارباب تدقیق نے کہا کہ سید السادات
علیہ التحیات مبعوث بکافۂ مخلوقات حیوانات و نباتات و جمادات سے ہین مگر وہ حیوانات
لا یعقل ہونیسے ہونے دانشوری و امر و نہی کے خارج دائرہ تکلیفات
سے ہین پس حضرت حیوانات پر حاوی ہین - انس بن مالک راوی ہین
کہ اہل بیت انصار مین اک شتر بار بردار آب تہا مگر سرکشی سے خراب تہا
لوگ حضرت کے پاس آئے آپ بہت اور اوس باغ لئے اونہون نے
عرض کیا کہ اے رسول کبریا اونٹ ہمارا بار آب نہین اوٹہاتا کوئی اوسکی پشت پر

بوجہ رکھنے نہین پاتا وہ سرکشی کرتا ہے نہایت سختی سے قدم دہرتا ہے ہم پیاس سے مرجاتے
ہین پانی نہین پاسکتے ہین درختان ہمارے محتاج آب ہین خشکی سے خراب ہین آپ مع اپنے
اصحاب کے باغ مین قدم رنجہ فرمایا شتر کو گوشہ مین بیٹھا پایا آپنے اوسکے پاس جانے کا ارادہ
کیا لوگون نے بہت اصرار زیادہ کیا کہ آپ اوسکے پاس نجائین ہم ڈرتے ہین کہ شاید
آپ اوس سے گزند اوٹہائین وہ مانند سگ دگزندہ کے ہے ہمکو نہ اوس سے امید خیر بندہ
کی ہے آپنے فرمایا کہ بعنایت کبریا وہ مجھکو ضرر نہ پہونچا سکیگا بلکہ وہ مطیع ہوجاویگا شتر آپکو دیکھتے
ہی کھڑا ہوگیا سر بسجدہ ہوکر رتبہ مین بڑا ہوگیا حضرت نے اوسکی موئے پیشانی کو پکڑا ہاتھہ بہت
خوب جکڑا اصحاب باصفا نے کہا کہ اے رسول خدا یہہ حیوان نادان آپکو سجدہ کرتا ہے
ہمکو روا ہے کہ ہم آپکو سجدہ کرین نہ کسی سے ڈرین حضرت نے کہا کہ اگر روا ہوتا سجدہ
بشر بشر کو سزاوار ہوتا تو ضرور یہہ امر میرا اصرار ہوتا کہ زوجہ اپنے شوہر کے آگے سجدہ مین
پڑے کہ حقوق شوہر زوجہ پر بہت بڑے ایک شتر آپکے پاس آیا اوس نے پیش سرور
زمین پر اپنا سر جھکایا اور یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا مین شکایتا یہہ کہتا ہون کہ مین جس
قوم مین رہتا ہون اوسکے لوگ بلا نماز پڑہے سو رہتے ہین یا ہم نہ کچھہ کہتے ہین مین ڈرتا
ہون خوف مین مرتا ہون کہ خدا عذاب فرمائے وہ بلا مجھپر بھی آئے آپ نے
اوس قوم کو بلاکر ڈرایا اوسکو خوف خدا آیا — انس نے یہہ صاف کہدیا کہ باغ مین
آپکو بکری نے سجدہ کیا حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے رسول خدا جب
حیوان کو سجدہ کرنا روا ہے تو ہم کو زیادہ تر زیبا ہے کہ ہم آپکو سجدہ کرین
آپنے فرمایا کہ یہہ حکم خدا آیا کہ بشر پیش بشر سر دہرین — احادیث صحیح مین وارد
ہے یہہ حدیث ابی سعید خدری شاہد ہے کہ ایک بہڑہ نے بکری کو پکڑا خوشی

مین اکڑا چرواہی نے اوس سے بکرے کو چھوڑایا اوسکو نہایت طیش آیا اور وہ بعادت سباعی و بقاعدہ افعائی اپنی دم پر بیٹھا اور راعی سی بہت اینٹھا اور یہہ کہا اَے بندہ خدا تو زنہار مطلق سے نہ ڈرا جو رزاق نے مجکو دیا وہ تو نے مجھسے چھین لیا راعی متعجب ہوا اور یہہ کہا کہ تو مثل انسانون کے کلام کرتا ہے مجھکو باستعجاب عام دیتا ہے وہ بولا اور راس بہید کو اوسنے کھولا کہ مین اسلیئے کلام کرتا ہون اور اس خبر سے لوگون کے کان بہرتا ہون کہ یثرب مین محمدؐ باشرف باخبارِ سلف خبر دیتے ہین مگر لوگ نہین لینے مین راعی مشتاق لقائے رسالت پناہی ہوا اور اوس بکریکو ساتھ لیکر بسوئے مدینہ راہی ہوا جب سفر تمام ہوا تو مدینہ اوس کا مقام ہوا اوس نے بکری کو ایک گوشہ مین چھوڑا اور موہنہ اپنا بجانب حضرت موڑا جب مستفیض خدمت بابرکت ہوا تب اوسنے سب حال کہا جسوقت حضرت نے لوگون کا مجمع پایا تب راعی سے فرمایا کہ جو تو نے دیکھا ہے اوسکو بتلا دے اور جو سنا ہے وہی سنا دے اوس نے سب حال کہا لوگون کو باور رہا ایک اعرابی بنی سلیم بحضور نبی کریم حاضر آیا اور ایک سوسمار خوش گفتار اپنی آستین مین لایا اور اوسنے کہا کہ قسم ہے لات وعزّی کی جبتک یہہ سوسمار اسلام نہ لائیگا تب تک یہہ اعرابی ایمان نہ لائیگا آپنے فرمایا یَا ضَبُّ اوسنے بزبان فصیح و بلسان بلیغ یہہ سنایا کہ یا حبیب رب لبّیک وسعدیک پہر حضرت نے یہہ ارشاد کیا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے اوسنی جواب دیا کہ جو عالم کو مخلوقات سے بہرتا ہے خالق زمین وآسمان ہے رزّاق دوجہان ہے جنت مین اوسکی رحمت ہی دوزخ مین اوسکے عذاب کی زحمت ہے پہر آپنے پوچھا مین کون ہون اوسنے کہا کہ مین شاہد نبوت صاحب المعون ہون کہ آپ سید المرسلین خاتم النبیین ہین رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین ہین پس

وہ اعرابی ایمان لایا اوسنے مرتبۂ اسلامی پایا - ابونعیم نے ام سلیم سے روایت کی یعنی
یہہ شرح حکایت کی کہ حضرت نے ایک روز صحرا مین گشت فرمائی آپکو تین بار آواز ہاتف
آئی آپنے نظر فیض اثر کو دوڑایا یہہ قضیہ پایا کہ ایک ہرنی دلشکستہ ہی پارچہ مین بستہ ہے
آپنے کہا کیا ہے تیرا مدعا اوس نے عرض کیا کہ یا رسول کبریا کہ اس اعرابی نے مجھکو
پکڑا ہے کپڑے مین خوب جکڑا ہے میرے دو بچے بہوکے ہین پیاس سے اونکے لب
سوکہے ہین اگر مین رہائی پاؤن تو مین اپنے بچون کو دودہ پلا کر واپس آؤن حضرت نے
فرمایا کہ یہہ آیا تیرے دل مین سچ آیا اوسنے بہت منایش کی اور یہہ گذارش کی کہ اگر مین
واپس نہ آؤن تو عذاب پاؤن پس آپنے اوس سے عہد لیا پہر اوسکو رہا کیا وہ
وہان سے چلی گئی اور اپنے بچون کو دودہ پلاتی رہی جب اوس نے فراغت پائی
تو فوراً بخدمت حضرت واپس بعجلت آئی جب حضرت نے اوسکو باندہ کر
اطمینان پایا تو وہ اعرابی خواب سے بیدار ہوکر ہوش مین آیا اوس نے حضرت سے
التماس کی کہ مجھسے کس چیز کی آس کی آپ نے کہا کہ اس ہرنی کو کر رہا اوسنے
ہرنی چہوڑی وہ چہوٹتے ہی صحرا مین دوڑی بد فالی سے نہ مردہ ہوئی خوشحالی سے
رم خوردہ ہوئی جو لاہوتیون مین رہتی تہی اشہد ان لا الہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ کہتی تہی - ابن عساکر نے کہا کہ جب
رسول خدا خیبر مین فتحیاب ہوئے تو ایک خر سے یہہ سوال و جواب ہوئے
آپنے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اوس نے عرض کیا کہ یزید بن شہاب مشہور
نام ہے نسل جد سے ساٹھہ حمار تھے انبیاؤن کے سوار تھے سوائے
نبی کوئی سوار نہ ہوا اور کسیکو برائے سواری حکم پروردگار نہوا یہہ امر اتفاقی ہے

که سوا اس عاجز کے نه کوئی باقی ہے اب سوا آپ کے نه کوئی نبی ہے مجھکو امید قوی ہے
که آپ سوار ہون باعث افتخار ہون پہلے آپ سے ایک یہودی کے پاس تہا گرسنگی سے
ہراس تہا وہ لغزش سے ڈرتا تہا سواری نکرتا تہا حضرت نے فرمایا که مین نے یہه نام مناسب پایا
که تیرا نام یعفور رکہا جائے تجکو مفخر یعفور رکہا جائے جب باوجود طلب احضار مین
تاخیر کرتا تہا تو یہه گدہا اوسکے دروازه پر جاکے یہه تدبیر کرتا تہا که اپنے سرکو در پر ٹکراتا تہا گویا یون
شور مچاتا تہا جب مالک خانه باہر آتا تہا تو اوسکو اشارةً یہه سمجہاتا تہا که رسول خدا تجھکو بلاتے
ہین تیرے احضار کی تاکید فرماتے ہین جب نبی الورا نے بظاہر دنیا سے انتقال فرمایا تو
یعفور چاه ابی اسلم پر آیا بجوش جزع و فزع اوس مین گرا پہر نه پہرا شیر مسخر سرور تہا مطیع
پیغمبر تہا اک شخص لشکر سے جدا ہوا بیابان مین رستا ہوا جب اوسنے راه نپایا تو اوسکی زبان پر
انا مولی رسول الله آیا شیر نے اوسکو راسته بتلا دیا فوراً لشکر مین پہونچایا یہه
اعجاز نبی ہے نبی باعث اعزاز دلی ہے ایک اعرابی پاس حضرت کے آیا آپنے اوس سے
فرمایا که تجکو کیا بہاتا ہے آیا اپنے لئے سعادت چاہتا ہے اوسنے عرض کیا که اے بندهٔ
کبریا مین کاروبار ال خود بجالاتا ہون وه کیا نیکی ہے اوسکو مین سنا چاہتا ہون
آپنے فرمایا که یہه شہادت ہے اشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شریک له و ان محمداً عبده و رسوله تیرے لئے یہی
سعادت ہے اوسنے کہا که اس کا کوئی گواه ہے آپنے فرمایا که یہه درخت شاہد
و آگاه ہے حضرت نے اوس درخت کو بلایا وه بشگاف زمین پیش حضور آیا حضرت
نے اوس سے تین بار شہادت چاہی اوسنے بخوبی دی گواہی پہر وه
بجاے خود مقیم مقام ہوا یہان مطلب حدیث تمام ہوا - ایک اعرابی نے

حضرت سے معجزہ چاہا آپنے اوس سے کہا کہ درخت سے کہو کہ پیش رسول خدا حاضر ہو چنانچہ درخت نے اعرابی کے کہتے ہی جنبش کی اور اوسکی رگون سے اوس سے علحدگی کی وہ درخت حضرت کے سامنے آیا اور السلام علیک یا رسول اللہ زبان لایا اعرابی بولا کہ اے مولا اس درخت کو حکم دو کہ بجائے خود قایم ہو وہ شجر بحکم پیغمبر وہان سے ٹلا بخوبی چلا اوسکو اپنی جگہہ پر قرار ہوگیا اور وہ بہ پیوستگی رہگیا بدستور ہموار ہوگیا اوس اعرابی نے حضرت کو سجدہ کرنے کا قصد کیا آپنے اوسکو اذن سجدہ کا نہ دیا وہ باذن رسول خدا آپکے دست و پا کو چومتا تہا فرط خوشی مین جہومتا تہا ایمان لایا مسلمان کہلایا۔ معتمدین نے کہا منتقدمین کو معتبر رہا کہ جناب پیغمبر برائے سفر ایک شتر خوش رفتار پر شب تار مین سوار ہوئے غنودگی مین سدرہ سے دوچار ہوئے سدرہ دو نیمہ ہوا اعجاز کا خیمہ ہوا اوسکی درمیان سے بسلامتی حضور کا گذر ہوا وہ سدرۃ النبی مشتہر ہوا۔ ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور یہہ بات زبان پر لایا کہ اے حضرت مدعی رسالت مین کیونکر جانون کہ تم رسول خدا ہو اور کیسے پہچانون کہ نبی کبریا ہو آپ نے کہا کہ اے بندہ خدا شاخ درخت خرما گواہ ہے اوس سے اطمینان حسب دلخواہ ہے جب آپنے اوس شاخ کو بولایا تو وسکو درخت سے جدا پایا وہ زمین پر گری اوسنے شہادت دی پہر بارشاد پیغمبر اپنی جگہہ پر گئی درخت سے پیوستہ رہی اعرابی اسلام مین آیا معجزہ خیر الانام سے اوسنے ایمان پایا۔

جاءت الدعوۃ اشجار ساجدۃ کانما سطرت سطرا لما کتبت جب بلائے مصطفےٰ اشجار کو راہ مین از روئے تسطیر سطور	تمشی الیہ علیٰ ساق بلا قدم فروعہا من بدیع الخط والقلم سرنگون آئے بہ ساق بے قدم ہین بدیع الخط سے شاخین ہی قلم

جمادات مانند نباتات منقاد و مسرور کائنات رہے شجر و حجر مطیع باعتقاد سید السادات رہے حجروں نے آپسے کلام کئے شجروں نے جناب کو سلام کئے۔

کوئی شجر و حجر ایسا نہ تہا کہ **السلام علیک یارسول الله** نہ کہتا تہا معجزات نبی بیشمار ہین نہ قابل انحصار ہین۔ انمین سے یہہ روایت صحیح ہے کہ سنگریزون نے دست حق پرست پر تسبیح کہی۔ حضرت امام جعفر ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین سلام الله علیہ اجمعین فرماتے ہین یہہ معجزہ سناتے ہین کہ ایک بار احمد مختار بیمار ہوئی فوراً حضرت جبریل نمودار ہوئے طبق انگور و انار لائے رسول پروردگار کو کہلائے اون ثمرات طیبات نے دست پاک صاحب لولاک پر تسبیح کی الله تعالے نے اونکو برکت صریح دی ابن عباس نے کہا کہ گرد مکہ معظمہ تین ہزار ساٹھہ سو بتون کا تعداد مثبتہ تہا جب رسول اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے مسجد عام الفتح مین نزول اجلال فرمایا تو زبان فیض ترجمان پر جاالحق وزهق الباطل آیا اگرچہ ہنوز اشارے آپ کے اوس طرف کو نہ پہرے کہ بتان سنگدلان خود بخود اوندہے گرے معیقیب یمانی راوی ہین عجیب واقعہ حبئی کلامی کے حاوی ہین کہ مین نے حجۃ الوداع مین حج کیا اور خانہ نبوت کا شانہ مین حاضر ہوکر فیضان لیا ایک شخص قبیلہ یمامہ کا آیا اور ولد زائیدہ یکروزہ کو لایا آپنے فرمایا من انا اوس ولد نے بتلایا انت محمد رسول الله علیہ التحیۃ والثنا حضرت نے صدقت بارك الله فيك کہا وہ خاموش رہا پہر اپنی جوانی تک کلام نہ کیا اوسکا نام مبارک الیمامہ کہا بیان شفائے علیل و احیای موتے بے قال و قیل ہے یہہ دلیل معجزہ نبی جلیل ہے کہ اکثر بیماران طبع نارسا

باعجاز مصطفےٰ شفا پاتے تھے اور مردگان جانبازہ باذن سبحان بے شمار زندہ ہو جاتے
تھے - ابن عباس نے روایت کی کہ ایک عورت نے حضرت سے یہہ شکایت کی
کہ میرا پسر مرض جنون مین مبتلا ہے سخت گرفتار بلاہی کوئی چیز اوسکو کاٹتی ہی ہر دم چیاٹتی ہے آپنے
اوس مریض کے سینہ پر مسح فرمایا اوسکے شکم سے قے مین ایک سگ بچہ سیاہ باہر
آیا - جنگ احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھہ پر زخم آیا اونہون نے اوس آنکھہ کو اپنی
رخسار پر لٹکتا پایا قتادہ حضرت ختم الرسالت کی خدمت بابرکت مین حاضر آئے اور
یہہ عرضداشت لائے کہ یارسول اللہ مین اپنی بی بی کو بہت چاہتا ہون اور اپنی
یہہ حالت پاتا ہون ڈرتا ہون کہ شاید مین اوسکو مکروہ نظر آؤن اپنی قدر سے جاؤن
حضرت نے اوس آنکھہ کو اپنے دست حق پرست مین لیا اور اوسکو حلقۂ چشم مین
رکھدیا اور یہہ دعا کی کہ یارب اس چشم کو مکمل فرما خدا نے قبول فرمائی دعا وہ دیدہ
پسندیدہ بہترین وبینا ہوگیا خوشترین وزیبا ہوگیا احیاے موتے آپکے معجزات فضائل
مین سے ہے - بیہقی سے یہ روایت دلائل مین ہے کہ آپنے ایک شخص سے ایمان
لانے کو کہا اوسکا یہہ جواب رہا کہ جبتک دختر کی مردہ کو زندہ نکردوگے اور میرے
دلکو نور معجزے سے نہ بہردوگے تب تک ایمان نہ لاؤنگا اسلام مین نہ آؤنگا آپنے فرمایا
کہ اوسکی قبر کہان ہے اوسنے بتلایا کہ اوسکا وادی مین نشان ہے جناب نبوت انتساب
نے وہان جاکر دعا کی اور لڑکیکو ندا دی اوسنے کہا لبیک وسعدیک یا نبی
الورا آپ نے اوس لڑکی سے فرمایا کہ ابا تو دنیا مین رہنا چاہتی ہے اوسنے
کہا کہ لا واللہ مجکو دنیا نہین بہاتی ہے مین نے دنیا سے آخرت کو بہتر پایا مجھکو
آخرت مین رہنا خوشتر آیا - ایکروز سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جابر کے مہمان ہوئے

اور عجب سامان ہوئے کہ جابر نے برائے طعام رسول خیر الانام ایک بره ذبح کیا اونکے
بڑے بیٹے نے یہہ دیکھکر اپنے چھوٹے بہائی کا گلا کاٹا اوسکی مان نے دوڑکر اوسکو ڈانٹا وہ
کوٹھے پر چڑہا وہان زمین پر گر پڑا دونون پسر جابر کے مرگئے جابر کو مغموم کرگئے جب
رسول اللہ نے یہہ حادثہ جانگاہ ملاحظہ فرمایا تو حضرت کو بہت افسوس آیا مستجاب الدعوات نے
جناب قاضی الحاجات مین دعا کی قادر مطلق نے اون دونون مردون کو حیات تازہ
دی دونون پسر جابر کے زندہ ہوگئے حضرت خوشی کنندہ ہوگئے ۔ روایت
ابو نعیم مین آیا کہ جابر نے ایک بکری کو ذبح کرکے گوشت اوسکا پکایا اوسکو آگے درویش
کیا حضرت نے سبکو یہہ حکم دیا کہ جو کوئی کہاوے وہ استخوان کو جمع کرتا جائے
ہڈی کو توڑے نہ مروڑے جب سب لوگ کہا چکے اور استخوان حضرت کے پاس
آچکے تو آپنے اونپر اپنا دست مبارک رکہا اور کچھ پڑہا ہیولا اوس بکری کا یہہ
ہیئت مجموعی بدستور طیار ہوگیا قابل پرواز و رفتار ہوگیا اور ایسے ہی پوتے خوارق
اکمل اولیا افضل الاتقیا نور دیدۂ رسول جگر گوشۂ علی و بتول علیہم السلام سید الانام
غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سید محمد عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کا
بمتابعت خاتم الرسالت جلوہ نما ہوا اور فرماہوا کہ اونہون نے گوشت مرغ کہایا اور
استخوان مجموعی پر بنام خدا و بیاد مصطفے دست حق پرست اپنا مس فرمایا وہ مرغ
خوش الحان باذن خالق دوجہان حالت حیات مین آیا اور اوسنے اپنا ہیولا پایا اگرچہ
بظاہر یہہ خرق ولی ہے مگر حقیقت مین معجزۂ نبی ہے جبکہ منافقین ابوجہل وغیرہ کفار مکہ نے
جناب پیغمبر سے شق القمر کو کہا اور اونکو اسپر اصرار زیادہ تر رہا تو خیر الورا اعجاز نما نے اسکو
تحمد بے خطر ایک اشارہ کیا فوراً چاند کو دو پارہ کیا ہر چند کہ شق ہونا قمر کا سب نے مشاہدہ

مین آیا اور جبل حرا کو درمیان ٹکڑون کے معائنہ مین پایا لیکن کفار غوی بوجہ شقاوت ازلی ایمان نہ لائے قیاسی فقرے اوڑاے جادو بتلایا نظربندی پر قیاس کیا بتلایا خدا نے اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یرو ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر قرآن مین فرمایا اور روایات متواترہ احادیث معتبرہ سے اسکو ثابت پایا کافرون نے آپس مین یہہ بات کہی کہ اگر ہماری نظربندی رہی تو اشخاص بیرونجات کو اس کا علم ہوگا اونہون نے اکثر آیندگان شہر و دیہات سے پوچھا سب نے بیان کیا بخوبی یہہ نشان دیا کہ ہمکو چاند کے دو ٹکڑے نظر آئے ہم نے علحدہ علحدہ فرق سے وہ ٹکڑے روشن تر پائے اس معجزہ پر مخالفین کے دو اعتراض ہین اور وہ اعتراض بالاغراض ہین اول یہہ کہ اجرام علویہ مین خرق والتیام نہین ہوتا ہے یہہ اعتراض بیہودہ و ناپسندیدہ ذی عقل کو ہوتا ہے اگرچہ مشائین اسپر نہ مائل ہوئے مگر اہل اسلام و یہود و نصاری اسکے قائل ہوئے چنانچہ حکمائے انگلستان نے اسکو ثابت بیان کیا ہے اور خرق والتیام نجوم کا مثل زمین کے نشان دیا ہے دوم یہہ کہ اگر شق القمر ہوتا تو ضرور تواریخ مین مشتہر ہوتا واضح رہے کہ تواریخ فضلی مین مشاہدہ راجہ شہر دہار واقع ممالک ہند کا تحریر ہے اور شق ہونا چاند کا اوس مین بالتفسیر ہے پنڈتون نے اوسکو معجزہ پیغمبر آخرالزمان بتلایا راجہ نے مسلمان ہو کر اپنا نام عبداللہ جتلایا اور اکثر مقامون مین اوسوقت دن ہوگا اور دن کا ہونا قواعد ہیئات سے ممکن ہوگا اور بہت جگہہ چاند ابر و برف مین چھپا ہوگا اکثر کی نظرون سے خفا ہوگا اور نہ مثل کسوف و خسوف کے اوسکا انتظار تھا اوسوقت مین خیال خلائق بلا علایق بیکار تھا پس بعض کا اوس سے بیخبر رہنا اور اوس کا حال نہ کہنا موجب حجت نہین اور اکثر

تواریخ مین اوس کا نہ لکھا جانا اور لوگون کے علم مین نہ آنا باعث خفت نہین تو ریت مین حضرت یوشع کیلئے آفتاب کا ٹھہرنا پایا گیا اور تواریخ مین اوس کا ذکر نہ لایا گیا اس سے قصہ رد روشن کی تکذیب لازم نہ آئی اور اوس مین کوئی تخریب قایم نہ پائی پس معجزہ محمدی پر یہ طریق اولے اعتراض نہین آسکتے اور خلاف اوسکی مخالفین اپنے اغراض نہین پاسکتے اور حضرت نے پیشین گوئی مین جو فرمایا لوگون نے وہی پایا حضرت نے زمانہ ہجرت مین موافق کلام اللہ کہا اوسکے مطابق لڑائی مین فارسیو نکا رومیون پر غلبہ رہا کفار قریش شاد ہوکر اسپر دل نہاد ہوئے کہ فارسیان تا صواب رومیان اہل کتاب پر غالب آئے فتح و نصرت پر راغب پائے ایسے ہم محمدیون پر غالب آئینگے ہرگز شکست نہ پائینگے جس روز حضرت نے بدر مین فتح پائی اوسی دن آپکے پاس وحی آئی خدا نے ابتدائے سورہ روم مین فرمایا اوسکے مطابق بعد نو سال کے رومیون نے فارسیون پر غلبہ پایا ارحم الراحمین نے کلام متین مین فرمایا اور مفسرین نے اوسکو تفاسیر مین جتلایا کہ یہودی مسلمانون پر غالب نہ آئینگے یعنی اپنے دل کے مطالب نہ پائینگے چنانچہ ویسا ہی ظہور مین آیا خدا نے سبکو دکھلایا کہ یہودیان بنی قریظہ و بنی نضیر اور بنی قینقاع و خیبری مسلمانون سے مغلوب ہوئے نہایت محجوب ہوئے بخاری و مسلم مین آیا رسول کبریا نے فرمایا کہ ملک حجاز مین آتش پر شرر قبل محشر پیدا ہوگی اور اعناق بالابل یعنی پہاڑیون مین بصریکے ہویدا ہوگی چنانچہ ۶۵۴ھ ہجری مین وہ آگ زمین متصلہ مدینہ مین معلوم ہوئی اور وہ آگ مدت تک روشن رہکر معدوم ہوئی اسیوقت مین قطب الدین قسطلانی نے جمل الایجاز مین اوسکو بصراحت تحریر کیا ہے اور تاریخ خلاصۃ الوفا مین سید سمہودی باصفا و شیخ عبدالحق دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب

ہیں بوضاحت تسطیر کیا ہے۔

ذکر اثبات نبوت حال تنزیل وحی ہجرت اصحاب وجہ رکا قرآن منزل ہونا

جب سن شریف رسول خدا چالیس برس کا ہوا تو ظہور تباشیر صبح وحی نے آفاق عالم کو منور کیا اور آفتاب نبوت رسالت مآب نے مطلع عظیمت سے جلوہ دیا اور بقول صحیح اس نور صبح نے اکتالیسویں سال عام الفیل سے تیسری یا آٹھوین ربیع الاول کو بروز دوشنبہ ظہور فرمایا اور باستدلال آیۃ کریمہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ؕ اور نیز بارشاد سبحان انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر اکثر گمان مین آیا اور خود ایہ رمضان سے ابتداے نزول قرآن کو ماہ رمضان مین پایہ ثبوت کو پہنچایا اولاً اکرام خالق انام نبوت محمد علیہ السلام نے نزول قرآن سے پایا ابتداے نزول قرآن ماہ رمضان مین ثابت بالارشاد ہے اور نزد اکثر مفسران نزول قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر مراد ہے چنانچہ بروایت قابل اشاعت لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شب قدر رمضان مین جملہ ایک بار نازل ہوا اور اکیس سال مین دفعات حسب واقعات بلا ترتیب خدا کے حبیب کو حاصل ہوا اب قرآن مرتب بہ تہذیب ہر واقعہ ہے اور مقدم و موخر بلحاظ ہر حادثہ ہے جب وقت ظہور نبوت آیا تو حضرت نے گوشۂ خلوت کو پسند فرمایا اور آپ اکثر کوہ حرا یعنی جبل نور پر عبادت کرتے تھے اور توجہ الی اللہ استغراق ذکر قلبی ولسانی مین بہ ریاضت دہر تے رہتے تھے اور آپکا عمل بموجب شریعت حضرت ابراہیم علیہ التسلیم تہا یا جو مستحسن بہ شریعت دیگر انبیاء و باستحسان

عقل وذکا حسب رضائے خدا وند کریم تہا ہر گاہ ساعت سعید کامل ہوئی تو ناگہان وحی وحید نازل ہوئی یہہ نہ سمجہا جائے کہ معارج نبوت ومدارج صفوت بذریعہ مجاہدہ وعبادت وریاضت کے پائے یہہ محض موہبت الہی ہے عنایت نامتناہی ہے۔

افضال کردگار کی کچہہ انتہا نہین کرتا ہے جس پہ اپنا کرم رب بے نیاز	احصائے فیض بخشش ولطف وعطا نہین حاصل بلا طلب ہوا پہر اوسکو کیا نہین

حضرت جبریل حامل وحی آئے اور آپکو مژدے رسالت ونبوت کے سنائے اور کہا کہ اے سید الورا تمکو خدا نے نبی کیا آپ ہین رسالت پناہ بقول لا الہ الا اللہ دعوت کرو اور پڑہو آپنے فرمایا کہ مجکو لکہنا پڑہنا کسی نے نہین سکہلایا ہین کیا پڑہون محض امی ہون جب دوسری بار بہی جواب پایا تو جبریل نے اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق ۝ اقرأ وربك الاکرم ۝ الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم کو پڑہایا اور روایت مین آیا کہ جبریل نے یہہ بتلایا یا محمد شر شیطان سے استعاذہ فرما حضرت نے استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم کہا پہر جبریل نے بسم اللہ الرحمن الرحیم بتلائی پہر اقرأ مالم یعلم تک پڑہائی اگرچہ آپ بظاہر امی لقب تہی مگر بلاغت وفصاحت مین سب سے افضل واشرف تہے جبریل نے عروج آسمان کا پایا اور حضرت نے بجانب مکہ معظمہ رجوع فرمایا در وشجر سے صدائے السلام علیك یا رسول اللہ آتی تہی اور آپکے قلب شریف کو دہشت وہیبت تہر تہراتی تہی جب حضرت کو بہت لرزہ آیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپکو کمبل اوڑہایا اور آب سرد آپکے روئے مبارک پر چہڑکا پہر دل پاک صاحب لولاک

نہ بہڑکا حضرت خدیجہ سے بہت باتون سے آپکی تسلی کی اور آپکو نہایت تشفی دی گئیں
خاطر خاطر ہوئی اور حالت حضرت بجاے خود طمانیت ماثر ہوئی۔ ایک روایت مین
آیا اپنا حال خدیجہ کو سنایا خدیجہ سنکر خاموش ہوگئین بہت خوشی سے بیہوش ہوگئین
جب حس مین آئین تو پہر تائید حال بہہ عمل مین لائین کہ حضرت کو ورقہ بن نوفل اپنے
برادر عمزاد کے پاس لے گئین مگر اسکی خبر کسی کو نہ دیگئین ورقہ مین قریش اور رسوم جاہلیت
بداندیش کو چہوڑ کر دین نصاریٰ مین موحد بنا تہا اوس نے انجیل کو پڑہا تہا زبان
عبرانی جانتا تہا انجیل کو مانتا تہا بہت بوڑہا اور نابینا تہا دشوار اوس کا جینا تہا حضرت
نے اپنا حال اوس سے بیان کیا اوس نے یہہ نشان دیا کہ وہ جبریل ہے پیک
رب جلیل ہے جو پاس موسیٰ کے آتا تہا وحی لاتا تہا بشارت ہو تجکو اے محمدؐ کہ بعنایت
احد تو رسول خدا ہے پیغمبر جناب کبریا ہے عیسیٰ مسیح نے یہہ خبر دی کہ بعد میرے مبعوث
ہوگا ایک نبی کہ نام اوس کا احمدؐ ہوگا محمد وح ذات سرمد ہوگا مین گواہی دیتا ہون
اور بدل کہتا ہون کہ تو پیغمبر ہے عالم کا سرور ہے تو جہاد کریگا قتل کفار بدنہاد
کریگا کافر تیرے دشمن ہونگے اور تجسے بدظن ہونگے تجکو یہان سے نکالینگے ایذ مین ڈالینگے
اے کاش مین اوسوقت مین ہوتا تو اپنی مددگاری سے تیری تکالیف کو کہوتا
بعد چند عرصہ ورقہ مرگیا آپکی نبوت کو تصدیق کر گیا اسرافیل نے گیارہ سال تک
حضرت کی خدمت کی اور ایسے ہی میکائیل نے آپکی ملازمت کی جبریل جلیل و منقس
بہی ملازم حضور رہے خدمت فیضدرجت مین مامور رہے بعض علما نے کہا اور
یہہ تصدیق ہے کہ حضرت جبریل امین آئے نزد احمدؐ مختار چار ہزار بیس بار اور
نزد آدم دوازدہ بار اور نزد ادریس چار بار اور نزد نوح پچاس بار اور نزد ابراہیم

بیالیس بار اور نزد موسی ایک سو چار بار اور نزد عیسیٰ دس بار صلواۃ اللہ وسلامہ
علی انبیاء وعلیہم اجمعین اول عورات عالیہ درجات میں سے ام المومنین حضرت
خدیجہ اہل الیقین ایمان لائین اور حضرت سے جو خبرین اپنی نبوت کی سنائین تو اونہون نے
وہ تصدیق فرمائین اور اتباع دین متین مین آئین اور حضرت نبی صلواۃ اللہ وسلامہ
سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی تربیت مین عہد طفولیت سے مراتب علیا پر پہونچایا
اور اونہون نے بعمر دہ سالہ ایمان پایا اور مردان اہل ایمان ایقان مین سے
حضرت صدیق اکبر یعنی ابوبکر اور موالی مین سے زید بن حارثہ اور غلامون مین
سے بلال باکمال ایمان لائے اور حضرت ابن عباس وحسان بن ثابت و
اسمائے بنت ابوبکر وتیمی وعثمان بن عفان وزبیر بن العوام وعبد الرحمان بن عوف
وسعد بن ابی وقاص وطلحہ بن عبد اللہ وابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح وابو سلمہ بن
عبد اللہ بن الاسد وارقم مخزومی وعثمان بن مظعون وعبد اللہ بن مسعود وسعید بن
زید وغیرہم رضی اللہ عنہم اسلام مین آئے - اور بیبیون مین سے بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا
ام الفضل زوجہ عباس واسمائے بنت ابوبکر ایمان لائین فضلتین اسلام کی پائین
تین سال یہہ حال رہا کہ مخفی قیل وقال رہا آپ خفیہ دعوت فرماتے تھے اور لوگ
پوشیدہ ایمان لاتے تھے جب حالت اخفا کمال ہوئی تو یہہ آیت کریمہ نازل ہوئی
فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین ط یہہ ہوا فرمان رب العالمین
کہ ظاہر کر اوسکو جس کا حکم ہوا اور دعوت کر آشکارا اور درگذر کر مشرکین سے
یعنی بیہودیون سے پس حضرت پیغمبر دعوت اسلام پر آمادہ ومستعد ہوئے اور
واسطے ہدایت کے زیادہ مجتہد ہوئے پھر آپنے امور دعوت کو نہ چھپایا علانیہ فرمایا

کہ بتان اور اونکے پرستش کنندگان فی النار ہونگے عذاب الٰہی مین گرفتار ہونگے
جب کفار نے یہہ سنا تو اپنا سر دھنا اور متوحش اور متحیر ہوے ہر چند کہ حضرت
متحیر ہوے مگر کافرون نے آپ سے عداوت کی نیت شقاوت کی آپکو آزار
دیئے اور اکثر اضرار کئے ابو طالب عم رسول غالب نے آپکی حمایت کی اہل قریش
سے شکایت کی اور ایذادہی سے مانع ہوئے حضرت فضل خدا پر قانع ہوئے اگرچہ
ہجانب کفار بسوئی سید ابرار پتہر گرتے تہے مگر آپ ہر طرف پہرتے تہے آپ کچہہ خوف
نفرماتے تہے پیغام خدا پہونچاتے تہے کہ اے لوگو خدا سے ڈرو اب وہ تمہاری خبر
لیتا ہے تمکو یہہ حکم دیتا ہے کہ میری عبادت مین تحریک کرو نہ کسیکو میرا شریک کرو
ابو لہب بد طینت حضرت کی غیبت مین مردان قریش سے کہتا تہا اور اونکو اغوا کرتا تہا
تہا کہ محمدؐ تمہارے دین آبائی کو تم سے چہوڑانا چاہتا ہے اور اپنا دین بنانا چاہتا ہے
اور بعض کفار قریش غیر و خویش حضرت کو ساحر کہتے تہے اور بعض آپکو شاعر کہتے
تہے اور بعض سرور کو کاہن بتلاتے تہے اور بعض پیغمبر کو مجنون جتلاتے تہے ولید
بن مغیرہ قریش مین نہایت عاقل تہا عالم و فاضل تہا اوسنے کہا کہ اے صاحبان
فہم نارسا ساحر نجاست سے کثیف ہو جاتا ہے اور محمدؐ طہارت سے لطیف نظر
آتا ہے اوسکو ساحرون سے نہ کچہہ مناسبت ہے اور نہ کوئی دلیل مجانست ہے
مین شاعرون کو خوب جانتا ہون اور اون کے اقسام کو پہچانتا ہون کلام اوسکا
سخن شاعر سے تطبیق نہین پاتا اوسکی نسبت گمان شاعریت تصدیق مین نہین آتا
اور مین نے اکثر کاہنون کو دیکہا ہے اور مجکو اونکا خوب پرکہا ہے کلمہ محمدؐ
فصیح البیان کو زمرہ کاہنان فیح لسان سے نسبت نہین اور تشخیص حکمت سے

اوسکو وسوسہ مجنونیت کی کوئی علت نہین کفار نابہنجار بدکیش قریش مین سے اور اشرار نابکار خویش بداندیش مین سے کبہی کوئی سراقدس سرور پر خاک اوڑاتا تہا کبہی کوئی درمقدس پیغمبر پر خون بہاتا تہا کبہی کوئی برائے ایذا ہی راستون پر کانٹے ڈالتا تہا کبہی کوئی بدن مبارک پر پتہر مارکر اپنی حسرت نکالتا تہا

کانٹون کو تہا ڈر پہول کی نازک بدنی کا	تہا پتہرون کو خوف وخطر سیم تنی کا
لیکن نہ دل آہنی ظالم کا ہوا نرم	ہے سخت نتیجہ ہوس لاف زنی کا

حضرت سجدۂ صلواۃ مین ہتے دشمن خدا گہات مین بیٹہے گردن مبارک کو سپر بنایا تہا اور آپکا گلا اسقدر دبایا تہا کہ نزدیک تہا کہ آپکی آنکہین باہر نکل آئین اور حضرت سخت صدمہ پائین آپکو حضرت ابوبکرؓ نے چہوڑایا اونکو کفار نے مارپیٹ سے بیہوش بنایا صحیح بخاری مین آیا ابن عمر نے فرمایا کہ مین ہمراہ رسول اللہ صحن کعبہ مین تہا کہ ناگاہ عقبہ ابن ابی معیط لعنت اللہ علیہ آیا اور اُس بدبخت نے پارچہ سخت گردن شریف مین لپیٹا پہر اوسکو کہینچا بہت سختی سے ابوبکرؓ نے دوش مدہوش کو پکڑا اور اوسکو جہکڑا وہان سے اوسکو دفع کیا اس بلا کو دفع کیا الغرض کفار سید ابرار کو ایذائین پہونچاتے تہے اور سخت بلائین دکہلاتے تہے اور حضرت کے فقرا وضعفا اصحاب پر اسلئے جفا کرتے تہے عنایین دہرتے تہے کہ وہ دین اسلام سے باز رہین ہمارے ہمراز رہین اونکو لباس آہنی پہناتے تہے دہوپ مین بٹہلاتے تہے گردن بلال نیک خصال مین رسن ڈالتے تہے اور شہر سے باہر نکالتے تہے کودکان نادان اوسسے کہیلتے تہے اور شعاب مکہ مین اونکو کہینچکر پہیلتے تہے اثر زخم ریسمان بلال باایمان کی گردن پر پیدا ہوجاتا تہا بلال سخت تکلیف اوٹہاتا تہا بلال امیہ بن خلف جمحی کا غلام تہا چونکہ بلال بااسلام تہا اسلئے وہ بلال کو برہنہ کرکے بٹہاتا تہا اور سنگ گرم اوسکے سینہ بےکینہ پر رکہکر ریگ گرم پر لٹاتا تہا جب

اوس نے ایکدن بلال کو سخت عذاب دیا تو ابوبکرؓ نے بلال کو اوس سے خرید کر
آزاد کیا عمار بن یاسر اور اونکو مادر و پدر اذیتین ریلتے تھے مصیبتین جھیلتے تھے ایکروز
اونکو آفتاب گرم مین بٹھلایا اتفاقاً یہہ حال کثیر الاختلال اونکا حضرت نے ملاحظہ فرمایا
آپکو بہت ملال آیا اصبروا یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ فرمایا ابوجہل
لعین نے عمار اور اون کے والد بزرگوار کو قتل کیا اوس نابکار نے اول
دین اسلام مین یہہ صدمہ دیا ایکدن بعض اہل قریش پاس ایک یہود دوراندیش
کے گئے اور اوس سے احوال حضرت او حال علامت نبوت کو پوچھتے رہے
او نے کہا کہ یہہ طریقہ ہے امتحان کا کہ تم اوسکے پاس جاؤ اور یہہ تین باتین استفسار
فرماؤ کہ زمانہ سابق مین طلبگاران خدا کون اشخاص تھے منشا اونکا اصحاب کہف
باوفا سے تہا اور سیاح ربع مسکون کون مرد خاص تھے ایما اونکا ذوالقرنین باصفا
سے تہا اور حقیقت روح کیا ہے اور اوسکی ماہیت کا کیا پتا ہے اگر وہ جوابدے
اور صحیح کہے تو نبی مرسل ہے ورنہ اوسکے دعوے مین خلل ہے غرضکہ لوگون نے
حضرت سے ان امور کو دریافت کیا آپ نے بوعدہ فردا جواب دینے کا حکم دیا انشاءاللہ
نہ کہا اسلئے نزول وحی مین توقف رہا جب وقت نزول وحی آیا تو حق تعالےٰ
سبحانہ نے ولا تقولن لشیءٍ انی فاعل ذالک غداً الا ان یشاء
اللہ ۵ فرمایا اور قرآن مین قصص اصحاب کہف اور ذوالقرنین بیان فرمائے
اور وہ حضرت کے علم مین آئے آپنے اون لوگون سے دونون قصون کو بیان کیا
اور اس بیان سے جواب باصواب کا نشان دیا اور حضرت نے بیان حقیقت
روح پر توجہ نفرمائی کہ سوا خدا کے اوسکی ماہیت اور معرفت حقیقت پر کسی نے

آگاہی پائی البتہ یہہ احتمال ہے نہ محال ہے کہ قادر مطلق نے رسول برحق کو حقیقت و ماہیت روح کا علم دیا مگر اور ونپر اوسکے ظاہر کرنیکا امر نکیا اور مومن عارف کو یہہ کہنا ہرگز نہین پہونچتا کہ سید المرسلین امیر العارفین کو علم حقیقت روح کا نہین تہا تعالے شانہ نے حضرت کو علم اپنی ذات و صفات کا دیا تہا اور آپکو عالم علوم اولین و آخرین کا کیا تہا بمقابلہ اوسکے علم روح ادنے ہے اور آپکو واقف سمجہنا اوسکا لایق ہے اور جو جمہور اطبا بخارات لطیفہ کو روح کہتے ہین اور تولید اوسکی لطافت اخلاط سے کہتے رہتے ہین اور جو فلاسفہ اپنے دلایل ثبوت حقیقت روح مین لاتے ہین وہ سبب ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا سے رد ہوجاتے ہین روح اسرار الہی سے ایک سر وافی ہے اوسکی تحقیق و تدقیق مین سعی ناکافی ہے۔

جب جفائے کفار اصحاب کبار پر حد سے گذری تو حضرت نے اونکو طرف حبشہ ہجرت کرنیکی اجازت دی حبشہ مقام امن و امان تہا نہ وہان غربا پر ظلم کا نشان تہا نبوت سے پانچوین سال ماہ رجب مین گیارہ بارہ مرد چار پانچ عورت نے ہجرت کی حبشہ کی راہ لی جب وہان داخل ہوئے تو اونکو راحت و آرام حاصل ہوئی اور جوار نجاشی اصحمہ نامی بادشاہ حبش مین فتور کفار روسیاہ سے مامون رہی اور شر و در اشرار گمراہ سے مصئون رہے پہر بعد ایک مدت کے یہہ خبر اصحاب خیر البشر نے پائی کہ باہم سید المرسلین اور مشرکین کے صلح وقوع مین آئی اسلئے وہ حبشہ سے نواح مکہ مین آئے جب اونہون نے واقعات صلح کا ذب پائی تو پہر یہہ جماعت کثیر باذن رب قدیر حبشہ کو گئے اور مسلمانان ایذا یافتہ کا فران حبشہ کو ہجرت

کرتے رہے کفار نے بدریافت امن و استقرار اصحاب کبار کے عمرو بن العاص اپنے مشیر کو مع جماعت کثیر کے بہ تحایف وہدایا پاس نجاشی کے بھیجا جب کہ وہ لوگ مجلس نجاشی مین گیئے تو اوہنون نے اوسکو سجدہ کر کر بہ خوشامد اپنے مطالب کہے اور تحفے گذرانے اوسنے اونکے کہے نہ مانے نہ تحفے قبول کیئے سب پھیر دیے اور کہا کہ نہین ہے روا کہ جو اپنی پناہ مین آئے اوسکو بلا مین پہنچائے پھر مسلمانون کو بلایا گروہ مسلمانان حاضر آیا سب نے سلام کیئے مگر حسب رسم حبشہ سجدہ تحیت مین سر نہ دیئے ندیمان نجاشی نے کہا کہ تمکو سجدہ کرنے مین کیون تامل رہا جعفر ابن ابو طالب نے یہہ باتین کہین کہ کسیکو سواے خدا سجدہ کرنا جایز نہین یہ امر خدا ہے حکم مصطفے ہے پھر بیان دین مسلمانی کیا اور تبیان اسلام ایمانی کیا اون کے کلام سے دل نجاشی مین ہیبت پیدا ہوئی اور اوسکی عجب حالت ہویدا ہوی اوسنے کہا کہ جو اوسپر نازل ہوا اوسکو سنا جعفر نے اول سورۂ مریم کو پڑہا نجاشی اور اوسکے ہمراہیون نے رو کر کہا کہ واللہ یہہ کلام ایسا حاصل ہوا جیسا کہ موسیٰ پر نازل ہوا نجاشی نے فرمایا مجکو یقین آیا کہ محمد رسول خدا ہے عیسیٰ ابن مریم نے یہہ مژدہ دیا ہے ہدیہ قریش واپس دیا قریشیان خاسران کو ناامید کیا۔

حضرت امیر حمزہ رضہ عم رسول اللہ جوان شجاع و غیرتناک تہے بہت سخت او رچست چالاک تہے مردان قریش اونسے ڈرتے تہے نہ اونکا مقابلہ کرتے تہے پانچوین یا چھٹے سال مین نبوت خاتم الرسالت سے ایمان لائے اسلام مین آئے ایکدن ابو جہل اجہل لعین بدعمل نے حضرت کو بہت ایذائین دین اور گالیان بکین حضرت امیر حمزہ رضہ عالیجاہ شکار سے آئے تہے اور بدجوع بطواف کعبہ لائے تہے وہان کسی نے

یہہ حالات پرآفات اونکو سنائے وہ سنکر غضب وغصہ مین آئے ابوجہل کو آکر للکارا
اور کمان پر دوش کو اوسکے سر پر مارا سر شوم اوس اوم کا ٹوٹا بہت تعب سے وہ
اونکے غضب سے چہوٹا اونہون نے کہا کہ اے دشمن خدا کیا تو نہین جانتا کہ
مین نے دین احمد پایا مین محمد کی اطاعت مین آیا پہر وہان سے پاس حضرت کے
آکر ایمان لائے اسلام نے مددگار نیکنام پائے رسول خدا نے جناب کبریا مین
التجا کی اور یہہ دعا کی اللھم اعز الاسلام بعمرو بن ھشام او بعمرو
بن خطاب اے رب دہاب دین اسلام کو بہ عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل یا بعمرو
بن خطاب غالب فرما اوسکی قوت دکہلا چونکہ ابوجہل ان الذین کفروا سواء
علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یوءمنون ۰ ختم اللہ
علی قلوبھم مین داخل تہا اسلیئے دعا کا ہونا نسبت اوسکے لاحاصل تہا مگر مشیت
الہی مین عمرو بن خطاب کا مسلمان ہونا تہا اور اللہ تعالے کو کفران کا کہونا تہا دعای
مستطاب مصطفای خدا نے مستجاب فرمای عمرو بن خطاب ایمان لائے اسلام نے
تقویت کے سامان پائے اوسوقت تک اونتالیس مسلمان شمار مین تہے چالیسوین
عمرو بن خطاب اصحاب احمد مختار مین ہتے نقل ایمان عمرو ذیشان بالفاظ مختلفہ ہے اور
بعبارات متعددہ ہے مواہب لدنیہ مین روایت سے خوب حکایت ہے کہ عمرو
نے کہا کہ مین اپنی بہن کے پاس گیا اور اوس سے کہا گیا کہ تجکو اپنی نفس کی دشمنی
مین کیونکر رہا گیا تو کسلیئے صابی ہوئی یعنی بہ ترک دین آبائی خواہشمند دین اعرابی ہوئی
پہر مارا مین نے اپنی بہن کو اور رنگین کیا خون سے اوسکے بدن کو وہ روتی رہی
آخر کو اوس نے یہہ بات کہی کہ جو چاہے سو کر و کتنی ہی ایذائین دو مین مسلمان ہون

با ایمان ہون عمر و نے کہا کہ مین گہر مین خشمناک تہا ناگاہ مین نے گوشہ مین ایک کتابکو دیکہا اور اوس مین تحریر با صواب کو دیکہا یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو لکہا پایا اوسکے پڑہتے ہی مجکو لرزہ آیا اوسمین تحریر تہا یہہ کلام کریم سبح للہ ما فی السمٰوات والارض وھو العزیز الحکیم لہ ملک السمٰوات والارض یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم جب مین آمنو باللہ و رسولہ پر پہنچا تو مین نے لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد الرسول اللہ کہا پہر مین بخدمت بابرکت حضرت مکان ارقم مقام قیام سید عالم مین گیا دو مرد نے دونون بازو میری پکڑے تہے اور خوب جکڑے تہے آپ نے او نسے چہڑائے اور یہہ امور فرمائے کہ اے ابن خطاب ایمان لا اور خدا سے مانگی یہہ دعا کہ اے کبریا اسکو ہدایت فرما مین نے لا الہ الا اللہ انک رسول اللہ کہا مسلمانون مین سرور ہا اور تکبیرات مسلمانان کا شور ہوا دین اسلام کا زور ہوا ابوجہل نے پوچہا یہہ کیا ہے غوغا لوگون نے کہا کہ واویلا ابن خطاب ایمان لایا ابوجہل نے غم و الم مین شور مچایا لوگ عمر و سے جنگ کرتے تہے اور اونکو بہت تنگ کرتے تہے عمر اونکو مارتے تہے اشقیا ہارتے تہے خدا ترقی اسلام فرماتا تہا دین متین مین زور آتا تہا ایک روایت مین یہہ بہی آیا اوسکو علما نے تحریر فرمایا کہ ایکدن عمر اپنی بہن اور بہنوئی کے گہر گئے وہان قرات سنتی رہی وہ سورہ طہٰ پڑہتے تہے اون کے مرتبہ بڑہتے تہے وہ سورہ ایک صحیفہ مین مرقوم تہی عمر کو نا معلوم تہی عمر و نے صحیفہ مانگا اور کہا اس مین کیا ہے لکہا اونکی بہن نے فرمایا کہ مین نے تجہکو بنجاست شرک مین پایا اور اس کتاب کے وصف مین

لا یمسہ الا المطہرون ہے مگر اس کا دینا زبون ہے عمر نے غسل کیا اور سورہ طہٰ کو اول سے یہاں تک پڑہ لیا وان تجہر بالقول فانہ یعلم السر واخفی اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنیٰ عمر نے کہا کہ یہہ کیا خوب کلام ہے اہل کلام قابل پرستش انام ہے پہر اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد الرسول اللہ زبان سے جاری ہوا فضل باری ہوا عمر وخوش خصائل باشمشیر حمائل درحضرت پر حاضر ہوئے آثار مسدود ی دروازہ ظاہر ہوئے بوجہہ دہشت کسی نے دروازہ کو نہ کہولا نہ اون سے کوئی بولا آخر کو یہہ امر پیش آیا کہ حضرت نے خود آکر دروازہ کہلوایا آپنے دونون بازو عمر کے پکڑے اور ہاتہہ مین جکڑے اور یہہ فرمایا اے عمر تو صلح آیا یا برای جنگ قصد لایا فوراً اوسکو سنکر عمر وخوش سیر دہشت سے کانپنے ہیبت سے ہانپنے پہر عمر نے لا الہ الا اللہ انک رسول اللہ کہا فرط خوشی سے آسمانون پر شور مچا حضرت نے نہایت مسرت سے تکبیر فرمائی یاران نبی نے بہ تکبیرات دہوم مچائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا کفار علانیہ لات وعزیٰ کی پرستش کرتے ہین اور آپ دین اسلام کو پوشیدہ دہرتے ہین پس نبی مصطفےٰ مع علی مرتضیٰ وحمزہ رض باصفا و ابوبکر رض باوفا و عمر رض واقوا بجانب کعبہ روان ہوئے اور رخدا سے مدد کے خواہان ہوئے حضرت عمر رض نے بامداد قادر اکبر جماعت کفار بدسیر کو بہ جبر وضرب نواحی کعبہ سے دور کیا اور داخل کعبہ ہو کر شکر شکور کیا حضرت نے دو رکعت نماز باصحاب جانباز ادا کی اور واسطے ترقی اسلام کے دعا کی اوسیوقت مین آئی یہہ آیت مبین یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین جب ساتوین سال مین اہالیان قریش بداعمال نے نشوونما اسلام باسلام حمزہ و

عمر وبا احتشام پایا تو مشرکان نابکار ان کو زیادہ حسد آیا اور وہ اپنی بے ایمانی سے حضرت
کے دشمن جانی ہوئے مگر آپ پر افضال یہ حالی ہوئے چونکہ حضرت بظاہر حمایت ابوطالب
مین تھے کفالت مرد غالب مین تھے اسلیے آپ پر کوئی قابو نہ پاسکا نہ کچھ ضرر پہونچا
سکا مشرکین اندوہگین بہ حسد وکین پاس ابوطالب کے آئے اور
یہہ کلام ناکام زبان پر لائے کہ محمد کو ہمارے حوالہ کر غضب قوم سے ڈر ورنہ لڑنیکو
تیار ہو ذلیل وخوار ہو ابوطالب نے حضرت کو اپنے پاس بلایا کہ مین اور تو مردمان قوم سے
طاقت کارزار کی نہین رکھتے بجز اطاعت کے قوت دیگر کار کی نہین رکھتے آپنے
فرمایا کہ اے عم بلند پایہ یہہ امر خدا ہے نہ مجکو خوف ذرا ہے میرا حامی پروردگار ہے
کسی بشر کے بہروسہ پر نہ یہہ کار ہے تاوقتیکہ مین اس کام کو بانجام نہ پہونچاؤنگا تب
تک کوشش سے باز نہ آؤنگا حضرت کی باتون سے ابوطالب کی ہمت قوی
زیادہ ہوئی یہہ گفتگو اونکی بالارادہ ہوئی کہ جبتک میرا دم ہے تجکو کیسا غم ہے
تو اپنے کام مین مشغول ہو خدا کرے تیرا ہر کام مقبول ہو پہر ابوطالب نے بنوہاشم
کو بلایا اور یہہ سب قصہ سنایا بنوہاشم نے گو کافر تھے بالاتفاق موافقت کی
جناب محمد سے مرافقت کی مگر ابولہب نے اگرچہ ہاشمی تہا اتفاق نکیا اہالیان قریش
سے افتراق نکیا سائر قریش نے باہم عہد کیا اور عہدنامہ لکھکر خانہ کعبہ مین لٹکادیا
کہ کوئی بنی ہاشم یا بنی المطلب سے مناکحت ومخالطت نکرے اور نہ اون سے
مصاحبت ومکالمت دہرے اور بازارون مین اونکی خرید وفروخت بند کرادی
اور غیر مقامون پر بہی بیع وشرا ناپسند کرادی یہہ واقعہ نبوت سے ساتوین برس
ماہ محرم مین واقع ہوا تین سال تک یہی حال صلح باہمی کا مانع ہوا جب عسرت

حد سے گذر گئی اور عشرت مد نظر رہی تو ایک جماعت قریش قرابت داران
بنی ہاشم و بنی مطلب کو ولولہ محبت آیا اور سلسلہ قرابت شفقت لایا خدا نے اونکے
دلون مین یہہ اثر ڈالا کہ اونہون نے اس عہد کو اپنے دلون سے نکالا نقض چاہا
اوسکو نبا ہا بعد رفع خصومت حسب مصلحت اہل قریش نے اوس عہد نامہ کو اوتارا
ناکہ کیا جائے پارا پارا ابو طالب سے فرمایا کہ محمد نے بتلایا کہ عبارت جور و جفا اور
اور قطعیت ناروا کو دیمک نے کہا یا اور نام خدا اور رسول کبریا کو محفوظ تام پایا جب
کھلنے کی نوبت آئی تو خبر فرمودۂ خیر البشر صادق پائی کہ کافران بدکیش شرمندہ
و محجوب ہوئے اہالیان قریش سرنگون و مغلوب ہوئے اگرچہ یہہ واقعات نبوت
سے دسوین سال حاصل ہوئے مگر ابو جہل اور اوسکے تابعان بدعمل نہ قایل ہوئے
اونہون نے جہالت کی لوگون سے لجاجت کی کہ نقض عہد نکیا جاوے بلکہ اوسکو زور دیا جاوے ابو طالب
معہ یاران غالب استار کعبہ مین گئے اور دعائے نصرت آثار مانگتے رہے اللھم
انصرنا علی من ظلمنا و قطع ارحامنا و استحل بالحرم علینا
کہا پھر پھر مخالف عاجز رہا اور اسی سال مین باہم روم و فارس کے لڑائی ہوئی مغلوبیت
روم سے کفار کو خوشی و بڑائی ہوئی کافرون نے مسلمانون سے سخت
کلامی کی کہ ہمارے برادران ہم ملت نے شکست دی کل کو ہم تم پر غالب آئینگے
مسلمان ذلت پائینگے مسلمانون کو یہہ سنکر ملال کا ل آیا خدا نے اس آیت کو نازل
فرمایا الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم
سیغلبون فی بضع سنین چنانچہ بقول متین بروز حدیبیہ یہہ خبر آئی
کہ رومیون نے فارسیون پر فتح پائی تو اسی دسوین سال مین ابو طالب نے شخصال

نے دنیا سے انتقال کیا سکو پڑ ملال کیا عم ابوطالب عم رسول غالب اوسی برس
آٹھہ ماہ گیارہ دن کی تہی اور بروایت دیگر مدت عمر ستاسی برس کی تہی تحقیق
ہے خوب تصدیق ہو کر ابوطالب نے بنی المطلب کو اپنی موت کیوقت طلب کیا
سب سے یہہ کہدیا کہ جو محمدؐ کہے اوسکی اتباع مین کوشش رہے اوسکی اعانت
فرمانا نصرت چاہنا - مواہب لدنیہ مین ہشام بن السائب سے مروی ہے یہہ روایت
قوی ہے کہ جب ہنگامہ موت ابوطالب کا آیا تو اونہون نے اہالیان قریش کو
بلایا اور یہہ وصیت کی گویا نصیحت کی کہ اے معاشر قریش محمدؐ قریش مین امین
واثق ہے اور عرب مین مرد صادق ہے ضرور اوسکی متابعت کرو اور اطاعت
مین رہو اگر اوس سے الحاح کروگے تو فلاح مین رہوگے ورنہ عذاب پاؤگے
عقاب مین آؤگے الحاصل ابوطالب کو اعانت وحمایت حفاظت ورعایت
حضرت فخر رسالت کی منظور تہی اور آپکی صفت وثنا اور مدحت میں انتہا اشعار
ابوطالب نامدار مین مذکور تہی اور ثناخوانی محبوب ربانی مشہور تہی جب گیارہوین
برس کفار بوالہوس حضرت سے بہت اینٹھی تو آپ بایام حج عقبہ منا مین جا بیٹھے
ایک گروہ قبیلہ خزرج مدینہ سے آیا حضرت نے اوسکو قرآن سنا کے فرمایا
کہ اے لوگو خدا نے مجہے نبی کیا ہے اور یہہ حکم دیا ہے کہ دین حق کو قبول کرو
میری متابعت مین رہو ایمان لاؤ سعادت دنیا وآخرت پاؤ چونکہ اونکو یہود
مدینہ سے دریافت ہوا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان عنقریب پیدا ہوگا تو اونہون نے
آپسمین کہا کہ بخدا یہی ہے خاتم الانبیا فرصت کو غنیمت سمجہو ایمان لا کر
اہالیان مدینہ پر سبقت کرو پس چھہ کس ایمان لائے اول یہی انصار شمار ہین

آئے بنوت سے بارہوین سال پیشتر ہجرت رسول ذوالافضال عروج معراج ہوا باعث سرور وابتہاج ہوا

کیا شب معراج کے طالع نے پایا ہی عروج
لیلۃ الاسرا سے لیل قدر بہی پُر نور ہے

اے عارفان معارج مصطفوی وای واقفان مدارج نبوی آگاہ ہو صلی علی کہو کہ محققین حقایق سبحان الذی اسریٰ مدققین دقایق دنیٰ فتدلیٰ مفسرین فکان قاب قوسین او ادنیٰ مبصرین مازاغ البصر وما طغیٰ فرماتے ہین اور نکات عدیدہ و بیانات عجیبہ سناتے ہین کہ معراج صاحب التاج اخص صنف خصایص شریف مصطفیٰ نص شرف فضایل لطیف رسول خدا مخصوص بذات بابرکات محمدی ہے اور منصوص بصفات مراتب عالیہ درجات احمدی ہے پروردگار نے کسی نبی باوقار کو ایسے افتخار سے مکرم نفرمایا اور کسی نے رسل ہادی سُبل مین یہہ مرتبہ اعظم نپایا جبکہ حکمت قادر مطلق بغرض اظہار فضیلت پیغمبر برحق مقتضائے مشیت الٰہی ہوئی تو جناب رب الارباب سے طلب رسالت پناہی ہوئی یہہ مآل حکمت ہوا کہ خدائے ذوالجلال نے اپنے حبیب خوش جمال کو یہہ حُسن مرتبت دیا کہ اوسکو غیر مماثل خلقت کیا اور اپنے پاس بُلا کر اوسکو اپنا مقرب بنایا اور سب سے اعلےٰ فرمایا ملائکہ بفحوائے اتجعل فیہا من یفسد فیہا کے اولاد آدم کو مفسد ٹھہراتے تھے اور وہ اللہ سے باشارہ انی اعلم ما لا تعلمون

کے جواب پاتے تھے یعنی رب العزت اپنے محبوب کی صفت کرتا تھا کمال آپکا ملکوت
مین شہرت رکھتا تھا فرشتے مشتاق دیدار حضور تھے اللہ سے آپکی زیارت کی خواستگار
ضرور تھے خدا نے اونکی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے حبیب کو اپنے پاس بلایا کہ عظمت
بنی آدم معلوم ہو اور منزلت رسول اکرم مفہوم ہو جبکہ حضرت سے اپنے واسطے مغفرت
اپنی امت کے عبادت مین سخت ریاضت کی تو ارحم الراحمین نے بہ تلافی اوس
اذیت کے یہہ عنایت کی کہ آپکو اپنے پاس بلایا اور آپکی قدر و منزلت کو دکھلایا
قیامت کا روز نہایت دہشت انگیز غم اندوز ہوگا اور غایت عبرت خیز دلسوز
ہوگا انبیا علیہم التحیۃ والتسلیم بخوف ان زلزلۃ الساعۃ لشئ عظیم ۰ کے
دم نہ مارینگے سب نفسی نفسی پکارینگے ہمارے حضرت شفیع امت ہین سکہنگو کہ قیامت ہین
بحضور کبریا جا ینگے امتی امتی فرمائینگے اللہ جل شانہ نے آپکو اسلئے پہلے سے افلاک پر
بلایا وہان کے عجایب و غرائب کو دکھلایا درجات نعیم درکات جحیم کو ملاحظہ کرایا
اور ثواب عظیم اور عذاب الیم کا مشاہدہ دلایا تاکہ حضرت خیر البشر کو عبرت محشر ہو ہر چند
کہ آپکے معجزات باہرات لاتعد ہین اور کرامات فیض آیات بیحد ہین مگر معراج فضیلت
امتزاج عمدہ شمائل ہین زبدہ فضائل ہین اوسوقت آسمان و زمین نغمہ سرا تھا اوس ہین
مضامین اس غزل کے ادا ہتے۔

دوستو احمد مختار کی معراج ہے آج	شاد ہو سید ابرار کی معراج ہے آج
کیون نہ ارواح رسولان خدا کو ہو سرور	مرسل داور دادار کی معراج ہے آج
عرش پر سرور کونین کا ہوتا ہے عروج	خاص دارین کے سردار کی معراج ہے آج
چشم بد دور ہے معراج نبی مطلع نور	ضو فزا مجمع انوار کی معراج ہے آج

سب حجابون کو اوٹھائیگا خداوند قدیر	واقف پردۂ اسرار کی معراج ہے آج
معرج سرور عالم پہ ملک ہونگے نثار	زینت گنبد دوار کی معراج ہے آج

وصف معراج سے ثاقب تجھے بخشیگا کریم
مرجع رحمت غفار کی معراج ہے آج

کلام مبین رب العالمین سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا سے معراج مصطفے ثابت ہے نہ کسی اور ثبوت کی اوس مین کچھہ حاجت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے اقصی تک تشریف لیگئے منکر اسکے کافر ہے اور آسمانون پر جانا اور اللہ جل جلالہ عم نوالہ سے قربت کا پانا احادیث سے تصدیق ہے اور یہہ تحقیق ہے کہ منحرف اسکا فاسق و مخذول ہے اور معرج رسول خدا کا آراستہ و پیراستہ بنانا اور عجائب غرائب کو ملاحظہ فرمانا اخبار با اعتبار سے مثبت ہے اور اوسکی بجہلی صداقت ہے کہ انکار کرنیوالا محروم و مجہول ہے ہرچند کہ قصۂ معراج مین بعض نے اختلاف کیا ہے اور منام مین روح پر فتوح سے معراج کے ہونے کا اعتراف کیا ہے مگر احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ سے اصحاب تابعین و محدثین و فقہائے متکلمین نے حالت بیداری مین جسد پاک صاحب لولاک سے معراج کے ہونے کا اقبال کیا اور اونہین جمہور علما نے استدلال کیا اب یہان سے بیان عنبر داستان معراج پیغمبر نظم مین مجملاً مختصر ہے نثر مین مفصلاً بیشتر ہے

لیلۃ المعراج مین روح الامین	خلد سے لائے براق نازنین

اوسکو پیش مصطفیٰ حاضر کیا
پہر رسول کبریا سے یہہ کہا
جلد تر اب حاضر دربار ہو
آپ اوس رہوار پر ہوکر سوار
شہ نے جب چاہا کہ ہون اوسپر سوار
پہر کہا روح الامین نے اے براق
ہین تری راکب حبیب کبریا
تہی حقیقت مین نہ اوسکی سرکشی
آپ پایا پہر تو حرکت سے قرار
لی رکاب اک ہاتہہ مین جبریل نے
ہوگیا رفتار مین وہ خوش خرام
اوسکے اوڑنے سے تہی حیران تیر پر
یہہ ہی کہتی رہگئی پیچہے ہوا
ہر طبق ہر آسمان کا طے کیا
جب ہوا طے دفعتہ ہر یک سما
رہگئی عاجز وہان روح الامین
ہے یہہ ہی منزل یہہ ہی میرا مقام
ایک ذرہ مین اگر آگے چلون تو
پہر تو اسرافیل تسکین دیگئے

سب ملایکون مین اوسے فاخر کیا
اے نبی تمکو بلاتا ہے خدا
تا کہ حاصل دولت دیدار ہو
ہو چکی راہی ہوئے پروردگار
شوخیان کرنے لگا وہ راہوار
ہو گئی تیری شوخیان حضرت کو شاق
ایسی شوخی مین نہ اتنا چلبلا
بس خوشی سے دل مین تہی شوخی بہی
ہوگیا وہ خود مطیع شہسوار
باگ تہامی اوسکی میکائیل نے
پر وہ اپنی چال مین تہا تیز گام
دیکہنے سے اوسکے خیرہ تہی نظر
دیکہتے ہی یہہ گیا ہان وہ گیا
توسن ہوش و خرد کو لے گیا
فایز سدرہ ہوئے خیر الوری
یہہ گذارش کی کہ اے سلطان دین
اب نہین آگے مجہے تاب خرام
سر بسر تاب تجلے سے جلون
اونکو وہ اپنی جگہہ پر لے لئے

پھر فرشتہ نے ذہب کے برملا | بس لا لی تک گیا اونکو رسا
اک فرشتہ اور آیا شہ کے پاس | آپکا جاتا رہا فورًا ہراس
لیگیا حضرت کو وہ پھر تا ثواب | جب گئے ایکدم مین طے ستر حجاب
وہ ملک بھی چلتے چلتے رہگیا | اپنی معذوری کو شہ سے کہگیا
خاطر شہ پر بہت تشویش تھی | آپکو اس امر کی تفتیش تھی
ہو اگر واقف کوئی مجھسے بہم | تو یہان سے مین رکھون آگے قدم
ناگہان رفرف ہوا جلوہ نما | زیب پشت زین ہوئے شاہ ہدا
شاہ پیغمبر تھے اوسکو سیان مین | لیگیا وہ عرش پر ایک آن مین
کچھ نہ تھا جز ذات پاک حق وہان | حضرت خیر البشر پہونچے جہان
اودنیٰ منزل کا وہان پہونچا خطاب | قربت حق سے ہوئے وہ کامیاب
پھر ہوئے آپسمین دو راز و نیاز | کام دل سے نبی نے پایا جس کا راز
دفعتہ یہہ ہوگیا سب ماجرا | آئے واپس اپنے گھر کو مصطفیٰ
مومنو اب غور مین اوسکے رہو | سوچ کر دل مین ذرا یہہ تو کہو
کسکو یہہ قرب خدا حاصل ہوا | کون ایسے فضل کا فاضل ہوا
کسکا یہہ رتبہ ہوا ہے خلق مین | کسنے پایا حق کو اوسنے فرق مین
کس سے کین خالق نے باتین پیار کی | کسکو گہاتین کہل گئین اسرار کی
کس رسول حق نے پایا یہہ کمال | کس نبی کو یہہ ملا جاہ و جلال
غور کا کیا ہی اس مین دور ہو | پر سوا اسکے نہ ثابت اور ہو
غور ہے بخشین یہہ محمد کو صفات | رات دن پڑھتے رہو اوسپر صلوات

راویان معتبر او رحاکیان باخبر نے بالتحقیق کہا اور ارباب سیر اور اصحاب نظر کو تصدیق رہا کہ جب خالق اکبر نے معراج پیغمبر کو تجویز فرمایا تو جوہنی بارشق صدر عالیقدر رسول مقبول عمل مین آیا دل مبارک منزل کو آب زمزم سے طشت ذہب مین برائے تکریم شہنشاہ عرب کے دہویا اور اوس مین تخم حکمت وایمان عظمت وایقان کا بویا پہر اوسکو سینہ فیض گنجینہ مین رکہا التیام اوسکا بقدرت رب انام فوراً ہوا الغرض نبوت کے بارہوین سال بساعت نیکو فال ستائیسوین رجب المرجب کو شب پرطرب مین رسول یزدانی خانہ اُم ہانی مین جو مابین صفا و مروہ کے واقع تہا اور اوس مین بزمانہ طفولیت حضرت طالع تربیت فخر رسالت ساطع تہا بعد نماز عشا تشریف فرما ہوئے وہان خاتم النبوت خواب استراحت مین بخاطر بیدار و بدیدہ پرانوار نگران درگاہ خدا ہوئے پہر جناب رب الارباب مسبب الاسباب سے حکم جلیل حضرت جبریل کو ہوا کہ اے روح الامین پیک رب العالمین ملاء اعلیٰ اور عالم بالا کو نوید پہونچا کہ امشب سید عالی نسب راح روح روان فلاح دل وجان سرور خوبان افسر محبوبان تسکین خاطر عاشقان تزئین ضمائر صادقان مصدر فیضان الٰہی مظہر شان کبریائی یہان آئیگا اور درجات عالی و صفات متعالی جناب باری سے پائیگا سب طیار بالاستقلال رہین بادب و وقار استقبال کرین چنانچہ روح الامین حکم احکم الحاکمین بجالائے سب کو پیام بشارت آگین مسرت آئین پہونچائے جبریل نے کار گذاری شب معراج کو بہترین اطاعت جانا اور خدمتگاری صاحب التاج کو افضلترین عبادت مانا اور اپنے پر رنگین ملکوتی اور بازوئے زرین یاقوتی کو آراستہ کیا اور حلۂ نگارین خلد برین جامہ خوشترین باتزئین اپنے بدن نورانی آگین پر پیراستہ کیا اور

تاج کلل متابعت اپنے سر انور پر رکہا اور کمر اطہر خدمت کو مضبوط باندہ کر طیار ہوا میکائیل نے پیمانہ ارزاق رکہدیا ہمراہی جبرئیل مین اتفاق کیا اسرافیل نے صور رکہدیا عزرائیل نے کربت قبض ارواح خلقت ملتوی کی رہگذر سرور نے فرش سے عرش تک جاروب شعاعی سے صفائی پائی بینائی مین روشنائی آئی مکانات معرج سرور کائنات مین فرش چاندنی کا بچہایا ہر موقع پر قنادیل انوار کو لٹکایا کاخان سماوات مین چراغان تجلیات کو روشن فرمایا صحن رشک گلشن کو بہار خوش نگار سے چمن بنایا رضوان پاک سرشت نے باغ بہشت کو نمایشون کی روشون پر ترتیب دیا اور گلکاریون سے گلزار جنت کی کیاریون کو باتہذیب کیا نسیم قدر کو موقع بہار ملا پہراور ہی گل کہلا قدسیان نے عطریات قدس سے عطردان پر کئے غلمان نے گلاب پاش جنان ہاتہو مین لئے ہر حور نے اپنا سنگہار کیا قصور نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا فلکون نے جواہر ابدار بہر نثار دامنون مین بہرے ملکون نے صدقات برائے حفظ نظر بلیات راہون مین دہرے آفتاب عالم تاب چہپا ہوا کو سکوت ہوا قلم قدرت رقم شادمانی لایا لوح نے نقش کامرانی پایا سرور آمد حضور کرسی نشین ہوا متشکور شکور عرش برین ہوا مالک نے دروازہ دوزخ کے بند کئے اور اندازے عذاب پر عتاب کے موقوف و ناپسند کئے جبریل نے بحکم رب جلیل حضرت آدم صفیع سے حضرت عیسی مسیح تک ارواح طیبہ انبیاء علیہم السلام کو روائح مقدسہ سے معطر کیا اور او نکو برائے استقبال خیر الانام یعنی محمد علیہ السلام کے مقرر کیا کروبیان پہر پابوسی محبوب یزدان آمادہ ہوئے فرشتگان بجہت استقبال شہنشاہ دوجہان صف بہ صف استادہ ہوئے شب معراج نے ایسا رنگ دکہلایا

کہ لیلۃ القدر کی آنکھوں میں نور آیا جبکہ خبر معراج پیغمبر نے شہرت پائی اور ہر طرف
آراستگی میں زینت آئی تو پھر روح الامین بموجب حکم مالک زمان و زمین خلد برین
میں گئے اور وہاں بہت براقوں کو چشمان نور افشاں دیکھتے رہے حسب اتفاق
ایک براق انتخاب کیا اور اوسکو غسل آب کوثر شاداب سے دیا عمدہ زیورات
سے آراستہ فرمایا اور غاشیہ تجلیات سے پیراستہ بنایا اوسکا نورانی
مکھڑا ہوا گویا چاند کا ٹکڑا ہوا اوس میں بہت خوبیاں آئیں سراپا اسکا بیان یعنی براق
براق مشتاق وفاق بلند سر سمند پیکر مشکین نال رنگین ایال جبین نگین شیر چشم
خیر خشم دید مژگان مروارید دندان غنچہ دہان شگفتہ زبان مرصع گردن مرقع بدن
جواہر گوش سراسر ہوش محکم پشت معظم نشست پاک شکم چالاک قدم کشادہ سینہ
افتادہ ہیبت لآلی دم ہلالی سم ملک آسا فلک پیما غلمان شمائل کیوان منازل فیروزی
لگام زردوزی زمام نگارین زین پروین آئین فرقد نقاب زمرد رکاب مبارک نعل
تبارک شئ گرم جولان نرم عنان برق سرعت شرق جہات خیز گام تیز خرام تمام سبک
رو چابک دو شاہین پرواز نازنین انداز سعد اطوار رعد کردار سپہر سیر دہر سیر
صبا رفتار صفا گفتار براق شیدا مشتاق مصطفےٰ -

مرکب زیباست این یا اژدہاست این — یا زمین پیماست این یا آسمان آراست این
دلدل فرخ عنان یا توسن چابک قدم — یا براق برق وش یا صرصر صحراست این
طیر خوبی یا ہمای حسن یا شاہین ناز — یا پری پرواز یا طیار بے پر راست این
دایۂ فردوس یا رہوار میدان جنان — یا غزال مرغزار جنت الماواست این
خوش لقای خلد یا سیارہ پرتو فگن — یا فلک سیار یا سیاح کشورہاست این

تیز رو یا تندو یا چست تگ یا خوش خرام		یا سریع السیر یا ہم منزل سدرا ست این

شاعر مدحت سراپا یا ناظم تعریفہا
یا ثناخوان نبی یا ثاقبؔ گویا ست این

المدعا بہ امر خدا روح الامین عتبۂ معظمہ سید المرسلین پر حاضر آئے اور براق گرفتار فراق کو اپنے ہمراہ لائے خوابگاہ رسول اللہ مین گئے وہان حیران و ششدر رہے حضرت کو بشان عظیم خواب استراحت مین پایا بالآخر خاتم النبوت کو بآئین تکریم نہایت ادب ولیاقت سے جگایا سلام سنت الاسلام کو بجا لایا پیام رب الانام پہونچایا اور یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا جناب باری نے آپکی سواری کو ایک براق مشتاق بہیجا ہے اور حضور کو حاضری دربار خدائے کردگار کا حکم ہوا ہے آپ بافتخار سوار ہون مشرف دیدار پروردگار ہون خوب یہہ معمول ہے بہت معقول ہے کہ جب محب اپنے حبیب کو بلاتا ہے تو اسپ خوش رفتار بوجہ عز و وقار بہجواتا ہے اور انہیں محفل اختصاص کا رات مین بلانا اغیار کی آنکہون سے چہپانا ہے اور جلیس مجلس خاص کا شب مین جانا آنا بد نظرون سے بچانا ہے جب رسول کریم علیہ التحیت والتسلیم نے حضرت جبریل باصفا سے یہہ مژدہ جان فزا سنا تو نبی الورا کو سرور ابتہاج بے انتہا ہوا رسول خدا شکر خداوند جل وعلیٰ بجالائے اور جناب کبریا نے جملہ امور معروضۂ جبرالورا قبول فرمائے اب شب معراج مین نوبت عروج نبی آئی جملہ کائنات نے دہوم مچائی ہر فلک زینت نشان ہوا ہر ملک تہنیت خوان ہوا صدائے شب کا طرفہ مضمون تہا ندائے طرب کا نغمہ موزون تہا۔

ہو مبارک ہے عروج شہ دین آجکی رات
واہ واصل علی آج ہے معراج کی رات

آجکی رات کے انوار سے روشن ہین فلک
مطلع نور ہوئی طالع وہاج کی رات

ابتو اس رات سی کیا کہہ سکو شرف
لیلۃ القدر کو کیونکر ہو یہہ لاج کی رات

ان دنون شاہ رسل صاحب معراج ہوا
تاجداری کو ہوئی افسر تاج کی رات

در مقصود کہل آئینگی اس شب مین بہت
موج فیضان مین ہی قلزم موا آجکی رات

آپکی شان شہانہ شب معراج مین ہی
حق نے دی سرور عالم کو عجب آجکی رات

سیدہ فیض اسی رات کو خالق نے کیا
خوب بخشش کو ہوئی ثاقب محتاج کی رات

المختصر سید البشر نے تنہا سفر فرمایا اور بارگاہ بادشاہ حقیقی کا آپکو درباری بنایا اور حضور جو
در دولت پر تشریف لائے جبریل و میکائیل ساتھ آئے براق یگانہ
آفاق پیش حضور ہوا فرط خوشی مین محو سرور ہوا جب حضرت نے اوسپر سوار ہونے کا قصد کیا
تو اوس نے آپکو سواری سے بچالیا کلولون مین آیا بہت شوخیان لایا حضرت جبریل
نے کہا کہ اے براق تجکو کیا ہوا یہہ کیسی گستاخی و بیباکی ہے اور سرکشی و چالاکی
ہے تو اپنے راکب کو نہین جانتا اور اپنے شہسوار کو نہین پہچانتا تیرے راکب
حبیب خدا اشرف انبیا ہین باعث ایجاد ارض و سما سبب امداد ما و شما ہین پہر فوراً براق
مطیع ہوا اوس کا رتبہ علی الاطلاق رفیع ہوا حقیقت مین اوسنے یہہ شوخی سرکشی سے نہ کی
نازو انداز افتخار و اعزاز سے تہی پس حضرت اوس راہوار نیک خصلت پر سوار ہوئے آخرکار
راہی بسوئے پروردگار ہوئے رکاب سعادت انتساب جبریل نے اپنے ہاتہہ مین
لی اور زمام براق نیکنام میکائیل کے ہاتہہ مین دی — براق ایسی چال چلا کہ

دل عشاق کو تڑپاتا کہین لچکتا تہا کہین لپکتا تہا کہین مچلتا تہا کہین سنبہلتا تہا عجب
نازسے جاتا تہا نئے انداز دکہاتا تہا ایسے ہی سلطان بحر و بر کو زمین نخلستان پر پہونچایا
حضرت جبریل نے جناب سرور کو وہان ٹہرایا اور کہا کہ اے نبی اولوالعزم یہان قدم مبارک
رکہو نماز پڑہو یہہ زمین یثرب ہے ثواب کا موجب ہے جب حضرت فایز بہ مشاہدۂ
عجایبات شبینہ ہوئے جناب پیغمبر زمین مولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گئے وہان
دو جا متوقف رہے حضرت نے پوچہا کہ اے جبریل یہہ کیا ہے اونہون نے کہا
کہ چلو آگے سیر کی جاے پہر آواز آپکے بلانے کی آئی آپنے اوسکی حقیقت دریافت
فرمائی جبریل نے عرض کیا کہ اے رسول کبریا آگے بڑہو سیر کرو آپ وہان سے چلے
راہ مین ایک جماعت سے ملے اوس نے آپکو سلام کیا اور یہہ کہا السلام علیك
یا اول السلام علیك یا آخر السلام علیك یا حاشر جبریل نے کہا کہ اے
فخر المفاخر سلام کو جواب دو حضرت نے جواب سلام دیا پہر جبریل سے التماس کیا
کہ جو عجوزہ آپنے دیکہی وہ دنیا ہے اوس مین کچہہ باقی نہین رہا اوسکی عمر مین کچہہ مدت ہی
مابقی ہے اور جس نے آپکو بلایا وہ ابلیس پر تلبیس تہا اگر آپ اوسکو جواب دیتے
تو امت واسطے آپکی عقبیٰ کو چہوڑکر دنیا کے اختیار مین رہتے اور شیطان علیہ اللعن
اونکو گمراہ کرتا ہر آک خرابی مین پڑتا اور جس جماعت نے آپکو سلام کہے اوس مین
حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ ہتے روایت مین آیا کہ آپنے حضرت موسیٰ علیہ
التحیتہ والثنا کو قبر مین نماز پڑہتے پایا دل پر نور اونکا سرور لایا یہہ فرمایا کہ اے نبی عالم
پناہ اشهد انك رسول الله انبیا نزد خدا نہین مرتے ہین عبادت
کرتے ہین جیسی کہ جنتی بلا تکلفی ذکر مین رہتے ہین الله الله کہتے ہین پہر رسول الله

بے اثنائے راہ مین نیکون اور بدون کو ملاحظہ فرمایا اور اونکو عالم برزخ و مثال
مین بہ نتیجۂ افعال اپنے احوال مین مشغول و گرفتار پایا بعدہٗ حضور اقدس بیت المقدس
مین داخل ہوئے آپکو وہان بہت افضال حاصل ہوئے براق پایۂ مسجد سے بند ہا
اوس دروازہ کو اتنک سب نے باب محمد کہا حضرت نے دو رکعت نماز پڑہی
یہہ نماز تحیۃ المسجد کی تہی وہان ملائکہ حاضر آئے اونہون نے اعزاز و افتخار پائے
ارواح انبیا حضرت آدم سے تا حضرت عیسیٰ متمثل گردانی گئین اونہون نے صفات
خدا کہین صلواۃ محمد مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا پر بہیجین اور تعریفین حضرت کی بیان کین پہر
تکبیر نماز کہی تقدیم حضرت کو ہی آپنے امامت کی سب انبیا و ملائکہ نے اقتدا مین موافقت
کی اور بعض نے کہا ہے اور معتبر رہا ہے کہ آپنے آسمان پر اقامت فرمائی دونون
جہان کی فضیلت پائی راوی معتمد نے کہا ہے کتابون مین لکہا ہے کہ جب انبیا
نے بعد نماز بصد نیاز حمد خدا و ثنائے کبریا کو ادا کیا اور حضرت ابراہیم و موسیٰ و
داؤد و سلیمان و عیسیٰ علیہم السلام نے ستایش الٰہی و نیایش نامتناہی مین خطبہ پڑہا
تو جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے بزبان فصیح و بلسان
بلیغ حمد ذات کبریائی مین ثنائے نعمائی ذاتی و سپاس صفاتی فرمائی چونکہ حضرت
ابراہیم علیہ التسلیم نے صفات سرور کائنات کو اوصاف جمیع انبیا کے باعتراف
سے افضل پایا تو جملہ پیغمبران ذی شان سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بہذا
افضلکم محمد صادق آیا احمد نے یہہ خاص لطف خالق پایا جب رسول
مقبول مسجد سے باہر آئے تو حضرت جبرئیل اک ظرف مین شیر اور دوسرے
مین شراب لائے اور حضرت کو مخیر کیا اور اختیار دیا کہ جسکو چاہین نوش

فرمائین آپنے دودہ کو پسند فرمایا شراب سے نفور آیا جبریل نے کہا کہ ای رسول خدا آپنے فطرت کو اختیار کیا یعنی علامت دین نیکنام و استقامت اسلام کو لیا ہرچند کہ اسوقت مین شراب مباح تہی مگر بہت بد اصلاح تہی جناب رسالت مآب نے معراج مکہ مین پائی اور حرمت شراب مضر مزاج مدینہ مین آئی لبن طیب وطاہر ہے اور شراب ام الخبائث و پر شر ہے اب وقت عروج صاحب معراج آیا منطق البروج نے طالع ابتہاج پایا فرشتگان بیمار یمین و یسار حضور تہے جبریل و میکائیل آپکی ہمراہی مین مامور ہے تہے شہنشاہ دو جہان و دستگاہ بیکسان نے نہایت کر و فر سے عروج آسمان فرمایا اور معرج باصفا کو تزک و تحشم سے ذیشان بنایا جب حضرت بابرکت در سپہر اول پر رسا ہوے تو وہان عجب جلوہ جانفزا ہوے جبریل نے دربان اول کو ندا دی دربان نے وجہ صدا دریافت کی روح الامین نے کہا کہ مین ہون جبریل بندۂ خدا اور حضرت محمؐد عربی ہین احمؐد ہاشمی ہین اوس نے پوچہا کیا بلائے گئے ہین جبریل نے کہا کہ ہان طلب فرمائے گئے ہین دربان بولا مرحبا بہٖ فنعم المجی جاء یعنی خوشی ہو اوسکو اچہا آنا آیا پہر دروازہ کہلوایا بالآخر آسمان ہفتم تک جبریل سیاح فلک اور ہر دربان گردونِ گردان کی یہہ ہی گفتگو رہی اور ایسی ہی کشادگی ہر دروازہ کی ہوتی گئی جب پیغمبر خیر البشر آسمان مین داخل ہوئی تو وہان حضرت آدم علیہ السلام سے واصل ہوئی حضرت جبریل نے عرض کیا کہ اسے رسول خدا یہہ آدم علیہ السلام ہین تمہارے جد امجد والا مقام ہین انکو سلام کرو دعا لو حضرت نے سلام کیا اونہون نے جواب سلام بدعائے مالا کلام دیا اور مرحبا بالابن صالح والنبی صالح فرمایا

اور اونکو آپ سی ملکر بہت سرور آیا اور حضرت نے حضرت آدم کی طرف کچھہ صورتین سفید و سرخ رنگ پائین اور بائین جانب شکلین سیاہ بحال تباہ نظر آئین حضرت آدم علیہ السلام بسمت راست دیکھکر خوش و خورم ہوجاتے تھے اور جانب چپ کو دیکھتے ہی رنج والم پاتے تھے حضرت جبریل نے کہا کہ اے نبی کبریا داہنی طرف کی صورتین اونکی اولاد نیک نہاد یعنی صاحبان جنت عالیشان کی ہین اور بائین جانب کی شکلین اونکی اولاد نامراد یعنی ناریان دوزخ عذاب بنیان کی ہین بعض روایات مین یہہ آیا کہ حضرت نے ان حالات کو بہی ملاحظ فرمایا کہ جن لوگون نے حلال کو چہوڑکر حرام کہایا تہا اونہون نے لحم مزیدار سے مونہہ موڑکر گوشت ناگوار پایا تہا اور جو لا نماز پڑہے سورہے تہے اونکے سر پتہرون سے کچلے جاتے تہے اور جو یتیمون کا مال ہضم کرتے تہے فرشتے اونکے مونہہ مین انگارے بہرتے تہے اور وہ بدہضمی سے نکلتے تہے اونکی اعضا جلتے تہے اور جو سود کہاتے تہے وہ پیٹ کے بوجہہ سے گرجاتے تہے عذاب مین مبتلا تہے گرفتار بلا تہے جن عورتون نے بلا اجازت اپنے شوہرون کے غیر بچون کو دودہ پلایا تہا اون کو چہاتی کے بل لٹکایا تہا اور جو عورتین اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی تہین وہ اس عذاب مین مرتی تہین کہ اونکی صورتین سور کی سی ہوجاتی تہین اور ہاتہہ پاؤن گدہے کے سے پاتی تہین اور جو عورات واہیات بکتی تہین اور زبان درازی کو نہ روک سکتی تہین اپنے شوہر کے بہید کو نہ چہپاتی تہین اوسکو شہرت مین اوڑاتی تہین اونکی زبانین ستر ہاتہہ نکل آتی تہین اور مونہہ شعلون سے جلجاتی تہین اور جو عورتین اولاد ناجایز کو اپنے شوہر کی اولاد جایز بتلاتی تہین چہتون لٹکائی جاتی تہین بہت چلاتی تہین سخت عذاب پاتی تہین اور

جو لوگ مومنون کی عیب جوئی کرتے تھے اونکا گوشت آگ کی قینچیون سے کاٹکر
اونکے موہنون مین بہرتے تھے اور جنہون نے زناکاری و بداطواری کی تھی فرشتون نے
اونکے جسم سے گوشت کو جدا کرکے آگ کی سیخون سے نخون کی جگہہ سی
تھی ایک شخص نے قرض لیا تھا مگر ادا نکیا تھا نہ وہ قرض لینے سے ڈرتا تھا دلیرانہ
اپنے اوپر قرض کرتا تھا وجہ بہاری اوسپر کہا جاتا تھا اوس بوجہ کو لکیا اوس پر
نہ اوٹھا جاتا تھا اوس بار کو زیادہ گران کرتے تھے اوسپر دہرتے تھے قیامت
تک یہہ ہی عذاب ہر قرضدار کی حالت خراب ہے جو شراب پینے والے تھے
وہ اپنے حال مین نرالے تھے اونکے مونہ کالے تھے آنکہین نیلی لبون پر جالے تھے
اوپر کا ہونٹھ سر پر پڑتا تھا نیچے کا پاؤن سے ٹکرتا تھا پیپ مونہ سے بہتی تھی آگ پیٹ
مین رہتی تھی اور جنہون نے اپنے مان باپ کی نافرمانی کی تھی اللہ تعالے نے
اون کو قید لعنت کی سزا دی تھی اولاد خوش نہاد کو چاہیئے کہ اپنے مان باپ کی
تابعداری کرین رضامندی جناب باری کرین اپنے مان باپ کو ستانا اور
اونکی ناخوشی کو عمل مین لانا گناہ ہے اور **وبالوالدین احسانا** کا شاہد کلام اللہ
ہے بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس مین جز
مان باپ کی اطاعت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا گویا اپنا بیان
حال کیا کہ کون اسکا حقدار ہے اور کسکے لئے یہہ سزاوار ہے کہ مین اوسکی خدمت کر دن
سعادت لون آپنے فرمایا تیرے مان باپ ہین فی نفسہ وہ سعادت آپ ہین
پہر اوس نے یہہ ہی دریافت کیا حضرت نے وہ ہی جواب دیا پہر پوچہا آپ نے
فرمایا تیری مان ہے پہر یہہ ہی عرض کیا حضور نے بتلا دیا کہ تیرا باپ یگمان ہے

ابن ماجہ نے ابی امامہ سے اسکو نقل کیا کہ اک شخص نے حق والدین کو رسول الثقلین سے
پوچھا آپنے فرمایا کہ ماں باپ بہشت و دوزخ اولادہین یعنی ثواب و عذاب
کی بنیاد ہین جو اپنے ماں باپ کی فرمان برداری کریگا وہ جنت پائیگا اور جو نافرمان
رہیگا وہ دوزخ مین جائیگا۔ بیہقی نے معاذ بن جبل سے روایت کی کہ اک
شخص نے حضرت سے اپنے ارادہ کی یہہ صراحت کی کہ یا نبی اللہ مین فی سبیل اللہ
جہاد کرنا چاہتا ہون راہ خدا مین مرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ آیا تیری ماں حیات
ہے اوس نے عرض کیا کہ ہان وہ حیات باصفات ہی پہر حضرت نے یہہ کہا
کہ اے بندۂ خدا تو اوسکی خدمت کر اوسکی خدمت گذاری سے ہو بہرہ ور اوسکے
زیر قدوم جنت ہی یہہ ہی لزوم ہمت ہی۔ ترمذی و ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے اور محدثین نے اوسکی صداقت دی ہے کہ ابن عمر
نے کہا کہ اے رسول خدا مجھکو اپنی بی بی سے محبت ہی مگر میرے ماں باپ کو اوس
سے ناخوشی و خصومت ہے آپ نے فرمایا اور یہہ ہی بتلایا کہ تو اپنی اوس بی بی کو
طلاق دے اوس سے افتراق لے۔ ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
نقل کی ہے نہ یہہ بات تراشیدہ عقل کی ہے کہ فرمایا ہے نبی کبریا نے کہ ماں باپ
کی رضا مین خدا کی رضا ہے خدا کی ناراضی اونکی ناراضی مین سوا ہے المدعا جناب
خیر الورا بعد گرد فرآسمان دوم پر رونق افزا ہوئے وہان عجائب حالات اور غرائب
واقعات رونما ہوئے حضرات یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام نبی خیر الانام سے ملے دیکھتے ہی
گل رخسار سید ابرار کو اونکی غنچہ دل کہلے حضرت نے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب
سلام دیا اور مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح کہا اور بخوبی جلسہ

پہر حضرت تیسرے آسمان پر تشریف لیگئے اور وہان عجائبات کو دیکہتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی نہایت حسن کلام سے باہم بات ہوئی حضرت نے اونکو سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا اور مرحبا بشرح بالا فرمایا حضرت نے اپنے حسن لاثانی سے یوسف کنعانی کو اپنا حسن تجلی بنایا پہر آپ نے چوتہے آسمان پر قدم رنجہ فرمایا وہان حضرت ادریس علیہ السلام کو پایا آپنے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب سلام بہ مرحبا مقرر مصدر کے دیا حضرت ادریس علیہ السلام اجداد و اجداد سید الانام مین ہین مگر آپ الاخ الصالح اونکے کلام مین ہین علما نے کہا کہ یہہ کہنا تعظیماً تہا ورنہ لفظ ابن کہتے کہتے ہین مثل آدم و ابراہیم علیہما السلام کے رہتے جب حضرت پانچوین آسمان پر گئے تو وہان حضرت ہارون علیہ السلام سے سلام و جواب رہی مرحبا بدستور ہوا حضرت ہارون کو بہت سرور ہوا پہر چہٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سلام و جواب و مرحبا معمولی ہوا اور اونکا حال احمد مرسل کو دیکہکر لولی ہوا اونہون نے گریہ فرمائی اور یہہ بات اونکی زبان پر آئی کہ یہہ نوجوان ہاشمی میرے بعد پیغمبر ہوا اور اسکی امت کا مرتبہ بہت برتر ہوا اسکی امت کے لوگ نہایت کثرت سے جنت مین جائینگے اور میری امت کے بہت دوزخی بوجہ نافرمانی و سبیہ زیادہ عذاب اوٹہائینگے یہہ باتین اور یہہ ملالتین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بطریق تاسف و تعجب تہین نہ بسبیل حسد و تعصب تہین پہر حضرت خیر البشر نے ساتوین آسمان پر تشریف ارزانی فرمائی وہانکی طرفہ کیفیت اور عمدہ حالت آسمانی پائی حضرت ابراہیم علیہ السلام سنگی بیت المعمور عالی مقام بہتے اور قبلئی حضرت خیر الانام سے بہتے آپ مراسم تسلیم بجالائے اونہون نے لبعد جواب سلام لوازم تعظیم ادا فرمائی بیت المعمور آسمان پر مقابل بالائے کعبہ مسجد ملائکہ ہے نہایت معظم و متبرک ہے

اوس مین ستر ہزار فرشتی نئے ہر روز آتے ہین پہر اونکو اوس مین کبہی نہین پاتے ہین حضرت ابراہیم کو نبی کریم کا وہان آنا بہت خوش آیا اور اونہون نے مرحبا لابن صالح والنبی صالح فرمایا بعد ازین سید المرسلین نے سدرۃ المنتہٰی کو ملاحظہ فرمایا وہ بہت بڑا درخت بیری کا آپکی مشاہدہ مین آیا اوسکے پتے ہاتی کے کانون کے برابر اور بیر ہجر کے مٹکون کے ہمسر اور اوسپر بے تعداد پارہ طلائی جہلکتے ہتے یہہ فرشتگان نیک نہاد بایں ہیئت کذائی دکہتے ہتے جب آپنے آگے کو بڑہنا چاہا تو جبریل نے آپکا ساتہہ نہ دیا آپنے سبب اوس کا پوچہا جبریل نے کہا کہ اے سرور انبیا رہبر دوسرا یہہ ہی میرا مقام ہے نہ مجکو آگے طاقت خرام ہے۔

اگر یکسر موی برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم

اگر بال بہر مین اوڑون اوج پر		تجلی کے پرتو سے جل جائین پر

اصحاب خبر نے کہا ارباب سیر نے لکہا کہ وہان براق برق پیکر ٹہرا رفرف جلوہ گر ہوا لغت مین رفرف بساط کو کہتے ہین مگر مثال اوسکی تخت انبساط سے دیتے ہین وہ مسند زرین تہا نور آگین تہا آفتاب کی ضیا پر اوسکی ضیا غالب ہتی ماہتاب کی روشنی اوسکی روشنی کی طالب ہتی آپ اوسپر سوار ہوئے خوب جلوۂ انوار ہوئی جب وہ روان ہوا عجب عالم عیان ہوا محبوب یزدانی نے مکانات آسمانی مین ملاحظہ ہر شئے کیا اور حجب نورانی کو نہایت آسانی سے طے کیا تعداد شماری ستر حجب ذیجاہ کی ہتی سطبری ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ کی ہتی جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ جب انقطاع حجب وقوع مین آیا تو مجکو ہیبت جلال ذو الجلال نے متحیر بنایا اور مین دہشت وحشت آمیز اور وحشت دہشت انگیز سے گہبرایا منادی نے بزبان فیض ترجمان صدیق رفیق ندا دی کہ قف یا محمد ربک یصلی جب آواز میرے انیس

جلیس کی آئی تو مین نے کچھہ تسلی پائی مگر متحیر رہا کہ یہہ ہمہ کیسی ندا خدا نماز سے بے نیاز ہو
اوس کے لیئے نماز ہے معاً آیا یہہ حکم ربی کہ سبحانی سبقت رحمتی علے
غضبی اے محمد بلند پایہ پڑہ یہہ آیہ هو الذی یصلی علیکم و ملایکته لیخرج
کم من الظلمات الی النور وکان بالمؤمنین اے خاتم النبیین صلوٰۃ
میری رحمت ہے تجہہ پر اور تیری امت پر الحق ہمکو بھروسہ ہے اوسکی رحمت پر پہر
آئی یہہ ندائے حضرت احد کہ ادن یا خیر البریہ ادن یا احمد ادن یا محمد
اور ایسا سماعت مین آیا کہ خدا نے فرمایا ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین
او ادنی پس میری پروردگار نے مجکو اپنے پاس لیا مین نے اوسکا شکر بصد سپاس کیا
اور مجہسے کچہہ پوچہا مگر مین جواب ندیسکا جناب کبریا نے دست قدرت اپنا میرے
دونون شانون کے درمیان رکہا مجکو اپنے سینہ مین اثر اوس کا محسوس ہوا
اللہ جل علی اسنے علم اولین وآخرین مجکو عطا کیا اور ایک علم کے مخفی رکہنے کو مجہسے
عہد لیا کہ سوا میرے اوسکی برداشت کرنے والے کہین نہین تہے اور انواع علوم
مجکو تعلیم وتلقین کیئے اور میری امت کے خاص وعام کے پاس ایک علم کے پہونچانے کا
حکم دیا اوسکو مین نے قبول کیا اور جو راز و نیاز باہم عملمین آئے اوسکے بہید کسی نے
نپائے تجلی دیدار الٰہی نے میرے دل مین جلوہ گری فرمائی اور میری آنکھون نے
رویت جناب کبریائی سے روشنی پائی مجکو اپنی بصیرت مین عجب عالم نظر آیا خدا نے
اپنی قدرت کا تماشا دکہلایا مین نے ہر چیز کو اپنے دل مین پایا پیش وپس یکسان
بینائی لایا مین نے امر عظیم دیکہا کہ ایسا دیکہا نہ سنا پہر ایک قطرہ میری زبان پر
عرش سے ٹپکا مین نے اوسکو چکہا اوس سے زیادہ لذیذ وشیرین نہ کوئی چیز تہی

هر چیز جو عرش مین اوسکی سامنے نا چیز تہی مین نے خبر اولین و آخرین پائی میرے دل مین
روشنی آئی عرش مثال نے زبان حال سے کہا کہ اے رسول خدا ہر چند کہ حق تعالے
نے مجھکو نشان اعلی بنایا اور مرتبہ والا عطا فرمایا مگر مین اوسکی ہیبت جلال سے بکمال لرزان
ہوا نہایت مضطر و پریشان ہوا جب مجہپر لا الہ الا اللہ لکہا تو مین زیادہ کانپا
جسوقت محمد رسول اللہ تحریر فرمایا تو میرا دل تسکین مین آیا اضطرار کم ہو گیا
قرار بالجزم ہو گیا نام پاک صاحب لولاک باعث راحت دل ہوا موجب فرحت
کامل ہوا جناب پیغمبر کو قرب خالق اکبر ملا سید السادات نے التحیات للہ والصلوات
والطیبات کہا یہہ کہنا ایسا تہا کہ جیسے بندہ بارگاہ بحضور شاہ تسلیمات و کورنشات
بجالاتا ہے اور جناب کبریا نے السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و
برکاتہ فرمایا یہہ فرمانا ایسا تہا جیسے بادشاہ عالم پناہ اپنے مقربون کا سلام بہ توقیر و اکرام
قبول فرماتا ہے پہر حضرت رحمۃ للعالمین السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین
بولے یہہ بولنا ایسا تہا کہ جیسے خاصان سلطنت بطلوع ہمت ہنگام توجہہ خاقانی
بذکر دیگران اورون کو بہی شامل مراحم سلطانی کراتے ہین اور فرشتون نے
اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کے عقدے
کہولے ان عقدون کا کہلنا ایسا تہا کہ جیسے حاضران دربار خسروی کسی امیر مقرب کی
پر مکرمت خاص و مرحمت باختصاص کو دیکہکر مدحت بادشاہ اور صفت امیر بیجاہ
معرض عرض مین لاتے ہین چونکہ یادگاری رسول باری کی نماز معراج المومنین
مین منظور ہوئی اسلیئے قعود نماز مین کل عبارت التحیات کی پڑہنی ضرور ہوئی
قعود صلواۃ مین مصلی عزت پاتا ہے گویا بندہ درگاہ بحضور بادشاہ بیٹہکر باوقعت

ہوجاتا ہے شب معراج نبی صاحب التاج نے جو نعمتین پائین زبان اوسکی بیان سے
متعذر ہے اور خدا نے اونکو جو کرامتین عطا فرمائین قلم اونکی رقم سے مقصر ہے الله جل جلالہ
جل شانہ نے اونکو مبہم رکھا فاوحی الی عبدہ مااوحی کہا سبحان الله کیا کیا اوصاف
رسول کبریا ہین مضامین اس غزل کے زیبا ہین۔

سب سے اوّل ہو تو ہی بعد کے آنے والے	ہو تمہی شان بڑی عرش کے جانیوالے
قاب قوسین سے بہہ خوب ہوا ہے ثابت	آپ ہین قربت الله کے پانے والے
رات دن کیون نہ سنین لوگ تمہاری باتین	تم ہو الله کی باتون کے سنانے والے
امت پاک کو کیونکر نہ سبکدوشی ہو	رحمۃ اللعالمین ہین بار اوٹہانیوالے
جانتے خضر نہ کیون منزل مقصود کی راہ	تم ہی خوب رہ راست بتانے والے
یا نبی تم نے کیا دین متین کو قایم	تم ہوئے کفر وجہالت کے مٹانیوالے
عشق احمد مین عجب لطف خدا پاتے ہین	بہہ مزے لوٹتے ہین دلکے لگانیوالے
ہوگیا جسکا مددگار رپناہ عالم	پہر ستا سکتے ہین اوسکو ستانے والے

کیا ہو آفاتِ دوعالم کا خطرا سے سرور
آپ ہین **ثاقب** عاجز کے بچانے والے

شب معراج پر انوار مین سید ابرار نے جنات مجمع النعمات کی سیر فرمائی تعداد بہشتون کی
آٹھ ہے پہر منقسم فرمائی سات پہر سکونت اہالیان جنّات یعنی دار الجنان دار السلام جنت الماوا
جنت الخلد جنت نعیم جنت الفردوس جنت العدن کہ ہر یک مرتب و مزیّن ہے
اور آٹھوان علیون برائے دیدن دیدار خالق بیچون معین ہے اور اون مین نہرین
جاری پائین نہر الرحمۃ کوثر تسنیم سلسبیل رحیق مختوم اور اونکی علاوہ اور بہت

نہرین دیکھنے مین آئین اور ہر حور پر نور و قصور بیقصور کو ملاحظہ فرمایا سب کو با زیب و
زینت پایا واہ واہ بہشت کیا کیا خوبیان لائے ارحم الراحمین مومنون کو نصیب فرمائے
اور درکات دوزخ پر آفات کو بھی دیکھا عیاذاً باللہ منہا ساتون زمین پر
بالائے یکدیگر ہین اور اونکے نام جہنم لظی حطمہ سعیر سقر جحیم ہاویہ مقرر ہین ہر اک مین عذاب
الیم و آفت عظیم ہے ہر مسلمان گنہگار کا بچانے والا رحیم و کریم ہے ہرچند کہ آپنے
حالات عجیب و واقعات غریب جنت و دوزخ کے معائنہ فرمائے مگر جو کتب تواریخ
مین تحریر پائے اونکا احادیث مین نشان نہین کہین بیان نہین البتہ آپنے جو عالم رویا مین
پایا اوسکا ذکر حدیث مین آیا جب رسول خدا نے ملاحظہ تمامی اشیائے عالم بالا سے
فراغت پائی اور مشاہدہ دیدار خدا نے عظمت فرمائی تو حضرت کو خلعت رخصت مرحمت
ہوا پھر آپکا قصد مراجعت ہوا جب خیر البشر آسمان ششم پر واپس آئے تو حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے حالات دریافت فرمائے اور یہہ پوچھا کہ تمہاری امت پر
کیا فرض ہوا حضرت نے کہا کہ ہر روزہ پچاس وقت کی نماز حضرت کلیم علیہ التسلیم
نے فرمایا کہ خدا ہے بے نیاز اوس سے تخفیف چاہو اپنی امت کو گناہ سے بچاؤ
تمہاری امت سے یہہ نماز ادا نہو گی پوری اطاعت خدا نہو گی مین ہرچند بنی اسرائیل کو
سمجھاتا رہا مگر انکو نافرمانی جناب باری مین پاتا رہا میری اپنی نصیحت کی کچھہ تاثیر نہ پائی مجھسے کوئی تدبیر نہ بن آئی آپنے حسب
صلاح حضرت موسیٰ جناب رب العالمین التماس کی خدا نے دس کی تخفیف دی
پھر بمشورہ حضرت موسیٰ آپنے خدا سے التجا کی کبریا نے اور دس کی تخفیف عطا
کی ایسی ہی تخفیف ہوتی گئی پانچ وقت کی نماز باقی رہی حضرت موسیٰ نے کہا کہ تمہاری
امت سے یہہ بھی نہو گی ادا پھر حضرت ذیشان نے یہہ بیان کیا کہ میرے معبود نے

مجھہ پر بہت بڑا احسان کیا اب مجکو شرم آتی ہے مجھسے اس بارہ مین کوئی بات نہین کہی جاتی ہے فوراً ندا آئی مفیت فریضتی وخففت عن عبادی پورا کیا مین نے اپنے فرض کو اور تخفیف دی مین نے اپنے بندون کو یعنی قبول کیا نبی کی عرض کو یہہ کیسی عنایت رب الارباب ہے کہ ہر نیکی کا دہ گونہ ثواب ہے بندی پانچ نماز پڑہینگے اور پچاس کا ثواب لیکر بڑہینگے —

مومنو مفتاح جنت ہی نماز
رکن دین اصل عبادت ہی نماز

ہی نماز پنجگانہ خوشتر ین
ہے وہ بیشک فرض رب العالمین

فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا
ہین یہہ اوقات نماز باصفا

ہان نماز فجر مین اے دوستو
رکعتین دو فرض ہین سنت ہین دو

چہہ ہین سنت اور فرض ظُہر چار
دس ہین سنت فرض جمعہ دو شمار

چار فرض عصر ہین اے اہل دین
دو ہین سنت فرض ہین مغرب کے تین

دو ہین سنت چار ہین فرض عشا
وتر واجب تین رکعت ہین سوا

ہی دوگانہ عید کا واجب صریح
سات چہہ تکبیر کے پڑہنا صحیح

ہے بلا سجدہ جنازہ کی نماز
ہی کفایہ فرض رب بے نیاز

یہہ نمازین ہین فقہ مین منتخب
اور باقی نفل و سنت مستحب

جبکہ ہو قصد نماز اے نیکخو
پہلے آب پاک سے کر لے وضو

حاجت غسل جنابت ہو اگر
پہلے نہانا فرض ہے اے خوش سیر

تجکو پہونچائے اگر پانی ضرر
پڑہ تیمم سے نمازین بے خطر

عید مین ہے گرچہ عیدیت ضرور
پہر ہے یہہ بندگی نیت ضرور

دونون ہاتھون کا اوٹھانا بدلا — نیت مخفی کا دیتا ہے پتا
پھر تو ہونا دست بستہ پیش شاہ — ہے عبودیت مین عبدیت کی نگاہ
پھر تسلیمات جھکنا پشت کا — ہین رکوعات نماز ہی اوسکا
وقت پابوسی جو گرتے ہین جبین — فرض ہے سجدہ کا کرنا بالیقین
پھر تو پیش بادشاہ دوجہان — بیٹھنا ہے با ادب تسبیح خوان
کیا لکھے ناقص بیان حال صلواۃ — ہے یہہ تاریخ نبی با صفات

بعض کتب مین فرض ہونا چھ مہینے کے روزونکا مذکور ہے اور بعد تخفیف باقی رہنا ایک ماہ کے روزون کا مسطور ہے

روزون سے ہی جہان مین عجب بذل کبریا — کیا خوب ہے مبارک عالم مہ صیام
کیونکر نہ صائمون کو ہو روزون سے افتخار — ہر صوم کی جزا ہوا خود خالق انام

الحاصل سرور انبیاء پھر دوسرا نے فضل و کمال پایا اور دولت سرائے سعادت انتما مین نزول اجلال فرمایا مشہور ہے کہ گرمی بستر اطہر کی ہنوز گئی نہی زنجیر حجرہ کی ہنوز ہلتی رہی روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ عرصہ تین ساعت کا آمد و رفت مین گذرا ہے حضرت شیخ مجدد الف ثانی اور دیگر حضرات صوفیہ اہل معانی نے یہہ لکھا ہے کہ آپ کا معراج مین جانا نمونہ عالم آخرت کا ہوا ہے اوس عالم مین بہت گنجائش سماتے ہین کہ صدہا سال کے کام ایک لمحہ مین ہو جاتے ہین حضرت نے صبح کو حال معراج کا بیان فرمایا کافرون نے صادق اللسان کو جھٹلایا مسخرے استعجاب سے ہنسے وسوسے اون کے دلون مین بسے لوگون نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمیشہ تمنے محمد کو سچا کہا اب کہو کیا کہو گے یہہ بات سنکر عاجز ہو گئے کہ محمد بیت المقدس مین

اپنا جانا اور آسمانون پر جاکر واپس آنا ظاہر کرتے ہین اور یہہ واقعہ خلاف فہم و فراست عقل و
قیاس کے باہر کرتے ہین حضرت ابوبکرؓ نے کہاکہ اے جہلا محمدؐ نے کبھی جھوٹھ نہین
بولا نہ جھوٹی بات سے زبان کو کھولا وہ جو کچھ کہتے ہین وہ بجا ہے اوسمین نہ جھوٹھ ذرا ہے
پھر حضرت ابوبکرؓ پاس سرور کے گئے حضرت نے سب حالات معراج کے کہے اونہون
نے صدقت کہا اونکا خطاب صدیق ہوا ابوجہل نے کذبت کہا وہ زندیق ہوا جناب
فاطمہؑ زہرا بتول عذرا اپنے پدر بزرگوار احمد مختارؐ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین
اور دریافت حالات معراج مسرت امتزاج کے خالق کردگار کی شاکر ہوئین اونہون نے
یہہ بھی استفسار کیا کہ آپکی کبریا خدا نے کیا کیا فرمایا حضرت نے اونکو سب سنایا اور یہہ کہا
کہ یہہ حکم خدا رہا کہ مین نے تیری امت پر نظر فرمائی مگر بجز بخشش کے کوئی بات نہ پائی
حضرت فاطمہ علیہا السلام امت خیر الانام کی بہت خیرخواہ اور غمخوار تھین لہذا نہایت مشکور
پروردگار تھین کافرون نے کہاکہ ہم اصلا حالات سماوات سے نہین جانتے ہین مگر
مقامات بیت المقدس اور اوسکے نشانات کو پہچانتے ہین اور ہماری دانست مین محمدؐ
بیت المقدس پاک سرشت مین نہ کبھی گئے نہ کبھی رہے اونہون نے نقشہ اوسکا پوچھا آپکو
اوسکے بیان مین اسلیئے تامل ہوا کہ آپ وہان رات مین گئے تھے اور نہ خیالات اوسکی
نقشہ کے رہے تھے فورًا قادر قدیر نے بیت المقدس پر تنویر کو آپ کے روبرو
پیش کیا آپ نے اوسکو دیکھکر سب مقامات و مکانات کو بتلادیا بیانات نشانات
خوب ہوئے کفار ناہنجار محجوب ہوئے قافلہ کفار کا بہر تجارت شام کو گیا تھا
آپنے اوسکی واپسی کا حال کہا اور یہہ فرمایا کہ بدھ کے دن قافلہ مکہ مین آجائیگا۔ توقف نہ پائیگا
اوس روز قافلہ شام تک نہ آیا خدا نے دنکو اتنا بڑہایا کہ وہ قافلہ داخل ہوگیا۔ حضرت کا صدق کامل ہوگیا

یہنبی کی برتری خوب ہی کہ رسائی عرش پر اوسنے کی — بلغ العلی بکمالہ
وہ ضیا ہے مظہر نور کی کہ جہان مین جسکی ہے روشنی — کشف الدجی بجمالہ
ہی عجیب ذات محمدی وہ رہا خلیق ہوا سخی — حسنت جمیع خصالہ
وہ نبی ہے حل علی صفی یہہ ہی کہنے رہوا ہے امتی — صلوعلیہ وآلہ

کیا بیان ہو داستان ہجرت محبوب کا
ذکر ہجرت سی حزین ہر عاشق مہجور ہا

جبکہ شرایع واحکام نے کثرت پائی اور جہل وعداوت قریش مین شدت آئی تو حضرت معلمان دین کے طلبگار ہوئے جناب رب العزت سے امیدوار ہوئے کہ کوئی سبب ایسا لاکلام پیدا ہو کہ قوم ناصر دین اسلام ہویدا ہو چنانچہ گیارہوین سال نبوت بنی شہمال سے بروایت معتبر چہہ نفر قبیلہ خزرج نے موسم حج مین اسلام پایا اور عقبہ اولی کہنی مین اوسکا نام آیا پہر بارہوین برس دوازدہ کس اوس وخزرج بموسم حج مشرف باسلام ہوئے اور وہ عقبہ ثانیہ سے مشہور انام ہوئے حضرت نے مصعب بن عمیر کو بوقت اونکی مراجعت کے اون کے ہمراہ کیا اور سبکو سپرد الله کیا مصعب نے مدینہ مین پہونچکر اونکی مساعدت سے اظہار دعوت اسلام کیا اور بہایت جرأت سے افشائے شرایع و احکام کیا ایک روز مصعب بستان بنی عبد الاشہل مین گئی وہان تلاوت قرآن وذکر احادیث سید المرسلان جماعت مکمل مین کرتے رہے کسی نے سعد بن معاذ سرگروہ قوم کو اسکی خبر دی اوس نے وہان آکر بہ تکبر ریاست وبہ نخوت امارت تقریر

پر تشر کی اور یہہ کہا کہ نہین روا کہ تو ان بے خبرون کو بہکائے اور اونہون نے
جو باتین نہین سنین اونکو سنائے اگر پہر یہان آئیگا تو بہت پچتائیگا اسکو سنتی ہی سب
لوگ بہاگ گئی بے لاگ گئی دوسرے روز مصعب ہمراہ اسعد بن زرارہ برائے
طلاوت قرآن و دعوت ایمان قریب اوسی مقام کے آئے اور فضایل و اکرام
مسایل اسلام کے سنائے پہر کسی نے خبر سعد بن معاذ بجبیر کو دی اوسنے اگرمہ الفت
بہ نرمی کی جب اسعد بن زرارہ نے اوسکو نرم پایا نہ گرم پایا تو یہہ فرمایا کہ تجکو یہہ لازم آیا
کہ اسکا کلام سنو کہ کیا کہتا ہے پہر اوسپر غور کرو کہ وہ کلام کیا مطلب دیتا ہے
اگر کلام اسکا برا ہے تو یہہ روا ہے کہ اپنے دلایل سے نصیحت دو زجر نہ کرو
اور بہلا ہے تو پہر یہہ بجا ہے کہ اوس سے ہدایت لو غنیمت سمجہو سعد بن معاذ نے
کہا کہ کہو کیا ہے تمہارا مدعا مصعب نے پڑہی یہہ سورہ کلام کریم بسم الله
الرحمن الرحیم حمٓ والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا
لعلکم تعقلون وانه فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم افنضرب
عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین وکم ارسلنا من نبی
فی الاولین اسکو سنتی ہی اوسکو ہوا الیقین کہ کلمات عظیم البرکات ہین اور یہہ ہدایات
بالصفات ہین اگرچہ اسوقت مین اوسنے اظہار شہادت نہ کیا مگر اوسکے باطن کو نور
ہدایت ایمان سے گہیر لیا پہر وہ اپنی قوم مین آیا اور تمامی بنی عبد الاشہل کو بولایا
خود ایمان لایا اور اون سب کو مسلمان فرمایا مصعب بن عمیر بعد تعلیم احکام و شرایع
مع الخیر بمعہ انصار کثیر بصحب قافلہ حجاج اہل تکفیر قریب پانصد یا زاید نفر اوس
و خزرج بموسم حج مکہ مین آئے اور دو عورت بسعادت مستند اور سنتی

یا تیہتر مرد بوقت دو ثلث شب گذشتہ قافلہ سے خفیہ نکلکر جبل متصلہ عقبہ مذکورہ پر
رجوع لائے اور وہان بانتظار طلوع جمال جہان آرائے سید ابرار قیام کیا
جناب رسالت مآب نے معہ عم خود حضرت عباس خیر الناس کے تشریف شریف
لاکر جلوۂ احتشام دیا جب حضرت نے اوس گروہ نیک خصلت کو اپنی طرف
متوجہ پایا تو اوسکو بشرف بیعت اسلام مشرف پایا حضرت عباس حق شناس نے
بپاس محبت اشرف الناس کے فرمایا اور کلام نصیحت اقتباس حقیقت
اساس سُنایا کہ اے لوگو آگاہ ہو کہ محمد صلعم عالی نسب والاحسب ہی اور باعزت و
عظمت حق طلب ہی اگر تم اپنے نفس پر اعتماد رکھتے ہو تو البتہ وفائے اتحاد کر سکتے
ہو ورنہ بہت پشیمانی ہوگی نہایت پریشانی ہوگی بالاتفاق سبنے کہا کہ ای عباس
باوفا انشا اللہ ہم کسی راہ بیوفائی نہ کرینگے ہرگز جدائی نہ کرینگے پھر اُنہون نے اپنی
عرض کیا کہ انبی کبریا ہم سے جو عہد لینا چاہو اوسکو بتلاؤ حضرت نے کہا کہ یہہ ہے
عہد خدا کا اوسکی عبادت کرو شرک و بدعت سے بچو اور میرا یہہ ہی تعہد ہے
یہہ ہی تم سے مجھکو ترصد ہے کہ تبلیغ رسالت مین مجھکو اعانت دو جہاد مین میری
حمایت کرو میری متابعت سے انحراف نہو اطاعت کے خلاف نہو امر
معروف و نہی منکر کو بجالاؤ آپ کو گناہون سے بچاؤ سخن حق کہو راہ خدائے
ذوالجلال مین انفاق مال دیتے رہو وہ بولے اور اونہون نے اپنے راز دل
کھولے کہ اے رسول خدا ہمکو نہین خوف ذرا حرب و قتال ہمارا کام ہے
جنگ و جدال سے ہمارا نام ہے یہود سے ہماری روابط و سوابق ہین اور باہم عہود وثائق ہین۔
اب ہم اونکو قطع کرتے ہین بالکل دفع کرسکتے ہین مگر ہم ڈرتے ہین اور اس

خوف ہین مرتے ہین کہ آپ بہ حمایت رب العزت علیہ و نصرت پائین اور ہمکو تنہا آفت
ہین چھوڑ جائین حضرت نے تبسم کیا اور یہہ جواب معظم دیا کہ ہرگز نہ ایسا ہوگا جیسا ہوگا ظاہر
ویسا ہوگا ہر بات خدا کے ہاتھہ ہے میرا جینا مرنا تمہارے ساتھہ ہے میرا تمہارا اندکوئی
غیر چلن ہے جان باجان تن باتن ہے جو تم سے اڑیگا مین اوس سے اڑونگا جو تمسے
لڑیگا مین اوس سے لڑونگا اور جو تم سے اصلاح چاہیگا مین اوس سے اصلاح
چاہونگا جو تمہاری فلاح چاہیگا مین اوسکی فلاح چاہونگا پھر اُنہون نے عرض کیا
کہ نبی الورا اگر ہم راہ خدا مین جان و مال سے فدا ہوجائینگے تو اوسکی کیا جزا پائینگے۔
آپنے کہا کہ اسے گروہ باوفا جنات تجری من تحتہا الانہار جزا ہی بہترین
نعمات دیدار خدا ہے پھر بسم اللہ یا رسول اللہ کہکر اونکی ارادت کامل ہوئی اوسیوقت
یہہ آیۃ کریمہ ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان
لہم الجنۃ نازل ہوئی یہہ واقعہ شہر ذی الحجہ مین نبوت سے تیرہوین سال ہجرت سے
قبل سہ ماہ مع الافضال وقوع مین آیا ورا وسکو عقبہ کبرا اور بعض نے عقبہ ثانیہ
فرمایا بارہ کس اکابر انصار نفیس و رئیس ہین مگر باہم سب انیس و جلیس ہین
ایک شخص نے انصارین سی کہا کہ ای رسول خدا اسوقت مشرکین منا مین جمع ہین
دشمن مبتلائے طمع ہین اگر حکم ہو تو مین اون سے لڑون اونکو تہ تیغ بیدریغ کردن
آپنے فرمایا کہ کوئی حکم جہاد بمقابلہ کفار بدنہاد نہین آیا پھر انصار نے محبوب رب
کردگار سے مدینہ کے چلنے کی درخواست کی حضرت نے یہہ گفتگو درست وراست
کی کہ ہنوز کوئی حکم خداوند نعمت بجہت ہجرت نہین آیا اور نہ کسی وقت نے تعین
پایا جب امر الٰہی ہوگا تو فوراً عمل تعمیل حکم شاہی ہوگا آپنے اونکو رخصت فرمایا خاص

وقت جمعیت آیا حضرت کو ہجرت و سرور ہوا ہر کافر نا ہنجار بوجہ متابعت انصار رنجور ہوا۔

فرمان کہیں ہیں کہیں ارمان نئے نئے	ابتو خدا دکہاتا ہے سامان نئے نئے
کرتا ہے مہربانیاں دیتا ہے ہر مراد	ہوتے ہیں خوب یار کے احسان نئے نئے
اب کیجئے نہ دست درازی تو ای جنون	داماں نئے نئے ہیں گریبان نئے نئے
ہوگا نہ پاس غیر رہے گا خیال دوست	جاری کئے ہیں یار نے فرمان نئے نئے
ہوتا ہے کوئی تیرہ دروں کوئی سرخرو	لاتا ہے رنگ عالم امکان نئے نئے
کرتے ہیں خال مصحف رخ کی تلاوتیں	کافر بھی ہو گئے ہیں مسلمان نئے نئے

ثاقب ترے سخن کی نہیں قدر جائیگی
پیدا ہوئی ہیں گرچہ سخندان نئے نئے

جبکہ حضرت کو ہجرت کا کرنا خواب میں نظر آیا تو آپ نے اپنے مہاجرت کو مد نظر فرمایا اگرچہ آپکو بوجہ عدم تعین وقت توقف سخت رہا مگر آپ نے اپنے اصحاب کبار اور احباب جان نثار سے مدینہ کے جانیکو کہا چنانچہ بموجب فرمان شہنشاہ دو جہان کے حضرات عمر خطاب معہ برادر خود زید بن خطاب عیاش بن ربیعہ حمزہ بن مطلب عبدالرحمن بن عوف طلحہ بن عبداللہ عثمان بن عفان زید بن حارثہ عمار بن یاسر عبداللہ بن مسعود بلال باکمال وغیرہم مخلصین رضوان اللہ علیہم اجمعین مدینہ کو گئے اور آپکے پاس صرف حضرت علی مرتضی اور صدیق باصفا رضی اللہ عنہما رہے جبکہ صحابہ مدینہ کو روانہ ہوگئے تو کفار نابکار تیر ندامت و تفنگ خجالت کے نشانہ ہو گئے شر و فساد کرنا چاہا عداوت و عناد میں مرنا چاہا ایکدن قریش مثل ابوجہل وغیرہ بد اندیش دار الندوہ میں داخل ہوئے اور وہاں کفار بد کردار ایک جلسہ میں شامل ہوئے پھر ابلیس بصورت پیر مرد آیا اوسکی آنے سی

ہر کافر پر حسد گھبرایا اوسنے کہا نہ ڈرو ور امین ساکن نجد ہون تمہارا ہمدرد ہون اب
تمہاری مشورت پوری ہوجائیگی نہ مصلحت اد ہوری ہوجائیگی یہہ سنکر کفار
مسرور ہوئے بشنیتر ناہنجار مغرور ہوئے بعدہ کافرون نے کہا کہ ای پیر مرد دانا محمدؐ
نے ہمکو بہت مجبور کیا ہے ہمارے دلون کو رنجور کیا ہے ہماری جماعت مین
تفرقہ ڈالا ہماری عداوت مین اپنا حوصلہ نکالا ہم اونکا دفع ہونا چاہتے ہین قلع وقمع
ہونا چاہتے ہین اون مین سے ایک شخص نے کہا کہ میری دانست مین یہہ بہتر
رہا کہ محمدؐ کو محبوس محبس کیا جائے تاکہ اونکے پاس کوئی نہ آئے جائے شیطان نے
کہا کہ نامناسب ہے یہہ سزا ضرور اونکا تابعین خصومت کرینگے معتقدین شماتت
دہرینگے جدال وقتال ہوگا مآل وبال ہوگا دوسرا بولا یہہ ہم اوسے کہ محمدؐ کو یہان
سے نکالو اپنا دین سنبہالو ابلیس پر تلبیس نے کہا کہ یہہ بہی نہین اچہا محمدؐ ساحر البیان
ہین شاعر اللسان ہین جہان جائینگے وہان آفت مچائینگے لوگ مسخر ہوجائینگے قوت
زیادہ تر پائینگے بالآخر ابوجہل نے مشورت کی اور اپنی یہہ رائے دی کہ چند جوانان
انتخاباً قرار پائین اور وہ رات مین بخانہ محمدؐ گہس جائین اونکو مہلت ندین فوراً قتل کرین
بنی ہاشم تمامی قریش سے تاب مقاومت نہ لائینگے ناچار ہوکر خون بہا پر راضی ہوجائینگے
شیطان علیہ اللعن کی یہہ رائے نا پسند پسند آئی اوسنے یہہ تدبیر چند در چند بتلائی جبکہ
یہہ تجویز قرار پائی تو کفار نے قتل محمدؐ کی ٹہیرائی علام الغیوب نے اپنے محبوب کو یہہ خبرین
دین **واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک**
ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین ہرچند کہ عزم بالجزم حضرت
کا بجہت مہاجرت بحکم۔ **ان اللہ یامرک ما لہجرۃ** کے تہا مگر

بہشیت رب العزت دن مین اتفاق جانے کا ہوا رات ہین کفار بدکردار نے
در اقدس خانہ مقدس کو گہیرا اور اپنا رخ سیاہ بسوئے آرام گاہ شہنشاہ پہیرا
حضرت نے فوراً جناب علی مرتضیٰ شبیر فدا کو اپنے بستر اطہر پر لٹایا اور اپنی ردائے
مبارک کو اوڑہایا اور ارشاد فرمایا کہ اے کاشف الغطا یا خدا تمہاری محافظت
فرمائیگا تمکو کوئی کافر بدطینت نہ ستائیگا اور جو امانتین حضرت کے پاس تہین وہ حوالہ
امیر المومنین کے کین اور یہہ کہا کہ ای مرتضیٰ یہہ امانتین پاس مالکون کے پہونچانا
اور مدینہ کو آنا پہر سید المرسلین سورہ یٰسین فاغشینٰہم فہم لا یبصرون
تک پڑہکر دروازہ پر بنجلل گئے اور ایک مشت خاک کفار سفاک پر پہینک کر وہان سے
نکل گئے وہان شیطان آیا اوس نے کافرون کو جتلایا کہ اے گروہ نادان محمدؐ ذی
شان تمہارے رو بسر و آنکہون پر خاک ڈالکر چلے گئے تم اندہون کی طرح سر
یہان کہڑے رہے کافرون نے جو اپنے رو بسر پر ہاتہون کو پہرا یا تو اثر
خاک کا اونپر پایا بالاخر مشرکان اندر مکان کے گہسے اور جناب امیر کہٹکا سنکر اوٹہے
کافرون نے اونسے پوچہا محمدؐ کہان ہین اونہون نے فرمایا وہ نہ یہان ہین کفار نے
حیدر کرار سے کچہہ مزاحمت نہ کی اور برائے جستجوئے محمدؐ خوشخو کے راہ لی
حضرت خیر البشر بخانہ صدیق اکبر گئے اور کچہہ باتین اون سے کرتے رہے پہر
اون کو اپنے ہمراہ لیکر اسلیئے پابرہنہ چلے کہ معاندین بد دین کو آثار قدم نہ ملے
جب پائے مبارک زخمون سے خونریز ہوئے تو حضرت صدیق حیرت
انگیز ہوئے پہر اونہون نے حضرت کو اپنے کاندہون پر چڑہایا اور غار ثور تک
پہونچایا اور یہہ عرض کیا کہ اے رسول کبریا غار جبال مین اکثر حشرات ہوتے ہین

بہ تشنہ غلغلت ہوتے ہین ہین اوّل غار مین جاتا ہون اوسکو صفا بناتا ہون چنانچہ احمد مختار
باہر باصرار رہے یار غار غار تیرہ و تار مین گئے مغاک کی صفائی کی خاک کو زیبائی دی اور
اپنی چادر کے پارچون سے سوراخون کو بند کیا ایک روزن باقی اوپر اپنا پائے دلپسند
رکھدیا پہر حضرت کو لوا لایا آپنے اوس مین قدم رنجہ فرمایا سرور نے زانوے صدیق
رفیق پر اپنا سر انور رکہا ضبط نوم ہوسکا آپ سو گئے حضرت صدیق بیٹھے رہے دفعۃً
مار زہردار نے پائے صدیق باوفا مین کاٹا مگر خون نہ چاٹا اگرچہ ابوبکر خوش سیر نے
سخت ایذا پائی مگر اصلا جنبش نفرمائی جب شدائد زہر زاید کے لپکے توبے اختیار روئے
مبارک سید ابرار پر اوسکے آنسو ٹپکے حضرت نے چونک کر ابوبکر پر نظر فرمائی اونکی حالت
بہت مضطرب پائی آپنے فرمایا اے صدیق کیا پیش آیا عرض کیا کہ اے حبیب کبریا مین نے
اس غار مین ایک سوراخ کو اپنے پاشنہ پا سے پاٹا ہے اوس مین سانپ نے کاٹا ہے
آپنے آب دہن مبارک اپنا جائے گزیدہ پر لگایا بفضل شافی مطلق اثر صحت تمام مقام
آفت رسیدہ پر آیا جب سید ابرار داخل غار ہوے تو در غار پر درختان مغیلان نمودار
ہوئے اوسپر مکڑی نے اپنا جالا پہیلایا اور اوس غار پر کبوتر کے جوڑے نے اپنا
آشیانہ بنایا انڈے سینے آیا یہہ بھی تواریخ مین پایا کہ اوس مکڑی نے اول داؤد
علیہ السلام پر وقت طلب جالوت بدنام کے تنسیج کی اور دیگر بار در غار جناب سید
الانام علیہ السلام پر تنسیج کی اوس عنکبوت نیک انجام کی صحیح رہی اور کبوتران حرم
اوس جفت کبوتر خوش قسم کی نسل مین ہین بہت نیک اصل مین ہین ببرکت دعائے حضرت
تا روز قیامت ہر آفت سے محفوظ رہینگے نہایت محافظت سے محفوظ رہینگے الغرض
علی الصباح کفار بداصلاح بتلاش سرور غار پر آئے صدیق اکبر نے اونکے پانون دیکھہ

پائے ابوبکر بخوف ضرر پیغمبر محزون ہوئے اور مخطوط مملوؤں ہوئے حضرت نے کہا۔
لاتحزن ان اللہ معنا جب کافرون نے مکڑی کا جالا اور کبوتر کا جوڑا دیکھا تو
ٹھٹکیا اونکا سب لیکہا کفار وہان سے چلے گئے اپنے قصد سے ناامید ہے جناب
باری نے اپنی شان ستاری دکھلائی کہ تار عنکبوت اور طیار وحشی بھبوت سے
حفاظت حضرت کی فرمائی فی الواقع ہزاران جوانان جنگی سے یہہ کام ہوتا اور بیشمار ان
زرہ آہنی سے یہہ نیک انجام ہوتا قصہ ہجرت مین رب العزت نے اسد اللہ الغالب
علی ابن ابی طالب کو یہہ افضلیت مرحمت کی کہ جناب امیر ذی شان سے تحمل خوف
جان مین داد جان نثاری بلا وحشت دی اونکی شان والا مین خداوند تعالے کا یہہ ارشاد
ہے ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ
رؤف بالعباد ہے اور فضیلت ابوبکر جان نثار پیغمبر اذ یقول لصاحبہ
لاتحزن ان اللہ معنا سے ظاہر ہے اور بشارت معیت خاصہ الہیہ سی باہرہ
اہل تحقیق نے یہہ نکتہ تدقیق تحریر کیا کہ اصحاب حضرت موسیٰ نے بہنگام تعقب فرعونیان
کے انا لمدرکون کو تقریر کیا تو حضرت موسیٰ نے کلا ان معی ربی
سیہدین کہا اور مقولہ محمدیہ مین لاتحزن ان اللہ معنا ہے پس امتیاز
ہر دو مقولات سے تفاوت ثابت ہے اوس مین نہ کسی بحث کی حاجت ہے کہ حضرت
موسیٰ نے اپنے اصحاب کو بلفظ کلا حسب محاورہ عرب زجر کیا اور نہ معیت خاصہ الہی کا
اونکو اجر دیا جناب صاحب لولاک نے اپنے کلام پاک کو لاتحزن کلمہ طمانیت آمیز محبت
انگیز سے شروع کیا اور اپنے صاحب کو بہی ان اللہ معنا سے معیت خاصہ الہی کا
شرف دیا اس سے علویت فخر رسالت کی بہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ التحیۃ کے پائی جاتی

ہے اور فضیلت حضرت ابوبکر باوفا کی بہ نسبت اصحاب موسیٰ کے بتلائی جاتی ہے عامر
بن فہیرہ غلام آزاد صدیق نیک نہاد متصل غار فیض آثار بکریان چراتے تھے اور دودہ
اونکا حضرت خداوند نعمت کو پلاتے تھے عبداللہ پسر جوان صدیق صداقت پناہ مجالس
قریش مین جاتے تھے اور خبرین لاکر رات مین حضرت کو سناتے تھے المطلب مہر اوج
رسالت ماہ برج نبوت تین روز غار ثور سعادت اندوز مین رہے بعد تین دن کے
کلمات وہان سے نکلنے کے کہے عبداللہ بن اریقط دئلی حسب فرمان خیر البشر اونٹنیان
غار پر حاضر لائے آپ نے سامان وہان سے جانے کے فرمائے جناب سرور و ابوبکر و عامر
بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہوکر براہ ساحل روانہ ہوئے عبداللہ اریقط دئلی برائے راہبری
ہمراہ شہنشاہ زمانہ ہوئے اثنائے راہ مین رسالت پناہ نے گوشت اور جو ہاری ام معبد سے
طلب فرمائے مگر اوسکے پاس نہ پائے حضرت نے گوشۂ خیمہ ام معبد مین ایک بکری پائی
آپنے اوسکے دوہنے کی اجازت چاہی ام معبد نے کہا کہ اے رسول خدا مین اس
بکری کا آپ کو دودہ پلاکر سعادت لیتی مگر افسوس ہے کہ یہہ بکری دودہ نہین دیتی
ایک مدت سے اسکی بچہ پیدا نہین ہوتا اور بوجہ ناتوانی کے چرنے کو اتفاق صحرا نہین ہوتا
حضرت نے کہا کچہہ نہین پروا کیسی ہی ہو اوسکی دوہنے کی اجازت دو ام معبد نے پہر نہ
حجت کی آپکو اجازت دی حضرت نے بسم اللہ پڑہکر بکری کی تہنون کو پکڑا فوراً تہنون
کو دودہ نے اکٹہا حضرت نے دودہ دوہا ایک ظرف کلان دودہ سے پر ہوا آپ نے
ام معبد کو پلایا اور خود نوش فرمایا اور آپکی جماعت نے خوب سیر ہوکر پیا پہر حضرت نے
اوس برتن کو دودہ سے بہر دیا جب یہہ واقعات اعجاز سرور کائنات فخر زمانہ ہوگئے
تو پہر حضرت وہان سے روانہ ہوگئے جب شام کو ابو معبد آئے تو اونہون نے یہہ عجیب

سامان پائے ام معبد نے آپکے سب حالات بیان فرمائے ام معبد و ابو معبد دونون زن وشوہر ایمان لائے ابو معبد اصحاب مین شامل ہوئے اونکو اعزاز دینی حاصل ہوئے کفار مکہ نے اشتہار دیا تہا اور یہہ اقرار کیا تہا کہ جو محمدؐ یا ابوبکرؓ کو پکڑ کر لائیگا یا قتل کر کے آئیگا تو وہ ہم سے سو اونٹ پائیگا اور جو دونون کو گرفتار کر کر لائیگا تو وہ دو سو اونٹ کے پانیکا مستحق ہو جائیگا جب سراقہ بن مالک بن جعشم نے مضمون مشتہرہ کفار سنا تو اوس نے بطمع انعام اپنا سر ڈہنا وہ حضرت کی تلاش مین تہا کسی نے اوس سے کہا کہ ابہی چند شتر سواران اودہر سے جاتے تہے خدا جانے کہان سے آتے تہے شاید یہہ وہی شخاص ہون کہ جن سے قریش کے مطالب خاص ہون سراقہ نے قصد تعقب کیا مگر بخیال پیش قدمی اور رون کو دہوکا دیا اپنا گہوڑا اتیار کرا یا نیچے ایک ٹیلے کے منگایا پہر سراقہ سرکش کمان و ترکش سے مسلح ہو کر سوار ہوا اور گہوڑے کو دوڑا کر نزدیک حضرت کے نمودار ہوا صدیق اکبر نے اوسکو دیکہہ کہا کہ اے رسول خدا ایک سوار آیا آپ نے اوسکو ملاحظہ فرمایا حضرت نے اوسکو بد دعا کی اوسپر ئی آفت بلا کی کہ گہوڑا اوس کا شکم تک زمین مین دہنسا وہ سخت بلا مین پہنسا اوس نے واویلا کیا اور یہہ کہدیا کہ تم دونون صاحبون کی بد دعا کا یہہ اثر ہے اب تمہاری دعا سے میرا دفع ضرر ہی مین عہد کرتا ہون اور اسکو اپنے ذمہ دہرتا ہون کہ اگر مین اپنی واپسی مین تمہاری متلاشی کو دیکہہ لونگا تو ضرور اوسکو پہیر دونگا حضرت نے دعا کی خدا نے پذیرا کی گہوڑا اوس کا زمین سے نکل آیا اوسکو بلا سے بچایا سراقہ نے حضرت سے امان نامہ لکہایا مگر اوسوقت تک ایمان نہ لایا اوس نے جس متلاشی کو پایا اوسکو حسب عہد واپس کرایا بعدہٗ سراقہ ایمان لایا صحابہ مین آیا یہہ معجزہ محمد عربی مثل معجزہ موسیٰ نبی کے تہا مفسرین نے

تفاسیرین لکھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ التحیۃ والثنا نے قارون ذوفنون کو حکم زکواۃ کا دیا
اور بحکم خدا ایک ہزار درم مین سے ایکدرم کا دینا مقرر کیا تو قارون ملعون سکو بپاسداری
اپنی دولت بیشماری کے یہہ امر سخت ناگوار ہوا اور بوجہ کینہ دیرینہ کے حضرت موسیٰ کا درپئے
آزار ہوا اگرچہ قارون مطعون بہت مالدار رئیس تہا مگروہ نہایت خسیس تہا اوس نے
لوگون کو جمع کیا اور یہہ کہدیا کہ موسیٰ باتین بناتے ہین ہمارا تمہارا مال اس حیلہ سے لینا
چاہتے ہین المدعا بمشورہ نا سزا ایک زن فاحشہ فاجرہ حاملہ زنا کو بلایا اور اوسکو بطمع مال
و زر بہکایا کہ تو موسیٰ کا زنا کرنا اپنے ساتہہ بنی اسرائیل مین بیان کرنا اور اون سے حاملہ ہونا
اپنا عیان کرنا المختصر ایک روز حضرت موسیٰ پیغمبر وعظ فرما رہے ہتے احکام حدود قصاص
سنا رہے ہتے جب حضرت موسیٰ نے یہہ فرمایا اور سبکو سنایا کہ جو کوئی مرد نا کتخدا مرتکب زنا
پایا جائیگا تو وہ سئو درّے کہائیگا اور جو مرد کتخدا مجرم زنا قرار دیا جائیگا تو وہ سنگسار
کیا جائیگا قارون بحال زبون اوٹہا اور اوسنے بلا تامل یہہ کہا کہ اے موسیٰ اگر
تم سے ایسا ہو تو کیا ہو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مجکو اور علیحدہ کوئی حکم نہین آیا اگر
مجہسے ایسا ہو تو مجکو بہی یہہ ہی سزا ہو قارون مطعون بولا کہ اے موسیٰ اب مین نے
تمہارا عیب کہولا کہ ایک عورت کو تم سے یہہ ہی دعوی ہے اور تمہاری نسبت
اوس نے سچ کہا ہے حضرت موسیٰ نے کہا اوسکو بلواؤ جو وہ کہتی ہو وہی
سنواؤ قارون بدشگون نے اوس عورت کو حاضر کرایا اور حضرت موسیٰ نے اوس سے
دریافت فرمایا کہ تو کیا کہتی ہے اب کس فکر مین رہتی ہے اوس نے کہا کہ اے
موسیٰ کیا کہون عجب تردد مین ہون کہ قارون واژون بخت مجہسے کہتا ہے اور مجکو
طمع مال و زر بہت کا سخت دیتا ہے کہ تو موسیٰ پر اتہام زنا کر تم مردنیک نہاد ہو

پاک نژاد ہو بیگناہ ہو جہان پناہ ہو اگر مین تم پر تہمت زنا کرون اور ایسا تہا صرنا حق تم پر دہرون تو خدا جانے میرا کیا حال ہو اور مجکو کیسا یہہ ال و منال ہو اسکو سنتے ہی حضرت موسٰی کو ملال مین جوش جلال آیا یہہ جوش قارون ملعون پر وبال لایا حضرت موسٰی نے زمین سے کہا خذیہ ا اسکو نہ دے مہلت ذرا زمین نے قارون کو لیا نہ کچھہ وقفہ دیا قارون سرنگون ٹخنون تک زمین مین دہنسا سخت عقوبت مین پہنسا قارون آفت مشحون نے ہر چند عجز و انکساری کی آہ و زاری کی اور یہہ کہا کہ اے موسٰی مجھہ پر رحم فرماؤ مجکو آفت سے بچاؤ لیکن حضرت موسٰی نے اسکو قبول نکیا زمین کو خذیہ کا حکم دیا قارون ملعون گھٹنون تک زمین مین دہنسا زمین نے اوسکو سخت کسا قارون مطعون بہت گڑگڑایا مگر حضرت موسٰی نے اوسکو نہ چھوڑا پہر حضرت موسٰی نے کہا خذیہ زمین اوسکو بالکل نگلگئی لاش اوسکی مسلگئی پہر خدا نے خزائن کو اوسکے سرپر رکھکر زمین مین دہنسایا اوس نے سخت عذاب پایا ان دونون معجزون کی جو کیفیت ہے اوس سے مابہ الامتیاز رحمۃ اللعالمین کی فضیلت ہے سید المرسلین نے سراقہ کو خسف زمین سے بچایا بلکہ اوسکو امان نامہ عطا فرمایا اور حضرت موسٰی کو قارون ملعون کی بیکسی پر رحم نآیا اوسکو خسف زمین کرایا حضرت موسٰی کے پاس وحی آئی خدا نے یہ بات فرمائی کہ اگر وہ مجھسے پناہ لیتا تو مین اوسکو نجات دیتا اے مداحان محمدؐ و اے ثناخوان احمدؐ اگر فضیلت جناب خاتم الرسالت کی بیان مین آئے تو اوس سے تحقیر کسی رسول قدیر کی نہ دہیان مین آئے حفاظت اسکی ضرور ہے حقارت ہر پیغمبر عالی مرتبت کی کفر بیقصور ہے البتہ بیان افضلیت سے کوئی الزام لازم نہین آتا ہے کہ نعوذ خدا

تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض فرماتا ہے

ہی عجب عالم مین ثنا و شان و شوکت آپکی	افضلیت مین ہی افضل فضیلت آپ کی
تمکو خالق نے کیا ہے رحمۃ للعالمین	عام ہے ہر دو جہان مین خاص رحمت آپکی
اپنی شاہی مین دیا الفقر فخری کو شرف	ہی علوی مرتبت مین خوب ہمت آپ کی
کاہش ہجران مین ہو جاتی ہے جانکاہی ضرور	باعث کربت ہی مہجوروں کو ہجرت آپ کی
آپ کرتے ہین حمایت بیکسی مین ای نبی	بیکسوں کو بس غنیمت ہی اعانت آپکی
سنیہ سے کیونکہ نہو تا قلب مومن زرنگار	کیمیائے پر سعادت ہے نصیحت آپکی

یون ثناخوانی ثاقب سی ہی حسن شاعری
زینت شعر و سخن ہوتی ہے مدحت آپ کی

جب مدینہ طیبہ قریب آیا تو سرور نے وہان بریدہ بن الحصیب اسلمی کو معہ ستر سواران کے پایا حضرت نے پوچھا کہ اے گروہ دانا تم مین کون ہے سردار با نصیب اونہون نے کہا کہ بریدہ بن الحصیب آپ نے کہا برد امرنا پھر عند الاستفسار احمد مختار نام اپنے قبیلہ نیکنام کا اسلم بتلایا آپنے فرمایا اسلمنا پھر آپنے کہا کہ قبیلہ اسلم مین کیا ہے تمہارا قوم ذی فہم اونہون نے کہا بنی سہم حضرت نے اخرج سہمک فرمایا اور بریدہ کو اپنے جمال جہان آرا اور مقال جان افزا سے مسخر پایا بریدہ صاحب الایقان معہ اپنے ہمراہیان کے ایمان لائے اور لشکر اسلام کے نشان بردار قرار پائے زہے قدرت قادر یکتا خہے رحمت یا در بے ہمتا کہ بریدہ بطمع انعام مشتہرہ قریش بد انجام بغرض تعرض محمد خیر الانام اور بجہت مزاحمت احمد علیہ السلام کے آئے اور مشرف باسلام اور نشان بردار سید والا مقام ہو کر مرتبہ احتشام کے پائے

اور محبت کثیر المنفعت خاتم الرسالت مین رہ مدینہ ذوالعظمت مین گیئے اہالیان مدینہ پاک بہر استقبال صاحب
لولاک علی الصباح شہر سے باہر مکہ کی راہ پر ہر روز آتے تھے اور یاوس ہو کر دوپہر کو واپس جاتے تھے ایکدن
حسب معمول آکر واپس چلے ایک یہودی نے سواری رسول باری کی دیکھی ایک ٹیلے کے
تلے اوس نے کہا واپس نہ جاؤ تم یا معشر العرب ھذا اجلکم وہ لوگ خدمت
بابرکت مین حاضر ہوئے حضور پر نور کو عمدہ اہتمام اور تزک واحتشام سے مدینہ مقدسہ مین
لیجاکر فاخر ہوئے مدینہ منورہ مین خوشیان اور شادیان جابجا تہین دختران انصار
ذی شان نغمہ سرا تہین۔

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع		طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
ہم پہ واجب شکر ہے نکلی دعا منہ سے		بدر نکلا برج ثنیات الوداع کوہ سے

قاموس مین ہے معنی ثنیات الوداع کے اون گہاٹیون سے رخصت کی پائے گئے کہ جن
گہاٹیون تک صاحبان مدینہ برائے رخصت مسافران مکہ آتے گئے اور بعض اہل لغت
اور محدثین یاصفت نے ہو ثنیات الوداع کا مدینہ سے بجانب شام لکہا ہے اور ایسا ہی
صحیح بخاری سے ثابت ہوا ہے جب حضور فخر رسالت نے غزوہ تبوک سے معاودت
فرمائی تہی تو لڑکیون نے بیت مذکورہ بالبداہت گائی تہی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
اپنے عہد طفولیت ہشت یا نہ سالہ کی خبر دیتے ہین کہ جب مدینہ منورہ مین نور طلعت
حضرت پرتو فگن ہوا تو مدینہ طیبہ پُرضیا ہوا اور در و دیوار سے نور چمکتا تہا مثل تاب آفتاب
چمکتا تہا حضرت نے منازل بنی عمرو بن عوف با منزلت مین بماہ ربیع الاول بروز دوشنبہ
نزول اجلال فرمایا روز دوشنبہ مین ولادت باسعادت اور بعثت وہجرت اور
داخلہ مدینہ باعظمت اور واقعہ وفات حضرت وقوع مین آیا وہان مسجد قبا تہی وہ

نہایت نیک بنائی تیسرے روز وہان حضرت علی مرتضی بعد ادائے امانت ہارونق افروز ہوئے جناب مصطفے رسول خدا مسرت اندوز ہوئے چونکہ جناب مرتضی پیادہ پا تشریف لائے تھے اسلیئے آپ کے پاہائے مبارک نے آبلے جھلکتے پائے تھے حضرت نے دست حق پرست اپنا اوسپر ملا اونہون نے فوراً پائی شفا جناب سید الانام رسول علیہ السلام وہان چودہ روز رہے بیوم جمعہ بوقت نماز مسجد قبا مین گئے آپنے خطبۂ بلیغ پڑہا قلب ہر مومن کو جواہر انوار سے جڑا پہر حضرت بعد نماز جمع اپنے راحلہ خوش رفتار پر سوار ہوکر متوجہ مدینہ ہوئے قبائل انصار پیادہ وسوار رکاب سعادت انتساب مین باقرینہ ہوئے جب حضرت درمیان اکالہ البلدان کے آئے تو لوگون نے نشان عجب پایان کیے پائے اور یہہ کہا کہ اے رسول خدا ہر ایک کی ہے یہہ التجا کہ میرے غریب خانہ عجیب کاشانہ کو اپنے قدم میمنت لزوم سے مزین فرماؤ اور اوسکو اپنے قیام مبارک انجام سے مشین بناؤ خلوص ومودت اور خصوص محبت کا اظہار کیا اور خدمت گذاری وجان نثاری کا اقرار کیا آپنے سب کے حق مین دعائے خیر فرمائی اور یہہ بات سنائی کہ میری اونٹنی مامور ہے یہہ ضرور ہے کہ وہ جہان بیٹھہ جائیگی وہی جگہہ میرے قیام کی قرار پائیگی الغرض آپ کی اونٹنی وہان بیٹھہ گئی کہ جہان منبر اطہر مسجد شریف کی جگہہ تہی اوسکے متصل مکان ابو ایوب انصاری کا تہا اور وہ بادشاہی نثاری کا تہا اسباب حضرت کا اوس مین رکہا پہر کوئی کچھہ نہ کہسکا آپنے وہان قیام فرمایا۔ آرام پایا ابو ایوب اولاد شامول یگانہ زمین کے تہے شامول سردار چارسو علماء مصاحب تبع حمیری بادشاہ یمن کے تہے اتفاقاً وہ بادشاہ عالیجاہ مدینہ باسکینہ مین آیا اوس نے مدینہ کو غیر آباد پایا وہان ایک چشمہ جاری تہا عالم بہاری تہا

علماء اوس مقام کو ہجرت گاہ نبی اللہ سمجھکر وہان آباد ہوئے انصار اونکی اولاد مین
خیر العباد ہوئے بادشاہ نے بھی وہان رہنے کا قصد کیا مگر اوسکو تعلقات سلطنت
نے نہ رہنے دیا عالمون کو اوسنے رہنے کی اجازت دی مکان قیام گاہ سید
المرسلان کی تعمیر کی اور ایک ایمان نامہ بنام سرور زمانہ لکھا کر حوالہ شامول کیا اور
یہہ کہدیا کہ جو تمہاری اولاد سے زمان سید پیغمبران مین رہیگا وہ میرا اسلام نبی آخر
الزمان سے کہیگا اور اس نامہ کو اونکی خدمت بابرکت مین پہونچا دیگا وہ بہت ثواب
لیگا چنانچہ وہ نامہ بخانہ ابو ایوب انصاری چلا آیا ابو ایوب نے جو شامول کی اکیسوین
پشت مین تہے اور بختیاری معقول کی شست مین تہے اوسکو خدمت فیضدرجت
حضرت مین پہونچایا جس زمین پر اونٹنی کے بیٹہنے کی خصوصیت تہی وہ دو یتیمونکی
ملکیت تہی دونون یتیم اسود بن زرارہ کی نگرانی مین تہے پرورش ونگہبانی مین تہے
حضرت نے دس درم مال ابوبکر یار غار سے اوسکو خرید فرمایا اور اوس پر مسجد
اور حجرات اقدس کو بنایا مدینہ مین عبد اللہ بن سلام علامہ یہود نزد سید الانام آئے
وہان بعض اصحاب سرور پیغمبران فراہم پائے اونہون نے جناب رسالت مآب سے
اپنی دانست مین سوالات لاجواب کئے مگر آپنے جوابات باصواب دئے کہ
علامت قیامت مین مشرق سے مغرب کو خلایق کی لیجانے والی ایک آتش
سوزان ہوگی اور کباب جگر ماہی پہلے غذا ئے اہل جنان ہوگی اور جو نطفہ
مان کا غالب ہوجاتا ہے تو ولد بجانب مادر مشابہت دکہلاتا ہے اور اگر
نطفہ باپ کا غلبہ لاتا ہے تو پسر بطرف پدر مناسبت پاتا ہے عبد اللہ بن سلام
نے اسکو سنکر کہا کہ اے رسول خدا یہی کتب سابقہ مین ہے لکھا اس مین

شک نہین فوراً پھر وہ ایمان لائے اسلام مین آئے سلمان فارسی مجوس فارس ہتے
دین مجوسی کو چھوڑکر بہ دین عیسائی نصاری کے ہم مجالس ہتے اونہون نے علماے
یہود و نصاری سے حضرت کی خبر پائی تہی اور کیفیت ہجرت ہی اونکی سماعت مین آئی
تہی اسلیئے وہ مدینہ مین آگئے ہتے ہرچند کہ کئی شخصون کے غلام قرار پا گئے ہتے مگر اوس وقت
مین ایک یہودی کے غلام ہتے بہت نیکنام ہتے جب حضرت مدینہ پاک مین آئے تو وہ خدمت
بابرکت صاحب لولاک مین آئے اور ایک شئے کو پیش کرکر صدقہ بتلایا آپنے فرمایا کہ ہمکو
صدقہ حرام ہے نہ صدقہ لینا ہمارا کام ہے حضرت نے اوس چیز کو نہ لیا دوسرے روز
اونہون نے کسی اور شئے کو بطور ہدیہ پیش کیا حضرت نے اوسکو قبول فرمایا اونکو
بہت خوش آیا ایکدن سلمان کو مہر نبوت پشت خاتم الرسالت پر نظر آئی اونکے
دل مین یہہ بات قرار پائی کہ حضرت بلاشک نبی ہین یہہ دونون باتین موافق اخبار
سابقین کے ثبوت نبوت کو قوی ہین لہذا وہ بلا تامل مسلمان ہو گئے صاحب ایمان
ہو گئے پھر حسب ارشاد رسول رب العباد اُنہون نے بذریعہ کتابت اپنے مالک سے
جب آزادی چاہی اوسنے کہا کہ بندہ الہی درخواست تمہاری چالیس اوقیہ طلا پر
منظور ہے مگر یہہ شرط ضرور ہے کہ تین سو درخت خرما کے لگائے جائین جب اون مین
پہل آئین تب آزادی پائین کچھہ حجت نہ لائین حضرت نے اپنی دست مبارک سے
ہر درخت خرما کا لگایا اوسی سال مین سب درختون کو خدا نے باور فرمایا اور
سونا بمقدار ایک بیضہ غنیمت مین آیا اوسکو حضرت نے حوالہ سلمان فرمایا حضرت
سلمان نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا یہہ سونا کافی نہوگا اور وزن مقررہ کو وافی
نہوگا حضرت نے اپنی زبان فیض ترجمان اوس سونے پر لگائی اوسکی پوری تعداد

چالیس اوقیہ وزن مین آئی حضرت سلمان آزاد ہوئے خدمت حضرت مین رہکر
بہت شاد ہوئے یہہ قدرت خدا ہے یہہ شان کبریا ہے کہ سرداران قریش مثل
ابولہب لعین اور ابوجہل بددین کفر و ضلالت مین مبتلا رہے اور بادشاہان
نصرانی بفضل یزدانی مانند نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل
بے خدشہ مسلمان باخدا رہے کسی کی جہالت سے شامت آئی اور کسی نے ضلالت
مین ہدایت پائی۔

یارب ہی یہہ بندون پہ عنایت تیری	پاتے ہین ہدایت من اعانت تیری
رہتے ہین ضلالت مین سدا بدقسمت	خوش بخت کو رحمت سے حمایت تیری

جب مدینہ پاک مین صاحب لولاک کو ہجرت نیک فال سے دوسرا سال آیا تو بعض واقعات
تعلقات اور بعض فتوحات غزوات نے وقوع پایا حضرت نے مدینہ مطہرہ مین آکر
بحکم خالق اکبر سولہ یا سترہ مہینے تک بجانب بیت المقدس ہم منزل فلک نماز بانیاز ادا
کی اور اس مین تالیف قلوب یہود اہل اسلام کی مرکوز خاطر با صفا تہی اگرچہ مسجد حرام
کو قبلہ بنانے کے خیالات اکثر حضرت کو آتے تہے مگر آپ انتظار وحی فرماتے تہے
اللہ نے وحی نازل فرمائی اور یہہ آیت کریمہ آئی قد نری تقلب وجہک
فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضہا فول وجہک شطر المسجد
الحرام قبلۂ بیت المقدس ہوگیا منسوخ تمام ہرچند کہ روایات مین اختلاف
ہے مگر روایت بالا صحیح و صاف ہی جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا بتول عذرا
جگرگوشہ رسول خدا تہین برگزیدہ جناب کبریا تہین حضرت اونکو سب سے زیادہ محبوب رکہتے تہے
اور محبت اونکی بہت مرغوب رکہتے تہے خدا کی نہایت پیاری تہین مقبول جناب باری تہین

بیہ حضرت کا بیان ہے کہ فاطمہ سردار عورات جنان ہے اگرچہ بعض ذی اقتدار برگزیدہ
کردگار نے اونکی درخواست کی مگر حضرت نے وہ نامنظور بوجہ راست کی منشائے
رسول برائے مناکحت بتول با علی مرتضی صاحب ل اتقی تھا خواص سید ابرار نے
حیدر کرار سے کہا کہ آپ حضرت سے درخواست فاطمہ کیجئے اور بحضور سرور خود
جاکر بالمشافہ پیغام دیجئے حضرت نے فرمایا سب کو سنایا کہ بن مالدار نہین اسلیئے امیدوار
نہین مسب نے کہا کہ اے مرتضی اگر آپکی درخواست حسب دستور ہوگی تو وہ ضرور
منظور ہوگی حضرت علیؓ پاس جناب نبی کے گئے مگر بوجہ شرم کے خاموش رہے حضرت
نے کہا کہ یا علی کیا ہے مقصود دلی حضرت علی نے درخواست نسبت فاطمہ ظاہر کی
اور اپنی بے استطاعتی ظاہر کی حضرت نے مرحبا فرمایا اور آپکو یہہ پیغام خوش آیا پھر بخواجہ انس بشیر
پیغمبر ایک حالت حضرت پر طاری ہوئی گویا وحی جاری ہوئی جب حالت حضرت بحال خود آئی
تو آپنے انس سے یہہ بات فرمائی کہ جبریل پاس سے رب جلیل کے آئے اور یہہ حکم پروردگار
لائے کہ نکاح فاطمہ کا علی سے کیا جائے پس اے انس یہہ مژدہ دوستون کو دیا جائے پھر آپنے
حضرت علی سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے اونھون نے کہا یہہ عطیہ خدا ہے کہ ایک زرہ
ایک گھوڑہ ہے اور نہ بہت ہے نہ تھوڑا ہے آپنے فروخت زرہ کی اجازت دی اور
گھوڑے کے بیچنے کی ممانعت کی حضرت علی نے چارسو اسی درم کو زرہ فروخت فرمائی اور
اور اوسکی کل قیمت پاس حضرت کے پہونچائی حضرت نے ایکمشت درم سپرد بلال کیے اور
باقی تفویض حضرت ام سلمہ خوش خصال کیے بلال حسب ارشاد رسول ایزد متعال خوشبو خرید
لائے اور حضرت ام سلمہ نے اسباب جہیز تیار فرمائی یعنی ایک چارپائی کلان دو نہالی
کتان دو چادر بردزیبا ایک تکیہ خوشنما دو بازو بند نقرئی دو گھڑی گلی ایک مشک آبی

ایک قدح آفتابی ایک آسیا اور دیگر اشیا کو ترتیب دیا اور ہر چیز کو با تہذیب کیا
اور حضرت نے مہاجرین و انصار کو طلب فرمایا ہر اک نہایت سرور و شادمانی بہجت و
کامرانی سے آیا شرکت محفل شادی سے ہر اک کا مرتبہ بڑہا حضرت نے خطبہ بلیغ پڑہا
نکاح حضرت فاطمہ زہرہ کا ساتھ جناب علی مرتضیٰ کے وقوع مین آیا اور چارسو دینار فضہ
مہر قرار پایا جو بقدر ڈیڑہ سو تولہ وزن مین آیا حضرت علی نے اوسکو قبول فرمایا اور
اوس سے راضی ہونا اپنا سکو سنایا حضرت نے طبق خرما کو لٹایا حاضرین نے
اوسکو لوٹ کر کہایا حضرت نے نکاح سے پہلے اپنی دختر فاطمہ سے دریافت فرمایا
کہ آیا تمہارا نکاح ساتھہ علی کے کیا جائے اور مہر قرار دیا جاے حضرت فاطمہ یہہ سنکر
خاموش رہین شرم سے کچہہ نہ کہہ سکین یہہ خاموشی اذن قرار پائی اور یہہ بات حکم
شریعت مین آئی کہ سکوت بکر ہنگام استیذان ولی قریب تر اذن مین داخل ہے
اور امور جواز نکاح مین شامل ہے پس حضرت نے بعد نکاح بی بی فاطمہ کو رخصت
کیا اور اسباب جہیز اون کے ساتھہ کر دیا آپ بی بی فاطمہ کے گہر گئے کلمات بزرگانہ
کہے اور پانی طلب کیا فاطمہ نے قدح چوبین مین پانی بہر دیا اوسکو سامنے حضور کے
لائین آپ نے اوسپر دعائین دم فرمائین حضرت نے اوس پانی مین آب دہن مبارک اپنا
ڈالا ہو گیا وہ پانی برکت والا حضرت نے اوس پانی کو سر و سینہ مقدسہ جناب فاطمہ
پر چہڑکا اور شیطان لعین کو جہڑکا۔ اللھم انی اعیذھابک وذریتھا من
الشیطان الرجیم فرمایا اور حضرت علی ولی کو بہی بلا کر پانی منگایا اور آپ نے
اوس مین اپنی کلی ڈالکر سر و سینہ اطہر اور ہر دو شانہ انور علی پر چہڑک دیا اور مثل دعائی
فاطمہ بحق مرتضیٰ استعمال دعا کیا اور دونون کے حق مین جمع اللہ شملکما

واسعد جدکما وبارك علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا

کہا بفضل خدا یہہ اثر دعا ہا کہ اونکی ذریات بابرکات مین ایمہ اطہار اور اولیائے کبار پیدا ہوئے اور اون سے عجائبات کرامات وواقعات خرقہ عادات ہویدا ہوے اگرچہ اسوقت مین رسم ولیمہ نہ تہی مگر حضرت علی سے لئے کی سبحان اللہ عجب ذات باصفات امیر المومنین امام العارفین ہے کہ جس سے تقویت گرین دین سید المرسلین ہے

مرا سینہ ہی گنجینہ صفات شاہ شاہان کا — خزینہ خوش قرینہ ہی مری قلب ثناخوان کا

انتو و معرفت مین عرش تک گنج سلونی مین — عجب مخزن ہوا علم لدنی اوس کے عرفان کا

رہا علم الیقین عین الیقین ہی بالیقین اوسکو — ہوا حق الیقین مصداق اوسکی صدق ایقان کا

نہین اوس رازدار حق سی اسرار خدا مخفی — وہ ستر قدرت قادر ہی واقف راز پنہان کا

طریق کشف اہل کشف کی ہے توجہ سے — ہوا مشکور پیر طریقت اوسکے احسان کا

یہہ شان مرتضائی ہی کہ اوسکی ذات تعالی نے — کیا نشو و نما خاصان حق کی عظمت شان کا

علی ابن ابی طالب ہی غالب کل غالب ہی — وہی ہی قوت بازوئے اخضر شیر یزدان کا

جہانمین تیغ ہے لا سیف الا ذوالفقار اوسکی — نشان ہی لافتا الا علی اوس شاہ مردان کا

سر پر شاہ دین کا پایہ فرق عرش پر پہونچا — بہلا ایسا کہان پایہ ہوا تخت سلیمان کا

کیا نظم نبوت اوسنی خود اپنی ولایت مین — وزیر محتشم ہی وہ شہنشاہ رسولان کا

امام دو جہان آقائی عالم ہے مرا مولا — غلام بندہ پرور ہون شہنشاہ ایمان کا

امیر کشور دین دستگیر مستمندان ہی — کمال فیض سے اوسکے گدا [illegible]

کیا ہی مستفیض جود موجودات کو اوسنے — یہہ فیض عام مخلوقات ہی [illegible]

جو ہے قدرت باری ہی نیسان کرم اوسکا — ور [illegible]

مذاق خلق مین کیونکر ہو نہ لطف جان افزا
مزا اخلاق مین ہی اوسکے اشفاق فزا اونکا

نبی ہی شہر علم حق ولئی حق ہے در اوس کا
ہوا طور رسائی سالکان راہ عرفان کا

در خیبر کشا ہے حیدر کرار ہے صفدر
کرون کیا وصف مین اوس یاور اربابِ ایمانکا

نہو کیون روز و شب مین فرق حسن و حسین ظاہر
علی مہر عرب ہی اور یوسف ماہ کنعان کا

نبی و مرتضیٰ شان خداوند دو عالم ہین
مرقع بنگیا اک نور دو نور درخشان کا

سمائی جسکے دل مین خوشنمائی اوسکے پرتو کی
نمایش مین وہ ہی جلوہ نما حسن نمایان کا

عجب کیا خود بخود بیخود ہون مین اوسکے عشق مین
کہ محو عشق ہو جاتا ہے عاشق اپنے جانان کا

بلا حب امیر المومنین ہوتا نہین مومن
تولاے علی ہے عین ایمان ہر مسلمان کا

ہوا ہی آتش کینہ سی گلخن سینۂ دشمن
درون آتشکدہ ہی اوسکے اعدا و حسودان کا

زبان پر میری ہمنام خدا کا اسم اعظم ہے
ڈر آئے خبر مین کیا مجھکو شر وسواس شیطان کا

کیا ہے قاضی الحاجات نے حاجت روا اوسکو
لقب مشکلکشا ہی دلکشائے اہل حرمان کا

ملا ہے سید عالی نسب سے سلسلہ میرا
نہین مجھکو تردد خلق مین حال پریشانکا

معاون میرا مختار شفاعت گاہ محشر ہے
کہ بخشایش سے اوسکی عفو ہوگا میری عصیانکا

علی و فاطمہ شبیر و شبر جان احمد ہین
رہا ہی ربط ثاقب پنجتن مین خاص اک جان کا

ہی غزائے مصطفےٰ کا یہہ بیان مختصر
مرجع فتح و ظفر ہر غزوۂ منصور ہی

جب حکم خدا یہ آیت خذ لهم الله وما النصر الا عند الله آیا اور

رسول کبریا نے بہدایت اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر اذن پایا تو حضرت نے حکم غزا دیا مگر اوسکو مشروط بشرائط کیا پس حسب شرائط غزا ئے بے تقصیر ہے ورنہ خطا قابل تعزیر ہے جب معاندین سید المرسلین کو ستاتے تہے اور آپ اوس مین اندیشہ جان وایمان پاتے تہے تو بحفظ خود اختیاری لڑتے تہے اور ہنر دین حق کی پاسداری کرتے تہے آپ نے کبہی ظلم کو پسند فرمایا نہ کوئی امر ظالمانہ آپ کا کسی نے پایا اصطلاح ارباب سیر مین غزوا اوسکو کہتے ہین کہ جس لشکر ظفر پیکر مین حضرت بہ نفس نفیس خود ہون اور جو فوج ظفر موج بہیجی جاتی ہے وہ سریہ کہلاتی ہے بارہوین ربیع الاول کو حضرت داخل مدینہ ہوئے باعث سرور سینہ ہوئے چونکہ غزوات سرور کائنات اکثر ہین اور سریہ عساکر سید السادات بیشتر ہین اس مختصر مین گنجایش نہین پاسکتے نگارش مین نہین آسکتے اسلیئے نقشہ ذیل مین اونکی وضاحت کی گئی البتہ بعض غزوات مشہورہ کی صراحت کی گئی۔

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۱	ذیقعد نوین مہینے ہجرت سے	+	سعد بن ابی وقاص بطرف خرار	+
۲	صفر گیارہوین مہینے ہجرت سے	ابوا	+	ابوا مین پہونچکر پانزدہ مقام فرمائی پہر واپس آئے
ایضاً	ربیع الاول تیرہوین مہینے ہجرت سے۔	بواط	+	قافلہ قریش مین امیہ بن خلف اور اوسکی ہمراہیون کا ہجوم اوسکی طرف تہا جب مطلب نہ پایا تو لشکر اسلام لوٹ آیا۔
ایضاً	ایضاً	تلاش کرز	+	برائی تلاش کرز بن جابر فہری بدر مین پہونچکر پہر لوٹے

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۲	جمادی الآخر سولہویں مہینے ہجرت سے	ذی العشیرہ	+	جب قافلے قریش کے شام کو جاتے تھے۔
ایضاً	۱۷ رمضان یوم جمعہ انیسویں مہینے ہجرت سے	بدر قتال	+	+
ایضاً	۲۵ رمضان شروع ۱۹ انیسویں مہینے ہجرت سے	+	بطرف عصماء بنت مروان	عمیر عدی بن خرشہ نے عصماء بنت مروان کو قتل کیا۔
ایضاً	شوال ۲۰ بیسویں مہینے ہجرت سے	+	سالم بن عمیرہ	ابا عفک قتل ہوا۔
ایضاً	نصف شوال ۲۰ بیسویں مہینے ہجرت سے	قینقاع	+	+
ایضاً	ذالحجہ ۲۲ بائیسویں مہینے ہجرت سے	غزوۃ السویق	+	+
۳	محرم ۲۳ تیئیسویں مہینے ہجرت سے	بنی سلیم موضع کدر	+	+
ایضاً	ربیع الاول ۲۵ پچیسویں مہینے ہجرت سے	+	برائے قتل ابن اشرف	ابن اشرف مقتول ہوا۔
ایضاً	ربیع الاول ۲۵ پچیسویں مہینے ہجرت سے	غطفان	+	یہہ غزوہ نجد کی طرف ہوا۔ اسکو ذوامر [illegible]
ایضاً	جمادی الاول ۲۷ ستائیسویں مہینے ہجرت سے	نجران	+	+
ایضاً	جمادی الآخرہ ۲۸ اٹھائیسویں مہینے ہجرت سے	+	سریۃ القردۃ	زید بن حارثہ اس میں امیر تھے۔
ایضاً	شوال ۳۲ بتیسویں مہینے ہجرت سے	احد	+	+
ایضاً	شوال ۳۲ بتیسویں مہینے ہجرت سے	حمراء الاسد	+	+
۴	محرم ۳۵ پینتیسویں مہینے ہجرت سے	+	ابو سلمہ بن عبد الاسد	یہہ سریہ بجانب موضع قطن ہوا بنی اسد پر۔
ایضاً	صفر ۳۶ چھتیسویں مہینے ہجرت سے	+	بیر معونہ	امیر اوسکے منذر بن عمر تھے۔
ایضاً	ایضاً	غزوۃ الرجیع	+	امیر اوسکے مرثد تھے

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۴	ربیع الاول سینتیسوین ۳۷ مہینے ہجرت سے	بنی نضیر	+	+
ایضاً	ذیقعدہ پینتالیسوین ۴۵ مہینے ہجرت سے	بدر موعود	+	+
ایضاً	ذی الحجہ چھیالیسوین ۴۶ مہینے ہجرت سے	+	بنی عتیک بجانب ابی الحقیق۔	اس مین قتل کیا گیا ابن ابی الحقیق اور یہود گھبرا کر خیبر مین پاس ابن مشکم کے گئے اوسنے سرداری سے انکار کیا۔
۵	محرم سینتالیسوین ۴۷ مہینے ہجرت سے	ذات الرقاع	+	+
ایضاً	ربیع الاول اونچاسوین مہینے ہجرت سے	دومۃ الجندل	+	+
ایضاً	شعبان پانچوین سال ہجرت سے	مُریسیع	+	+
ایضاً	ذیقعدہ پانچوین سال	خندق	+	+
ایضاً	آخر ذیقعدہ اول واقع سنہ پانچ	بنی قریظہ	+	+
۶	محرم چھٹے سال	+	ابن انیس	بجانب سفین بن خالد بن نُبیح
ایضاً	محرم چھٹے سال	+	محمد بن مسلمہ	بطرف قرطاء
ایضاً	ربیع الاول سنہ چھہ مین	بنی لحیان	+	بطرف غابہ
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	بجانب غابہ	+	+
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	+	امیر عکاشہ بن محصن	بجانب غمرہ
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	+	محمد بن مسلمہ	بجانب ذی القصۃ
ایضاً	ایضاً	+	امیر ابو عبیدہ بن جراح	بجانب ذی القصۃ
ایضاً	ربیع الآخر سنہ چھہ مین	+	زید بن حارثہ	بجانب بنی سلیم موضع جموم پر جو درمیان نخل و نقرہ کے ہے
ایضاً	جمادی الاول سنہ چھہ مین	+	ایضاً	بطرف عُرض

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۶	جمادی الآخر سنہ چھہ	+	زید بن حارثہ	بجانب موضع طرف اور یہ موضع چھتیس میل پر مدینہ سے
ایضاً	جمادی الآخر سنہ چھہ	+	ایضاً	بطرف حسمی اور حسمی آگے وادی القری کے ہے۔
ایضاً	رجب سنہ چھہ	+	ایضاً	بطرف وادی القری۔
ایضاً	شعبان سنہ چھہ	+	امیر عبدالرحمٰن بن عوف	بطرف دومۃ الجندل۔
ایضاً	ایضاً	غزوہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ	+	بطرف فدک۔
ایضاً	رمضان سنہ چھہ	+	زید بن حارثہ	بجانب ام قرفہ کہ وادی القری کے پہلو میں ہے
ایضاً	شوال سنہ چھہ	غزوہ ابن رواحہ	+	بجانب اُسیر بن زارم۔
ایضاً	ایضاً	+	کرز ابن جابر	بجانب عُرنیین۔
ایضاً	ذیقعدہ سنہ چھہ	عمرہ حدیبیہ	+	+
۷	جمادی الآخر سنہ سات	خیبر	+	لوٹے حضرت خیبر سے وادی القری کو جمادی الآخر میں اور قتال کیا اوس میں ساتویں سال۔
ایضاً	شعبان سنہ سات	+	حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ	بجانب تربہ۔
ایضاً	شعبان ساتویں سال	+	حضرت ابی بکر بن قحافہ رضی اللہ	بجانب نجد
ایضاً	شعبان سنہ سات	+	بشیر بن سعد	بجانب فدک
ایضاً	رمضان سنہ سات	+	غالب بن عبداللہ	میفعہ جو بجانب نجد کی ہے۔
ایضاً	شوال سنہ سات	+	بشیر بن سعد	بجانب موضع جُناب
ایضاً	ذیقعدہ سنہ سات	+	عمرہ قضیہ یعنی عمرہ قضا	+
ایضاً	ذلحجہ ساتویں سال	ابن ابی عوجاء السلمی	+	+

سنہ ہجری	تاریخ	غزوہ	سریہ	کیفیت
۸	صفر سنہ آٹھ	غالب بن عبد اللہ	+	کدید جو قدید کے آگے ہے۔
ایضاً	ربیع الاول سنہ آٹھ	+	شجاع بن زہیب	بجانب بنی عامر بن ملوح۔
ایضاً	ایضاً	کعب بن عمیر غفاری	+	بجانب ذات اطلاح جو بطرف شام کی ہے ملتا ہے دو منزل
ایضاً	آٹھوین سال	غزوہ زید بن حارثہ	+	بجانب موتہ
ایضاً	جمادی الآخر سنہ آٹھ	امیر عمرو بن العاص	+	بجانب ذات السلاسل۔
ایضاً	آٹھوین سال	غزوہ الخبط	+	اس مین ابو عبیدہ بن جراح امیر تھے۔
ایضاً	شعبان سنہ آٹھ	+	خضرہ	امیر اسکا ابو قتادہ تھے اور موضع خضرہ نجد کی طرف ہے بعض کوہستان ابن عامر ہے۔
ایضاً	رمضان سنہ آٹھ	+	ابی قتادہ	بجانب اضم
ایضاً	۲۰ رمضان سنہ آٹھ	فتح مکہ	+	پھر گرایا خالد بن ولید نے بتخانہ عزیٰ کو ۲۵ رمضان سنہ آٹھ مین پھر گرایا بتخانہ سُواع کو عمرو بن العاص نے اوسی رمضان مین پھر گرایا بتخانہ منات کو سعد بن زید الاشہلی نے آٹھوین سال رمضان مین
ایضاً	+	بنی جذیمہ		بھیجا خالد بن ولید کو سنہ آٹھ مین۔
ایضاً	شوال سنہ آٹھ	حنین	+	+
ایضاً	ایضاً	طائف	+	لوگون کو حج کرایا گیا اس سال مین۔
۹	+	غزوہ تبوک	+	یہہ غزوہ آخر غزوات کا تھا۔

غزوہ بدر

غزوہ بدر بہترین غزوات ہوا باعث ترقیات اسلام باصفات ہوا اس غزوہ مین رب العالمین نے سید المرسلین کو باوجود قلت مسلمین اور کثرت اعدائے دین کے قوی فرمایا ذلت وخواری اور آفت ازاری مین ہر مشرک غوی آیا کفر کو پامال کیا شیطان کو اختلال دیا اور بہ تائید خدا کما قال اللہ ببدر وانتم اذلہ کے مسلمانون نے نصرت پائی کافرون مین ذلت آئی جب مدینہ مین خبر آئی اور حضرت نے وہ معتبر پائی کہ قافلہ قریش بغرض تجارت شام مین ہی اور اوسکا قصد معاودت ان ایام مین ہی تو احمد مختار مع تین سو تیرہ کس مہاجر و انصار بعزم جہاد بظفر آثار بیرون مدینہ پر انوار جلوہ گر ہوئے ابوسفیان بدکردار سرگروہ کفار اور دیگر کافران نابکار ارادہ سید ابرار سے باخبر ہوئے ابوسفیان نے ضمضم غفاری اجورہ دار کو پاس ابوجہل ناہنجار کے روانہ کیا اوسنے وہان پہونچکر بیان کل افسانہ کیا ابوجہل بدکیش بہت پرطیش ہوا اٹھا جیش قریش ہوا اور اوس مین شرفائے قریش داخل تھے اور عباس ابن عبد المطلب بھی شامل تھے عباس اوسوقت تک ایمان نہ لائے تھے بہ جمعیت برادری لشکر قریش مین آئے تھے اگرچہ ابوسفیان سردار مشرکان نے قافلہ کو دوسری راہ سے نکالدیا اور ابوجہل اجہل اور دیگر کفار بدعمل کو مدد کے لانے سے بذریعہ قاصد کے منع کیا مگر چونکہ اللہ جل جلالہ عم نوالہ کو منظور ہوا اور یہہ ضرور ہوا کہ کفار غدار ذلیل خوار ہون اور سرداران کافران فی النار ہون شوکت اسلام بالاجلال ظاہر ہو اور ہیبت بندگان نیکنام علی وجہ الکمال باہر ہو لہذا ابوجہل پرخلل نے ممانعت کو نہ مانا اور اپنے حضرت کو بچانا لشکر کشی کا اصرار کیا اور عزم بالجزم کارزار کیا اور یہہ کہا کہ محمد نے ناروا شورش مچائی ہے ہماری طبیعت نزاکت طویت سوزش مین آئی ہے ہرچند کہ ابوسفیان نے ابوجہل کو مطلع

کیا تہا اور ابوجہل نے خلاف اوسکے لشکر اجتماع کیا تہا مگر ابوسفیان کفر مین پر زور تہا نخوت و
نخوت مین بدطور تہا قافلہ کو بہونچا کر فوراً لشکر کفار مین آیا ابوجہل مکار نے اطمینان پایا
اوسوقت مین مسلمان بہت بے سامان تہے بمقابلہ لشکر باسامان کے حیران تہے
مگر قادر مطلق کو اپنی قدرت کاملہ کا دکہلانا تہا اور نصرت اسلام حاصلہ کا جتلانا تہا رعب
مسلمانان دل کافران مین سمایا کفار کو اپنے لشکر کثیر سے لشکر قلیل اسلام دوچند نظر آیا
حضرت نے اپنے اصحاب جانباز سے مشورت کی حضرت صدیق اکبر اور فاروق نامور نے
نیک مصلحت دی حضرت کو وہ پسند آئی آپنے اونکے حق مین دعائے خیر فرمائی حضرت مقداد
نیک نہاد نے جناب رسالتمآب سے التماس کی کہ ہمکو کوئی بات نہین ہراس کی ہم جانباز
رہینگے نہ ایسا کہینگے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ جلیل سے فاذهب انت
وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون - کہا یہہ مقالہ اور حیلہ و حوالہ ناموزون رہا یا رسول اللہ
آپ ہین ہمارے پشت و پناہ ہم آپکے تابعدار ہین جان نثار ہین اسنوہ بسیار سے اڑینگے گروہ
کفار سے لڑینگے اگر ہم کافرون کو مار کرینگے غازی کہلائینگے اور جو ہم مارے جائینگے شہادت
پائینگے اور جہان حضور ہون گے ہم وہان ضرور ہون گے ہم آپ سے نہ جدائی کرینگے بہر جا
و بہر وقت جان فدائی کرینگے چونکہ بہنگام بیعت عقبہ انصار کا یہہ عہد تہا کہ جو مدینہ چڑہیگا
اوس سے گروہ انصار لڑیگا انصار کو یہہ احتمال ہوا کہ شاید حضرت کو یہہ خیال ہوا کہ انصار
بلحاظ قول و قرار مدینہ سے باہر شریک پیغمبر نہون گے موافق تحریک سرور نہون گے
اسلیے یہہ تقریر دلپذیر منجانب انصار بضمیر زبان پر آئی حضرت نے بہت اونکو تحسین و
آفرین فرمائی جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو آپنے مقامات پر آفات مقتل کفار
نابکار اپنے اصحاب و احباب کو دکہلائے قتلگاہ ہر کافر کا نشان دیا اور یہہ صاف

بیان کیا کہ فلان یہان اور فلان وہان مارا جائیگا سو آشکارا پائیگا چنانچہ ایسا ہی
ظہور مین آیا اوس مین ایک سر مو فرق نپایا الله جل جلاله نے حضرت سے وعدہ فتح و ظفر
فرمایا تہا پس دوستون کو یہہ مژدہ خوش ہوکر سنایا اور اس آیت کریمہ کو سیهزم الجمع و
یولون الدبر پڑہا پہر گو نہ حضرت با منزلت کا مرتبہ بڑہا پس مقام خیر الانام بلند
ہے علو سے مرتبت حضرت و لیکن ہی حضرات صوفیہ مقام عبدیت علیہ کو تمامی مقامات
عالیہ درجات سے افضل بتلاتے ہین اور کمالات باصفات مین قربت و عظمت سید
السادات کو اکمل فرماتے ہین فرقان حمید یعنی قرآن مجید مین علویت عبدیت کی نسبت
اشارت ہی جیسے سورۂ اسرا مین بلفظ اوسکی بشارت ہی اعنی خدائے غنی نے سبحان
الذی اسری بعبدہ الی آخر الآیہ فرمایا اور سورۂ نجم مین فاوحی الی عبدہ ما
اوحی آیا اور اس مین یہہ نکتہ ہی بہت پختہ ہی کہ عبد کو اپنے مولا سے تعلق جیسا ہی نہ کسیکو
کسی سے ویسا ہے جان و مال عبد مولا کا ہی اور وہ مکلف خدمات اولی کا ہے اور
عبد اپنے مولا سے ہردم خوف کرتا ہے ہروقت نہایت ڈرتا ہے باوصف تقرب خاص
عبد مولا پر اپنا کوئی حق نہین جانتا اور اوسکے اکرام اور وعدہ ہائے انعام پر غرہ نہین مانتا
نہ اوسکی عظمت و جلال کو بہولتا ہے عجز و انکسار سے بہولتا ہے اور ایسی ہی صیغ درود
مسعود مین سراسر دعائے نزول رحمت کاملہ و اصل ہے حالانکہ رحمت کاملہ پہلے سے
بلا فاصلہ حضرت پر بہ مرحمت خالق اکبر نازل ہے اور یون ہی بعد اذان دعائے
حصول مقام محمود ہی ~~ــــــــــــــــــــ~~ باوجودیکہ برائے مقام محمود
وعدۂ رب الودود ہے بعثہ مقاما محمودا ن الذی وعدتہ دلیل
کافی ہے وعسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ثبوت وافی ہے

خود دعا مین مقام محمودی کی کیفیت ہی اسلیئے منگوانا دعا کا محض مقتضائے عبدیت ہے الکلام
قیام لشکر اسلام بمقام ریگستان ہوا اور بوجہ کثرت ریگ روان ہر لشکری حیران ہوا
تہا دس پر پانون قرار پاتا تہا نہ وہان پانی نظر آتا تہا دشت وحشت خیز تہا میدان دہشت
انگیز تہا جب ہر شخص پانی کو ترسا تو بہ دعائے حضرت خوب پانی برسا ریت مین تازگی آئی
زمین نے سختی پائی اوسپر پانون ٹہیرے بہر گئے نالے گہرے سب نے پانی پیا وضو
کیا لوگ نہائے سرور مین آئے سابق مین دستور تہا اور یہہ دستور مشہور رہتا کہ لشکر سے
ایک ایک دو دو نکلکر بہڑتے ہتے میدان جنگ مین لڑتے ہتے لشکر کفار مین سے
عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ میدان جنگ مین آئے اور شجاعان انصار
مین سے تین شخص نے جلوے دکہلائے کافرون نے کہا کہ ہم تم سے نہ لڑینگے
اپنے اخوان قریش سے لڑینگے تب حضرت علی شیر خدا اور امیر حمزہ اور عبیدہ
بن حارث مقابل آئے کفار خوف سے تہرتہرائے حضرت علی شاہ مردان نے شیبہ
اوستاد شیطان کو اور حضرت امیر حمزہ نے عتبہ بے رتبہ کو فوراً ہلاک کیا اگرچہ حضرت
عبیدہ نے جسد پلید ولید کو زخمون سے چاک کیا مگر خود بہی زخم کہائے پہر وہان حضرت
علی آئے اونہون نے ولید کو بہی قتل کیا جوہر شجاعت دکہلایا بامداد الہی فتح پائی عتبہ
وشیبہ کی پیشقدمی کا یہہ سبب تہا کہ اونکا اک غلام نصرانی نسب تہا جب حضرت نے طائف
سے مراجعت فرمائی تہی تو اوسوقت مین اوسنے اک باغ مین دولت ایمان پائی تہی
وہ عتبہ اور شیبہ کو لڑائی مین جانے سے منع کرتا تہا اور اسبات سے اونکی سمع بہرتا تہا
کہ خدا ان سب کو قتل کرائیگا یہہ لشکر پہر کر نہ آئیگا اسلیئے یہہ دونون لڑائی مین جانے
سے ڈرتے تہے نفرت کرتے تہے ابوجہل نے اونکو نامردی کی تہمت لگائی آخر کار

اون سے پیشقدمی کرائی امیہ بن خلف کو بہی اس لڑائی مین جانے سے نفرت تہی اور
اوسکی سعد بن معاذ سے موافقت تہی ایک روز یہہ دونون طواف کعبہ کو گئے وہان
ابوجہل نے امیہ سے یہہ کلمات واہیات کہے کہ یہہ شخص مسلمانون کو اپنے گہر ٹہیرا تاہے
اونکے لیئے اس سے اخلاص و محبت جتلاتا ہے سعد نے یہہ زجراً کہا کہ دشمن خدا اگر تم
لوگ ہماری مزاحمت کروگے تو سخت آفت مین مروگے ہم تمہاری راہ آمد و رفت
مدینہ مسدود کر دینگے تمہارے کاروبار تجارت شام کو نابود کر دینگے امیہ نے کہا
کہ ایسا کہنا نہین روا کہ یہہ یہان کا سردار ہے اسکو ایسا سننا سخت ناگوار ہے حضرت
سعد نیک نہاد نے فرمایا کہ مجکو رسول خدا سرور انبیا نے یہہ سنایا کہ تیرے قتل کا
سبب یہہ ہی ہوا العجب ہوگا تو مبتلائے رنج و تعب ہوگا جب قصہ بدر امیہ کو مقولہ
سعد یاد آیا تو وہ لڑائی مین جانے سے گہبرایا عذر کیا صاف جواب دیا ابوجہل غصہ
مین آیا اوس کے پاس سرمہ دانی لایا اور یہہ کہا کہ اسے بیوفا تو مرد نہین مرد کی گرد
نہین مثل عورات اپنا سنگہار بنا و آنکہون مین سرمہ لگا و گہر مین بیٹہو چہپکر لیٹو اور
تشنیع کے طعن دیئے آخر کار ناچار اوسکے ساتہہ چلا چلنے وقت اوسکی بی بی نے کہا
کہ یہہ سفر بامراد نہین کیا تجکو مقولہ سعد یاد نہین وہ بولا یہہ ہی ہے اوسلئے کہ اب جاؤن دو تین
روز مین واپس آؤن اگرچہ اوسنے ساتہہ بنا ہا مگر واپس ہونا چاہا عدم واپسی مین ردیا
اپنی جان کو کہویا حضرت نے فرمایا وہ ظہور مین آیا۔ مشکوۃ شریف مین وارد ہی یہہ بیان
عبدالرحمٰن بن عوف مجاہد ہے کہ مین نے دو جوانون کو اپنے چپ و راست پایا
اوسوقت مجہکو افسوس ہے کم دکاست آیا کہ میرے ساتہہ یہہ جوانان ناتجربہ کار مین ناقابل اعتبار
ہین اون مین سے ایک نے کہا کہ اسے چچا ابوجہل نااہل کو تم جانتے ہو اوسکو پہچانتے ہو

جب یہہ دریافت کیا تو مین نے اوسکو یہہ جواب دیا کہ ہان مین اوسکو جانتا ہون خوب
پہچانتا ہون پہر کیا مطلب ہے اس استفسار کا کیا سبب ہے وہ بولا کہ اوسکا قتل ہے اولا وہ
رسول خدا کو ناسزا کہتا ہے درپئے ایذا رہتا ہے ہم دونون اوسکو نہ چہوڑینگے اوسکی ہڈیان
توڑینگے پہر دوسرا آیا اوسنے بہی یہی سنایا اونہون نے مجہکو تعظیماً چچا کہا تہا نہ پہرا اونمین سے
کوئی بہتیجا تہا یہہ دونون جوانان معاذ و معوذ نامی تہے اپنی مان مسماۃ عفرا کے نام سے انصار
مین گرامی تہے اس اثنا مین ابوجہل گرفتار اجل میدان مین گہوڑا کوداتا آیا مینے اون جوانون
کو بتلایا کہ یہہ ہی وہ سردار اشقیا کہ جسکو تم نے دریافت کیا وہ دونون جوان مانند شیر
غران کود کر دوڑے اور تلوارین میان سے نکالکر اوسپر ہاتہ چہوڑے اور اوسکو گہوڑے سے
گرایا قریب مرگ پہونچایا حدیث مین آیا کہ حضرت نے بعد فتح قاتل ابوجہل کو تحقیق فرمایا
اون دونون جوانون نے دعوی کیا آپ نے اونکی تلوارین دیکہکر قاتل ابوجہل اونکو تجویز کردیا سلب
ابوجہل کا اونکو دیا غنیمت کے ساتہہ تقسیم نہ کیا سَلَب بہ فتحتین اسباب مقتول یعنی جوشن
و خفتان اور سلاح و دیگر سامان مشمول کو کہتے ہین امام شافعی کے نزدیک اوس کے
پانی کے مستحق قاتل رہتے ہین اور نزد ابوحنیفہ بموجب شرع شریف سلب وہ قاتل لیتا ہے
جسکو پہلے سے امام کہدیتا ہے ورنہ سلب ساتہہ غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے قاتل
اوسکو نہین پاتا ہے جنگ بدر مین حضرت نے کہا تہا اوسکو سب نے سنا تہا کہ جو مار کر
آئے گا سلب اوسکا وہی پائیگا - بہ ہنگامۂ بدر فرشتگان عالیقدر بحکم خالق انام بہر امداد
لشکر اسلام آئے پروردگار نے تین بار مین نو ہزار فرشتگان متذکرہ قرآن وہان مجتمع
فرمائے لشکر کفار مین اکثر شیاطین نابکار تہے مگر بمقابلہ ملائکہ ذلیل و خوار تہے بعض نے
پہاڑ پر سے لشکر فرشتگان ذی شان کو ملاحظہ کیا اور اکثر نے سرہائے بریدہ کفار

کا مشاہدہ کیا مگر نہ کوئی نظر آیا نہ کاٹنے والا سرکا پایا مشکوۃ مین یہہ روایت پائی کہ ہنگام
تعقب کافر ایک اصحابی کو یہہ آواز فرین سماعت آئی اقدم یا خیر دم بالعموم
ندا گوڑے کی سنی نہ صدا گہوڑے کی سنی پہر اوسکا فرکو مردہ پایا خدا نے اوسکی بینی پر نیلا
داغ کوڑے کا دکہلایا عند التذکرہ حضرت سے کہا کہ وہ فرشتہ آسمان سوم کا تہا کہ
جس نے اوس کافر کو قتل کیا داغ کوڑے کا دیا جب ایک شخص حضرت عباس کو اسیر
کر لایا تو آپ نے استعجاباً فرمایا کہ اے مرد ناتوان و بے ریا تو نے عباس کو کیونکر اسیر کیا
اوس نے یہہ بات التماس کی کہ میری حالت تہی ہراس کی ناگاہ ایک مرد قوی
آیا اوس نے اپنی مدد سے اسیر کرایا مین نہ اوسکو جانتا تہا نہ وہ مجکو پہچانتا تہا آپنے
کہا کہ وہ فرشتہ تہا۔ جس وقت کہ ہنگامہ جنگ گرم ہوا نہ کوئی کافر سخت نرم ہوا اور ہر
جان فروش مدہوش کار زار رہا جوش و خروش پیکار رہا تب صاحب لولاک نے میدان
وحشت ناک مین ایک مشت خاک آلودہ خس و خاشاک بجانب مشرکان ناپاک و کافران
سفاک کے پہینکدی اور بالفاظ شاہت الوجوہ بد دعا کی فوراً الٹا گہیری بہاگتے نظر آئے
اللہ تعالے نے کہا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یہہ قدرت صفات
ایزدی ہے یہہ طاقت ذات سرمدی ہے نہ قوت بشری ہے نہ حکمت سرسری
ہے کہ ایک مشت خاک و خس و خاشاک سی لشکر جرار گروہ کفار کا موہنہ پہر گیا
اور ہر کافر نابکار قلعہ آزار مین گہر گیا خدا نے فتح لشکر اسلام فرمائی عسکر کفار نے
شکست پائی ستر سرداران و مبارزان کافران مقتول ہوئے ستر افسران و
مردمان مشرکان اسیر و مخذول ہوئے حضرت نے دربارہ ابوجہل ناکارہ کے
اپنی خاطر عاطر پر تشویش پائی آپنے اوسکے حال کثیر الاختلال کی تفتیش فرمائی عبد اللہ

ابن مسعود حسب ارشاد نبی صاحب الجود قتلگاہ مین گئے لاشون کو دیکہتے رہے -
ناگاہ میدان جنگ مین ابو جہل کو پڑا پایا ہتہیارون مین جکڑا پایا اوس مین کچہہ رمق جان ہتی
وہ جان کوئی دم مہمان تہی عبد اللہ ابن مسعود اوس سے دوچار ہوئے اوسکے سینہ پر کینہ پر
سوار ہوئے اوس مغرور نے کہا کہ اے چرواہے تجکو کچہہ خوف نرہا تو میرے سینہ
پر چڑہا ہے بالانشینی مین بڑہا ہے خیر مجہپر جگذرا سوگذرا تو بتلا تو ذرا کہ کس نے
فتح پائی اونہون نے کہا کہ خدا نے اپنے نبی کو عطا فرمائی کفار تہ تیغ آبدار ہوئے اشرار
ذلیل وخوار ہوئی جو عبد اللہ ابن مسعود نے اوسکے سر کے کاٹنے کا ارادہ کیا تو اوس نے اس پر اصرار زیادہ کیا
کہ سر کو کاندہون سے ملا کر قطع کرنا اور اوسکو اور سرون مین جمع کرنا تاکہ لوگ جانین اور خوب
پہچانین کہ یہہ سردار کا سر ہے سب سرون سے بزرگ تر ہے -

کیسی متکبر نے نموداری کی	آخر کو تو خود اپنے لئے خواری کی
جب آتش نخوت کو کیا اوس نے تیز	خود سوختہ ہوا جان جلی ناری کی

الغرض ابن مسعود نے سر مردود کو تن سے جدا کیا شکر خدا کیا اور اوس سر بے سر کو
بحضور پیغمبر حاضر لائے اور اوسکو پیش حضور پر نور ڈالکر سب حالات سنائے حضرت نے
شکر خدا وند جل علا ادا فرمایا اور حضرت کو بہت مسرت و سرور آیا اور آپنے یہہ ہی کہا
کہ اب فرعون اس امت کا نرہا اور حضرت نے تلوار ابو جہل کی ابن مسعود باوقار کو دی
اور اونکی تعریف کی جیسے علویت حضرت بہ نسبت جناب موسیٰ علیہ التحیۃ کے افضل
تہی ویسی ہی شقاوت فرعون امت سید الانبیا بہ نسبت فرعون موسیٰ کے اکمل تہی
فرعون موسیٰ نے مرتے وقت کلمہ ایمان کہا گو وہ مقبول نرہا اور فرعون امت حضرت
نے بوقت مرگ کلمات کفر وقصور کے الفاظ کبر وغرور کہے امیہ بن خلف سردار

کا مشاہدہ کیا مگر نہ کوئی نظر آیا نہ کاٹنے والا سر کا پایا مشکوۃ مین یہہ روایت پائی کہ ہنگام
تعقب کافر ایک اصحابی کو یہہ آواز فرین سماعت آئی اقدم یا خیزدم بالعموم
ندا کوڑے کی سنی نہ صدا گہوڑے کی سنی پہر اوسکا فر کو مردہ پایا خدا نے اوسکی بینی پر نیلا
داغ کوڑے کا دکہلایا عند التذکرہ حضرت نے کہا کہ وہ فرشتہ آسمان سوم کا تہا کہ
جس نے اوس کافر کو قتل کیا داغ کوڑے کا دیا جب ایک شخص حضرت عباس کو اسیر
کر لایا تو آپ نے استعجاباً فرمایا کہ اے مرد ناتوان و بے ریا تو نے عباس کو کیونکر اسیر کیا
اوس نے یہہ بات التماس کی کہ میری حالت تہی ہراس کی ناگاہ ایک مرد قوی
آیا اوس نے اپنی مدد سے اسیر کرایا مین نہ اوسکو جانتا تہا نہ وہ مجکو پہچانتا تہا آپنے
کہا کہ وہ فرشتہ تہا جسوقت کہ ہنگامہ جنگ گرم ہوا نہ کوئی کافر سخت نرم ہوا اور ہر
جان فروش مدہوش کارزار تہا جوش وخروش پیکار تہا تب صاحب لولاک نے میدان
وحشت ناک مین ایک مشت خاک آلودہ خس وخاشاک بجانب مشرکان ناپاک و کافران
سفاک کے پہینکدی اور بالفاظ شاہت الوجوہ بد دعا کی فوراً کفار کہڑی بہاگتے نظر آئے
اللہ تعالے نے کہا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ یہہ قدرت صفات
ایزدی ہے یہہ طاقت ذات سرمدی ہے نہ قوت بشری ہے نہ حکمت سرسری
ہے کہ ایک مشت خاک وخس وخاشاک سی لشکر جرار گروہ کفار کا مونہہ پہر گیا
اور ہر کافر نابکار قلعہ آزار مین گہر گیا خدا نے فتح لشکر اسلام فرمائی عسکر کفار نے
شکست پائی ستر سرداران و مبارزان کافران مقتول ہوئے ستر افسران و
مردمان مشرکان اسیر و مخذول ہوئے حضرت نے دربارہ ابوجہل ناکارہ کے
اپنی خاطر عاطر پر تشویش پائی آپنے اوسکے حال کثیر الاختلال کی تفتیش فرمائی عبد اللہ

قریش تہا مددگار حبیش تہا اور پہلے وہی مالک بلال خوش خصال کا تہا اور بامید ترک دین اسلام ایذا رسان بلال کا تہا عبدالرحمن بن عوف کا دوست تہا اک جان دو پوست تہا عبدالرحمن سے امیہ اور علی بن امیہ کو اپنے ساتھ لیا اور دونون زرہون کو جو عبدالرحمن نے لڑائی مین پائین تہین اونکو ہاتھ آئین تہین اپنے قبضہ مین کیا امیہ نے عبدالرحمن سے کہا کہ اب کیا کام زرہون کا رہا اگر اونکو ڈالدوگے تو ہمارے بچالے مین بہت زر و مال لوگے عبدالرحمن نے زرہون کو ڈالدیا اور امیہ و علی بن امیہ کے ہاتہون کو اپنی ہاتہون مین لیا ناگاہ بلال نے وہ دیکہہ پائے اونکو دیکہتے ہی بلال چلائے اور کہا کہ یہہ ہی دشمن خدا مسلمانون نے فوراً امیہ و علی بن امیہ کو قتل کیا جہنم مین پہونچادیا۔

اللہ کی قدرت کے تماشے دیکہے	سفاک ستمگار کے لاشے دیکہے
ظالم بہی نہ مظلوم کے ہم پلہ ہین	تولہ سے بہی کم تول مین ماشے دیکہے

پس حضرت نے بعد فتحیابی جنگ لاشہ ہائے کفار چاہ بدر تیرہ و تنگ مین ڈلوائے آپ خود پاس اوس کنوین کے آئے جناب رسول نے ہر مقتول کو اوسکے نام سے پکارا اور یہہ حال بیان کیا سارا کہ جو خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا اوسکو ہم نے پورا پایا اور جو تمہارے لئے وعید تہی وہ تم پر خدا نے پوری کی حضرت عمرؓ نے یہہ بات گذارش کی کہ یا نبی آپ اون اجسام سے کلام فرماتے ہین کہ جن مین جان نہین پاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ انکی سماعت کو تمہاری سماعت سے زیادہ پایا بعد فتح جنگ بدر جناب والا قدر داخل مدینہ ہوئے باعث سرور سینہ ہوئے حضرت عثمان بحکم سرور مرسلان بوجہ بیماری صاحبزادی رقیہ اپنی منکوحہ کے مدینہ مین رہگئے تہے اور حضرت اون سے واسطے ملنے ثواب غزوہ کے کہہ گئے تہے چنانچہ اونکو حاضران بدر مین شمار

کیا اور ایک حصہ غنیمت کا اونکو دیا حضرت نے مدینہ مین حال وفات رقیہ بادصفات کا سنکر بہت غم کہایا اور اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے فرمایا اسلیئے حضرت عثمان ذوالنورین کہلائے سوا اونکی کسی نے یہہ مرتبہ نہ پائے ستر اسیران بدر مین جناب عباس عم حضرت شامل تہے اور فی الواقع وہ لشکر کفار مین بکراہت داخل ہوئے تہے اسلیئے حضرت نے فرما دیا تہا سبکو سنا دیا تہا کہ جو عباس کو پائے وہ اونکو قتل سے بچائے سب نے یہہ حکم مانا اونکو قید کرنا مناسب جانا حضرت عباس گرفتار ہوا بوجہ سخت بندش دست ہا بہت کراہتے تہے حضرت اونکی آواز کو سنکر بند دست کا ڈہیلا ہونا چاہتے تہے نہ آپ کو نیند آتی تہی نہ طبیعت قرار پاتی تہی اک صحابی نے یہہ خبر پاکر سخت بند دست عباس کو نرم زیادہ فرمایا اور حضرت نے بندش دست ہائے دیگر اسیران کو بہی کچہہ کشادہ کرایا جناب رسالت مآب نے معاملہ اسیران بدر مین اصحاب سی مشورت کی حضرت عمرؓ نے یہہ رائے مناسب دی کہ یہہ لوگ ایمۃ الکفر واجب القتل ہین نہ قابل ترحم نہ لائق فضل ہین برائے قتل ہر قرابتی کو اوسکے قرابت دار کی حوالہ کیجیئے اور میرا قرابت والا مجکو دیجیئے تاکہ محبت خدا و رسول الفت اقارب مخذول سے زیادہ ظاہر ہو جائے اور ہر شخص اوسکا ماہر ہو جائے حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے رسول خدا ان لوگون سے فدیہ لیجیئے اور انکو چہوڑ دیجیئے شاید یہہ لوگ ایمان لائین اور فدیہ سے مسلمان تقویت پائین حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے کسیکا دل سخت کسی کا نرم بنایا یہہ کمال افضال ہے کہ حضرات نوح و موسیٰ علیہما السلام سے حضرت عمر کی مثال ہے حضرت نوح نے کہا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور یہہ ہے کلام موسیٰ کلیم

ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علی قلوبھم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم یہہ جمال خوش خصال ہے کہ مثل حضرات ابراہیم وعیسیٰ علیہما السلام کے حضرت ابوبکر کا حال ہے یہہ ہے قول حضرت ابراہیم ـ فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم اور یہہ ہے مقولہ حضرت عیسیٰ حلیم ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم چونکہ حضرت رحمۃ اللعالمین تہے شفیع المذنبین ہتے اسلیئے رائے صدیق پسند آئی آپ نے باخذ فدیہ رہائی اسیرون کی فرمائی فوراً عتابانہ آئی یہہ آیت خداوند علیم لولا کتٰب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم حضرت گریان ہوئے بہت پریشان ہوکر اور یہہ کہا کہ اگر عذاب خدا یہان آتا تو فاروق اعظم اور سعد بن معاذ ہم رائے عمر محتشم کے کوئی امان نہ پاتا چونکہ پہلے سے حکم خدا برائے معافی خطا اجتہادی کے تہا اسلیئے کوئی مواخذہ مین گرفتار ہوا گنہگار ہوا اوسوقت مین ہیبت و رعب اسلام واجب تہا قتل کفار ناکام مناسب تہا پہر شریعت مین حکم لینے فدیہ کا آگیا اور یہہ قرار پاگیا کہ جب نبی خونریزی کفار غوی فرمائے تب اسیرون سے فدیہ لیا جائے جب حضرت عباس سے فدیہ چاہا تو اونہون نے اپنی بے استطاعتی کو یون بنا یا کہ اے محمد اگر تمہارا چچا سامنے قریش کے ہاتہہ پہیلائیگا تو ضرور شرمائیگا حضرت نے یہہ فرمایا کہ میری خیال مین یہہ آیا کہ تم نے جو سونا ام الفضل اپنی بی بی کو دیا وہ کیا کیا حضرت عباس نے کہا کہ بخدا تم نبی برحق ہو افضل انبیائے ماسبق ہو اوس سونیکی خبر کسیکو نہ تہی ندائے اوسکی خبر تمکو دی حضرت عباس اوسیوقت ایمان لائے مراتب

عالی پایہ حضرت عباس کے رہنے کی مکہ مین مصلحت تھی اسلیئے اونکو حضرت نے وہان رہنے کی اجازت دی جنگ بدر دوسرے سال ہجرت سے واقع ہوئی کفر کی قاطع ہوئی جملہ صاحبان بدر عالیقدر صحابہ مین افضل ہین اعظم و اکمل ہین ایسے ہی ملائکہ حاضرین بدر کو دیگر ملائکہ پر فضلیت ہی افضلیت کی وجہ یہہ ہی کہ وہ جدال و قتال مین معاون رسول خدا رہے اور مدحت نبی باکمال مین مضامین تنا کہے ۔

کیا شان نبی خلق مین ذیشان ہوئی ہونا تہا عیان اوس سے نشان شوکت	زیب ملک و زینت انسان ہوئی وہ باعث تقویت ایمان ہوئی

غزوہ احد

چونکہ کفار بدکردار کو بوجہ شکست جنگ بدر کے اور بسبب قتل مقتولین بیقدر کے بہت ملال ہوا اور اونکا حال وافر الاختلال ہوا تو اونہون نے بجہت انتقام بمقابلہ اہالیان اسلام لشکر کثیر بہزار تدبیر جمع کیا حضرت نے بدریافت حال فوج کشی دشمنان باسامان منشی اپنے لوگون کو مدینہ کے باہر لڑنے سے منع کیا اصحاب جانباز و احباب بانیاز نے مثل حضرات امیر حمزہ سعد بن عبادہ و دیگر اشخاص اوس و خزرج کے باہر مدینہ سے لڑنیکا اصرار کیا اگرچہ بعض انصار نے اس بات کا اظہار کیا کہ جب کسی لشکر نے مدینہ پر چڑہائی کی اور اہالیان مدینہ نے لڑائی کی تو ضرور مدینہ والون نے فتح پائی اور جو باہر نوبت جنگ آئی تو شکست سی ندامت اوٹہائی مگر اصحاب محمدو حین و احباب سید المرسلین نے اہتمام کثرت مبالغہ کیا کلام حجت بالغہ کیا کہ مدینہ سے باہر لڑینگے معاندین کی پیشقدمی مین اڑینگے حضرت نے بلا رضا دولت سرا مین جاکر سلاح جنگ بدن خوش رنگ پر آراستہ فرمائے اور دولت خانہ

باہر تشریف لائے پہر صحابہ نے کہا کہ اے رسول خدا اگر مدینہ سے باہر جنگ نامناسب ہے
تو ہمکو اندر مدینہ کے لڑنا واجب ہے آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ پہن آیا تو بلا حکم
پروردگار ہتیار کہول نہین سکتا کچہہ بول نہین سکتا حضرت مدینہ سے باہر روانہ ہوگے
سامان شاہانہ ہوئے آپنے یہہ کہا کہ اے بندگان خدا اگر تم ثابت قدم رہو گے تو فتح مین
مقدم رہو گے المختصر کوہ احد پر ہر دو لشکر مقابل ہوی جنگ کے قابل ہوی پشت لشکر
اسلام پر دو پہاڑون کا اک شگاف تہا اودہر اندیشہ کفار نا انصاف تہا اسلیئے حضرت
نے عبداللہ بن جبیر کو اور پچاس تیر اندازان شیر کو اوس درے پر مقرر کیا اور بہ تاکید
کہدیا کہ ہماری فتح ہو یا شکست مگر تم تیار رہنا بالشت وہان سے نہ ہٹنا باہم نہ کہٹنا
پہر جنگ وجدال نے اشتعال پایا کافرون کو بالاستقلال جلایا شجاعان اسلام نے
ایسی داد مردانگی دی کہ ویسی دیکہی نہ سنی میدان کارزار خون کافران نابکار سے
لالہ زار ہوا ہر مجاہد باوقار قاتل کفار ہوا ہرچند کہ کفار کا اوس درے سے حملہ آیا مگر بوجہ
تیر اندازی دلاوران غازی کے قابو نہ پایا آخر کار کفار بد کردار نے ہزیمت پائی
جب نوبت غنیمت آئی تو ہمراہیان عبداللہ بن جبیر لوٹ مین مشغول ہوئے اگرچہ وہ
مانع حسب معمول ہوئے مگر کسی نے نہ مانا اپنا ضرر نہ جانا اونکے پاس دس کس باقی رہے یہہ کافی
رہے خالد بن ولید اوسوقت مین کافر تہے اور اونکی ہمراہی فراری اونکے ساتہہ وافر تہے
اونہون نے اوس درے سے حملہ کیا وقت کو نہ جانے دیا عبداللہ بن جبیر معہ ہمراہیان
دلیر شہید ہوئی پہر پشت لشکر اسلام سے حملے شدید ہوئے مسلمان حیران ہوگئے نہایت
پریشان ہوگئے حضرت نے بہی زخم کہائے صدمے اوٹہائے رخ مبارک خون
آلودہ ہوا ہر کافر آسودہ ہوا دندان مبارک پیشین سنگ مردبیدین سے شہید ہوگیا

رنج وغم مزید ہوگیا ابن قمیہ اکفر نے سرور کے تلوار ماری بفضل الہی وہ ہوئی کاری مگر
حضرت بوجہہ صدمۂ زخم شمشیر اور بہ سبب بار دو زرہ گرانبار کثیر اک غار مین گر گئے مگر کافر
وہان سے پہر گئے ابن قمیہ بدبخت یہ آواز سخت پکارا کہ مین نے محمدؐ کو مارا او نکو قتل کیا ہی غار مین
ڈالدیا ہے شیطان علیہ اللعن بصورت جعل بن سراقہ لشکر مین آیا اور اوسنے اس جہوٹی
خبر کو مشتہر کر کر لوگون کو بہکایا کہ محمدؐ مقتول ہوئے یہہ کلام نا فرجام اہالیان اسلام سنکر
ملول ہوئے اکثر مسلمانون نے ہزیمت پائی کافرون مین جرأت آئی حضرات ابو بکر و عمر
علی و طلحہ وا بیسد بن حضیر وغیرہم رضی اللہ عنہم قایم رہے جان نثار سیدا برار دایم رہے
جب حضرت نے غار سے پہتر پر چڑہنے کا ارادہ کیا تو ضعف بدن اور بار ہر دو زرہ
تن نے نہ چڑہنے دیا آپ طلحہ کے کاندہون پر قدم میمنت لزوم رکہکر چڑہ گئے طلحہ
کے مرتبے بڑہ گئے حضرت اون سے رضامند ہوئے معنی اوجب طلحہ
کے دلپسند ہوئے جناب فاطمہ زہرا بتول عذرا وہان تشریف لائین حضرت کے
زخمون کو دیکہکر بہت گہبرائین پارچہ بوریا جلا کر زخمون مین بہر دیا خدا نے خون بند
کردیا حلقہ خود رخسار نبی صاحب الجود مین گڑ گئے تہے گوشت و پوست مین اڑ گئے تہے
حضرت عبیدہ بن جراح نے ایک حلقہ بزور دندان خود جدا کیا اور باوجود ٹوٹ جانے
اپنے اک دانت کے اوہون نے شکر خدا کیا اور دوسرا حلقہ بہی اونکی دانتون کی قوت
سے چہوٹا اونکا دوسرا دانت بہی ٹوٹا وہ آپ سے عفوی عمل کے متقاضی ہوئے حضرت اونسے
بہت راضی ہوئے یہہ روایت بصحت پائی کہ شہادت ہفدہ کس صحابہ کی نوبت
آئی حضرت امیر حمزہ بہی اس معرکہ مین شہید ہوئے اونپر شداید شدید ہوئے اوہنون
نے جنگ بدر مین جوہر شجاعت دکہلایا تہا بہت کفار کو مار کر جہنم پر آفت مین پہونچایا تہا

طعیمہ بن عدی اور عتبہ روی یعنی پدر ہندہ زوجہ ابو سفیان دشمن جان کو بہی قتل کیا تہا اوسکو
سخت رنج دیا تہا جبیر بن مطعم برادرزادہ طعیمہ اظلم حضرت امیر حمزہ سے عداوت رکہتا تہا بہت
شقاوت رکہتا تہا وحشی حبشی اوسکا غلام تہا حرب و ضرب مین مشاق لاکلام تہا جبیر بن مطعم
نے بشرط قتل امیر حمزہ معظم کے وحشی سے وعدہ آزادی کیا تہا اور ہندہ نے پیام انعام
بہ ابزادی دیا تہا وحشیانہ حالت وحشی سہتے تہے بطمع نفسانی اوسکی بداندیشی تہی بخاری مین خود
وحشی راوی ہے اور بیان اوسکا اسپر حاوی ہے کہ مین نے میدان جنگ مین دیکہا
اور اوسکا مین نے کیا پیچہا کہ امیر حمزہ صفدر مثل شیر ببر جنگ مین حملہ آور ہین اونکا مین
اون کے چہرہ کی مانند خورشید جاور ہین اور وہ میری طرف کو آتے ہین نشان
مردانہ دکہلاتے ہین مین وہان سے بہاگا جب گہبرا میرا آگا تو مین اک پتہر کی آڑ مین
چہپا تہا اونہون نے مجکو نہ دیکہا مین نے اپنا حربہ اونپر پہینک کر مارا وہ اونکی زیرناف
لگا سارا وہ میری جانب جہپٹے دو چار قدم چلکر اونکی پانون رہ گئے وہ زمین پر گر سے پہر
میری طرف کو نہ پہرے جب مین اونکی پاس آیا تو مین نے اونکو مردہ پایا مین نے اپنے
ولکو سنبہالا اپنا حربہ نکالا جسوقت ہندہ نے خبر قتل حمزہ پائی تو وہ بہت خوشی سے نزد
نعش آئی ناک کان کاٹکر قطرات خون چاٹے اعضائے تناسل بہی کاٹے شکم پاک کو چاک کر ڈالا
جگر حمزہ شہید اکبر کو نکالا اوسے اپنے دانتون سے چبایا شقاوت کا رنگ دکہلایا ابی بن خلف
سردار قریش تہا نہایت بداندیش تہا بانی فساد تہا حضرت سے عناد تہا اوسکو اپنی برائی
کا کچہ خوف نہ رہا تہا اوس نے مکہ مین حضرت سے کہا تہا کہ تمہارے قتل کرنے کو مین نے
اک گہوڑا پالا ہے تمہارا قتل ہونے والا ہے آپ نے یہہ فرما دیا تہا خوب سنا دیا تہا کہ ای
گمراہ انشاء اللہ مین تجکو قتل کرونگا تجہپر آفت سخت دہرونگا معرکہ احد مین وہ گہوڑی پر سوار ہوکر

بقصد سرور میدان پر خطر مین آیا گہوڑے کو خوب کودایا پہر بجانب حضرت ہوا راہی صحابہ نے
اوسکی مدافعت چاہی آپ نے اونکو ممانعت کی پہر صحابہ نے نہ مزاحمت کی جب وہ نزدیک حضور
آیا تو آپ نے آہستہ اوسکے گلے پر نیزہ لگایا اوسپر زخم خفیف بطور خراش آیا وہ بہت چلایا
بیقرار ہوگیا وہان سے فرار ہوگیا جب وہ اپنے لشکر مین پہونچکر چلاتا رہا لوگون نے اوس سے
کہا کہ تجہپر کوئی بڑا زخم نظر نہین آتا ہے تو کسلیئے چلاتا ہے وہ بولا کہ اے جہلا مجکو محمدؐ نے
زخمی کیا ہے اجل نے مجہکو گہیر لیا ہے پہر وہ موضع سرف مین جاکر مرگیا دوزخ
مین وہ پہونچ گیا- بیہقی نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر نے یہہ خبر دی کہ مین نے بطن
رابع مین ایک شخص کو زنجیر ہائے آتشین سے بندہا پایا اور وہ میرے سامنے بہت چلایا
محافظ اوسکو ٹالتا تہا اور وہ پانی مانگتا تہا اوسکو پانی نہ دیا جاتا تہا اور سب کو خبردار
کیا جاتا تہا کہ یہہ کشتۂ پیغمبر ہے اُبی بن خلف الکفر ہے حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا نے
فرمایا کہ جب مین نے حضرت کو نپایا تو مجہے یہہ خیال آیا کہ خدا نے اپنے نبی کو بوجہ ناخوشی
کے یہان سے اوٹہایا اب لطف زندگی کیا ہے مرنا اولے ہے پہر تیغ آبدار لیکر انبوہ
کفار مین گہسا گروہ اشرار مین شور مچا اور میری ضربات شمشیر برّان سے غول
کافران پریشان ہوگیا ہر کافر خستہ جان حیران ہوگیا دفعتہً مجکو صورت حضرت
نظر آئی مین نے حیات تازہ پائی بعدہٗ ابو سفیان پکارا کہ آیا ہے تمہارا محمدؐ پیارا حضرت
نے کہا نہ دو جواب ذرا پہر پوچہا کہ تم مین ابو بکر ہین صحابہ نے عرض کیا کہ بانی کبریا
ہم کیا کہین آپ نے فرمایا کہ کچہہ نہ کہو خاموش رہو پہر بولا کہ ای مطیعان مصطفےٰ اگر
تم مین عمر ہون تو کہو حضرت نے کہا جواب نہ دو ابو سفیان چلایا خوشی مین آیا
کہ یہہ تینون مارے گئے اب جہگڑے سارے گئے حضرت فاروق نے جب یہہ

قصہ پایا تو اونکو بہت غصہ آیا اوسکو للکارا بہت جھجکارا اور یہہ کہا کہ ای دشمن خدا جو نہ لگائے
یہہ تینون بندگان ربی الاعلا زندہ موجود ہین تیری یہہ خوشیان محض بے سود ہین
بحکم ایزد متعال تیری بلا کو نہ ٹالینگے تجکو رنج و عنا مین ڈالینگے الحمد عا ابوسفیان بہ بدعا
سردار کفار نے رسول پروردگار سے کہا کہ ہم لبسال آیندہ بدر مین تم سے لڑینگے
اب اس مخمصہ مین نہ پڑینگے آپ نے اسکو قبول فرمایا ابوسفیان مجہول یہہ زبان پر
لایا کہ اُعل ھبل بفرمان سید الورا صحابہ نے کہا اللہ اعلیٰ و اجل ای اہل پہر ابوسفیان
نے زبان کو کہولا عُزّیٰ لنا و لا عزی لکم بولا حسب الارشاد رسول خدا اصحاب
باصفا نے کہا اللہ مولانا و لا مولا لکم ای مومنان اہل دین و ای صاحبان
اہل یقین غزوہ احد مین جو قصور فرار مخلصان جان نثار سے بمقتضائے بشریت
نہ بہ نیت ہزیمت وقوع مین آیا اوسکو اللہ جل علی اسنے معاف فرمایا چنانچہ آیۂ عفو
قرآن مین ہے نہ شکایت کسی حدیث سید المرسلان مین ہے جب مراجعت
کفار بسوئے مکہ پر بہار وقوع مین آئی تو سرور نے پہاڑ سے اوتر کر رویت مقتولین
فرمائی ملاحظہ نوعیت امیر حمزہ سے حضرت کی عجب حالت ہوئی اور معاینہ کیفیت
دیگر شہدائے احد سے آپکو بہت ملالت ہوئی مقتولون کو بلا غسل و کفن
بلباس خون آلودہ تن دفن کیا دو دو شہیدون کو ایک ایک قبر مین تہ دفن
امن دیا پہر حضرت نے مدینہ مین قدم رنجہ فرمایا عاشقان رسول خدا و مشتاقان
نبی الورا سنے اطمینان پایا بی بی کبشۂ انصاری بنت رافع جو یان حال سید الابرار
تہین مشتاق دیدار تہین جب اوہنون نے رونق افروزئی حضور کی خبر پائی
تو اونکے دل مین بہت خوشی آئی بے تابانہ دوڑ کر بکمال فیضان خدمت بابرکت

پایا جمال جہان آرا دیکہکر کل حصیبة بعدك یارسول الله حلل زبان پرآیا
عمر بن معاذ اون کے پسر سعادت سے ممتاز ہوئے تہے عہد مین شہادت سے سرفراز
ہوئے تہے حضرت نے کبشہ سے اونکی تعزیت کی اور جنت کی بشارت دی کبشہ نے
کہا کہ اے رسول خدا جب یہہ حال ہے تو پہر کیا ملال ہے آپ آیندہ کے لئے دعا فرمائین
تا کہ ہم فایدہ پائین آپ نے اللهم اذهب حزن قلوبهم واجر مصيبتهم فرمایا
یہہ کبشہ کو خوش آیا شہدا احد نے بڑے مرتبے پائے خدا نے اپنے نزدیک شہدا
زندہ فرمائے وہ مردہ نہ سمجھے جاتے ہین رزّاق مطلق سے رزق پاتے ہین چنانچہ
جل علا نے برائے تسکین اقارب شہدا کے قران مین لا تحسبن الذين قتلوا
في سبيل الله اموانا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين بما اتٰهم الله
من فضله فرمایا شہیدون کا رتبہ بڑہایا حدیث مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ خداوند
تعالے نے ارواح شہدا کو قالب مرغان سبز خوشنما مین داخل فرماتا ہے اونکو گلستان
جنت الماوا اور بوستان بہشت پر فزا مین اوڑاتا ہے اور وہ میوہ ہائے خلد برین
اور نعمتہا ے فردوس نگارین کہاتے ہین اور بلب جوئبار آب انہار خوشگوار نوش
فرماتے ہین اور رات کو قنادیل طلا مین زیر عرش سوار رہتے ہین ہر دم ثنائے خدا ئے
جل علی کہتے ہین ہر چند کہ مشہور عوام سے مذکور انام ہے کہ واقعہ احد جو ہوا ہوئین
شعبان کو وقوع مین آیا اور حضرت نے بوجہ شکستگی دندان شریف کے حلوا کہایا
مگر یہہ غلط بیان ہے کہین تواریخ مین نہ اسکا نشان ہے یہہ غزوہ سالوئین باگیارہوین
شوال مین واقع ہوا قول مورخین اختلال کا دافع ہوا البتہ حضرت نے شب برات
مین شہدا احد اور اموات کے لئے استغفار فرمائی سبکو اوس مین امنو ہا ستغفار

ثمری لازم آئی جب مدینہ مین نوبت قیام حضرت آئی تو خداوند نعمت بابرکت نے یہہ خبر پائی
کہ ابوسفیان اپنی حرکت سے پریشان ہوا اور مراجعت سے پشیمان ہوا بہت حیران رہتا ہے
وہ نادان کہتا ہے کہ ہم لڑائی مین غالب بدرستی آئے پہر قتل محمد مین کیون سستی
لائے اب وہ اپنے ساتہہ لشکر لاتا ہے بہت جلد یہان آتا ہے حضرت کو یہہ سنکر
تعجب آیا پہر آپنے مع لشکر ہمراہی مجروحان احد قصد تعقب فرمایا جو لوگ زخم یافتہ
جان باختہ متابعت خدا مین ہتے اور معیت خیر الوری مین رہتے اونکی شان حق نشان
مین فرماتا ہے خداوند کریم الذین استجابوا للہ والرسول ما بعد
ما اصابہم القرح للذین احسنوا منہم واتقوا اجر عظیم
ابوسفیان بدریافت اس حال خیر المآل کے گہبرایا اور اسکے ہمراہیون نے اوسکو ڈرایا
کہ فتح مشہور ہوگئی ہے بلا سر سے دور ہوگئی ہے ایسی بات نہ کیجائے کہ جس سے پہر
آفت آئی ابوسفیان بطرف مکہ معظمہ فرار ہوا اوسکو نہ اکدم قرار ہوا حضرت نے چند
منازل تعقب کیا اور ابوسفیان کے بہاگنے پر تعجب کیا آپ نے منزل حمراء الاسد
سے بجانب مدینہ منورہ رجوع فرمایا اسلئے یہہ غزوہ حمراء الاسد کہلایا جب ابوسفیان
سردار کافران بموجب اپنے قول پر غلل کے واسطے جنگ وجدل کے احد سے
بسال آیندہ بدر پر بجال ضربابندہ نہ آسکا اور نہ کوئی قابو پاسکا تو اوس نے
بصد ملال بایں خیال کہ محمد خیر الانام سے ندامت نہ ہوا اور اہل اسلام سے خجالت نہ ہو نعیم
ابن مسعود مرد نا محمود کو مدینہ بہیجا اور اوسکو تلائین باتین بتایا اوس کذاب نامراد نے حسب
فہمایش ابوسفیان ناشاد کے کہا کہ اے مسلمانان باوفا ابوسفیان مدینہ کو آتا ہے اور اپنے
ساتہہ لشکر کثیر لاتا ہے مسلمانون نے یہہ سنکر حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہا

اور جناب رسول خدا مع لشکر جرار بقدر ڈیڑھ ہزار مردان ظفر پیکر بدر کو گئے چند روز وہان رہی
ابو سفیان خوف سے نہ ٹہرا یا وہان نہ آیا اصحاب نے وہان کار تجارت فرمایا اور چند نفع پایا
بعدہ حضور پس مرور چند ایام فرخندہ فرجام خوشحال بلا جدال واپس آئے آپنے سجدات
شکر قاضی الحاجات ادا فرمائے یہہ آئین یہہ آیات مبین خداوند علیم الذین قال لہم
الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم فزادهم ایمانا
وقالوا حسبنا الله ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل
لم یمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظیم

جو کار خوش انجام بتائید خدا ہو — بیجا ہو وہ کام بہر حال بجا ہو
جس امر مین ہو رحمت خلاق دو عالم — ہر طرح صواب اوس مین ہرگز نہ خطا ہو

غزوہ بنی نضیر

مدینہ مین یہود کمینہ نے جو بنی قریظہ و بنی نضیر تہے اور وہ باہم منشیر رہتے تہے بیرون مدینہ محلجات
جدا گانہ مین رہتے تہے اور حضرت کو اوئل زمانہ مین کہتے رہتے تہے آپ سے عہد و پیمان
کیا تہا یہہ اطمینان دیا تہا کہ ہم تم سے موافق رہینگے ہر بات تمہاری بات کی مطابق کہینگے
بدخواہی نہ کرینگے تمہارے دشمن کی پشت پناہی نہ کرینگے عمر بن امیہ ضمری نے دو مشرک
بنی عامر کو قتل کیا تہا اور عامر بن طفیل نے بوجہ معاہدہ امن کے ادائے دیت کا حضرت
کو پیام دیا تہا آپنے برائے مشورہ دیت محلہ بنی نضیر مین تشریف ارزانی فرمائی
جب لوگون سے نوبت گفتگو آئی تو اونہون نے یہہ امر عرض کیا کہ ای سید الورا تمنے
ہمارے یہان قدم رنجہ فرمایا ہے ہمکو یہہ لازم آیا ہے کہ ہم آپکو کہانا کہلائین جب ہم

تمہاری ضیافت سے فراغت پائین تب اس معاملہ مین کلام کرین اور جو مناسب ہو
وہ کام کرین پہر حضرت کو زیر دیوار بٹہلایا اور اون سنگین دلون کے قلب پرغضب
مین یہہ سمایا کہ ایک پتہر دیوار سے لڑہکا کر حضرت کو قتل کیا جائے کسیکو اس مین دخل
دیا جائے وہ ملاعین بددین اس فعل پرکین کے کرنے کو طیار ہوئے فوراً بحکم رب جلیل
حضرت جبرئل نمودار ہوئے اور حضرت کو ارادہ مشرکان بدعہد اور مشاہدہ سامان جادو
جہد سے آگاہ کیا آپنے شکر الله کیا اور نیت خبث طویت ظلوم وجہول سے ایسے حضرت
گہٹے جیسے کوئی دشمن سے گہٹتا ہے اور وہان سے باین کیفیت اُٹھے جیسے کوئی
بقضائے حاجت کو اوٹہتا ہے پہر حضرت اپنے مکان جنت نشان مین رونق افروز
ہوئے اصحاب خیریت جناب رسالت مآب سے مسرت اندوز ہوئے حضرت نے
حکم دیا کہ بنی نضیر نے بہ قاعدہ حاسدانہ بارادہ فاسدانہ نقض عہد کیا دس روز کے
اندر وہ یہان سے نکلجائین پہر نہ آئین اگر بعد مہلت نہ جائینگے تو سزا پائینگے گردن مارے
جائینگے ضرر سارے اوٹہائینگے یہود مخالف سید ابرار ہوئے لڑنے کو طیار ہوئے حضرت
نے اونپر لشکر کشی فرمائی اونکو دہشت وہیبت سے غشی آئی اونہون نے بنی قریظہ کر
مدد چاہی بنی قریظہ نے بلحاظ عہد اونکی اعانت نہ نباہی امداد سے انکار کیا اونکو بہت
بیزار کیا جب لشکر پیغمبر نے اپنا رخ اونکی طرف کو پہیرا تو اون کے قلعون کو گہیرا اونکو
بہت تنگ کیا خراب بیدرنگ کیا اور بموجب فرمان سرور مرسلان اون کے
درختان خرما کاٹے خارہاے قلوب یہود غمون سے پاٹے بعض صحابہ نے
درختان قسم عمدہ قطع کئے اور بعض نے اقسام ناقص کے کاٹ دئیے
ہر دو اعمال خیر المآل بحسن نیت اصحاب حضرت الله کو پسند آئے خدا نے یہہ امور

ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین فرمائے بخاری مین کچھہ درختونکا جلادینا پایا حضرت حسان بن ثابت نے اوسکے بیان مین یہہ شعر فرمایا۔

حریق بالبویرۃ مستطیر		دھان علی اسراۃ بنی لوی
آسان تہا بویرہ مین تہا شعلونکا اوٹہنا		سرداربنی لوی پر آتش کا لگانا

جب بنی نضیر عاجز آئے تب یہہ درخواست زبان پر لائے کہ ہمکو یہان سے جانے دو ہمارے نکلجانے کے مانع نہو حضرت نے کہا کہ یہہ امر اس شرط پر رہا کہ سب ہتیار اپنے یہان چھوڑو جہان چاہو اپنے مونہہ کو موڑو جسقدر اسباب تمہارے چارپایون پر جا سکے لیجاؤ اپنا رخت ادبار یہان سے اوٹہاؤ چنانچہ حسب فرمان خاتم پیغمبران یہود بنی نضیر جلاوطن ہوئے ذلیل وخوار گرفتار آزار پرمحن ہوئے خیبر وشام اور دیگر مقام مین بسے لوگ اونکی حالتون پر ہنسے اللہ تعالے نے اس قصہ کو قرآن مین فرمایا اور ذکر اسکا حدیث مین آیا۔

غزوۂ خندق

جنگ خندق کا مختصر یہہ ماجرا ہے مورخین نے لکہا ہے کہ حی بن اخطب بنی نضیر تہا قوم یہود مین بہت شریر تہا مدینہ سے جلاوطن ہوکر خیبر مین رہتا تہا رات دن یہہ کہتا تہا کہ مسلمانون سے انتقام لونگا اونکو تکالیف والام دونگا بالآخر وہ کافر مع چند مفسدین اہل شر قریب بست نفر مکہ کو گیا وہ بے حیا اہل قریش سے ملا اور حضرت کا گلہ کیا جب ترغیب مجادلہ اور وعدۂ امداد کا نہ مبالغہ زیادہ کیا اونکفار قریش کو بہر مقابلہ آمادہ کیا ابو سفیان باہوس چار ہزار کس فراہم لایا قبایل غطفان واسد وسلیم کو لشکر مین ملایا سب کفار دس ہزار جمع ہوکر مدینہ کو

چلے آتش غضب مین جلے جب یہہ خبر حضرت خیر البشر نے پائی تو اپنے صحابہ سے مشورت فرمائی حضرت سلمان فارسی نے کہا کہ اے رسول خدا ملک فارس مین یہہ قاعدہ ہے بہت پر فائدہ ہے کہ جب لشکر بپا رہ کارزار کسی شہر پر چڑہتا ہے تو گرد شہر خندق کہود کر شہری اوسکی پناہ مین لڑتا ہے حضرت کو یہہ رائے پسند آئی انہوں خندق کے کہودنے کی تجویز بجانب کوہ سلع فرمائی اور بجانب مین عمارتین مستحکم تہین دیوارین حفاظت کو نہ کم تہین اسلیئے یہہ غزوہ غزوہ خندق کہلایا اصل مین نام اسکا غزوہ احزاب مصدق پایا حضرت خود خندق کہودنے مین مصروف تہا اور مہاجرین و انصار اوسکی کہودنے کی محنت و مشقت مین ببار موصوف تہے حضرت نے بوجہ شدت گرسنگی کے شکم پاک پر پتہر باندہے تہے اور خندق کہودنے سے آپ کے سست تر کاندہے تہے حضرت جابر نے آپکی دعوت کی حضرت نے قبول ضیافت کی ایک ہزار مردمان ہمراہ سید المرسلان تہے جابر بسبب تہوڑے ہونے طعام کے حیران تہے آپکے آب دہن مبارک نے یہہ رنگ دکہلایا کہ تہوڑا کہانا کافی پایا حضرت نے تناول فرمایا اور سب نے خوب سیر ہوکر کہایا اور کہانا بدستور باقی رہا اسکو معجزہ نبی کہا پہر خندق مین نکلا ایک پتہر وہ پتہر تہا ایسا سخت تر کہ صحابہ سے نہ ٹوٹا آخر کو وہ اون سے چہوٹا حضرت وہان تشریف لائے اوسکو دیکہکر آپ نہ گہبرائے حضرت نے ایک آہنی آلہ دسپر مارا ٹوٹا اوسکا اک پارہ اوس مین ایک بجلی نکلی چمک مین تہی وہ چوڑی چکلی حضرت کو ملک شام نظر آیا آپ نے یہہ فرمایا کہ خدا نے مجہکو ملک شام دیا بڑا انعام کیا ایسے ہی دوسری بار مکانات ملک فارس رشک چمن اور تیسری بار عمارات ملک یمن نظر آئین برق سنگ نے عجب کیفیتین دکہلائین حضرت نے وہی باتین ظاہر کین کہ اللہ نے یہہ اقالیم مجہکو دین چنانچہ اس پیشین گوئی کا بخوبی

وقوع ہوا کہ ان ملکون کا تصرف مطبوع بسوی مسلمانان رجوع ہوا ملک یمن دخل مین خود
حضرت کے آگیا تہا مگر کچھہ خلل پا گیا تہا بعد وفات سرور کائنات عہد صدیق با صفات مین
وہ صاف ہوگیا اوس کا حال سیر مین اعتراف ہوگیا ملک فارس و شام بعہد خلفا سے
بیکنام قبضۂ اہل اسلام مین آ گئے مسلمانون نے یہہ سب ملک پیشین گوئی نبی علیہ السلام
مین پائے وہ پہتر ضربات سید السادات سے پاش پاش ہوگیا آپکا ہر لشکری بشاش
ہوگیا یہہ قوت بازوے احمدی تہی یہہ طاقت عطیۂ ایزدی تہی جب حی بن اخطب منبع اوار
قہر و غضب حسب تمنائش ابو سفیان پر لعب بجہت موافقت جملہ بنی قریظہ بقسمت
مین داخل ہوا تو کعب سردار بنی قریظہ کو اولاً اوسکے آنے سے ملال حاصل ہوا حتی کہ
اُسکو بنی قریظہ نے اپنے مکانون مین نہ آنے دیا اور دروازون کو بند کرلیا اور اوسکی آواز
سنکر یہہ کہا کہ نحوست شعار عقوبت آثار تیری برائی کا اثر یہہ رہا کہ تو نے اپنی قوم کو تباہ اور
برباد کردیا اب یہان ہمارا استیناس کرنے کو آیا بدرجہ اخیر اوس مکار نے بہ مکر و تدبیر
اپنی تقریر و نرم گفتار سے بنی قریظہ کو پُہسلایا اور دروازون کو کہلوایا بنی قریظہ نے نقض
عہد با خیر الانام کیا اور اتفاق با کفار بد انجام کیا سب بنی قریظہ مخالف رسالت مآب ہو کے
موافق احزاب ہوئے جب خندق بہ ترتیب مرتب ہوگیا اور بر طبق تہذیب مہذب ہوگیا
تو لشکر ظفر پیکر اوسپر بقواعد قیام پذیر ہوا اور اہتمام جنگ با تیر و تفنگ بفواید کثیر ہوا
مشکوٰۃ شریف مین حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک نوجوان انصاری
کی یہہ عجیب حکایت ہے کہ نشین مکان ابو سعید خدری مکان اوسکا بنا ہوا تہا اور اوسکا
بیاہ نیا ہوا تہا جب وہ حضرت سے اجازت پاتا تہا تو دوپہر کو وہ اپنے گہر جاتا آتا تہا
ایک روز وہ اپنے گہر کو چلا اوس سے حضرت نے کہا کہ تو ہتہیار لیجا مجھکو بنی قریظہ

کا ہے خطرہ اوس نے اپنا نیزہ لیا اتباع حکم نہی کیا اوس نے اپنی بی بی کو دروازہ پر کھڑا پایا اوس نے بتقاضائے غیرت اور باقتضائے حمیت اپنی بی بی کے مارنے کو نیزہ گھمایا اوسکی بی بی بولی نکرو جلدی گھر مین جاؤ یہہ دیکھہ آؤ کہ مجھکو گھر سے کس نے نکلا ہے کسکا پڑا پالا ہے جوان نے گھر مین جاکر دیکھا کہ اک سانپ بستر پر ہے بیٹھا جوان نے اوس مار زہردار پر نیزہ مارا اور اوسکو نوک نیزہ سے اوبھارا سانپ نے مارا سپاٹا فوراً جوان کو کاٹا دونون کو موت آئی تقدیم و تاخیر اونکی نہ پائی صحابہ نے سرور کائنات سے کہا یا مستجاب الدعوات دعا فرما کہ جوان زندہ ہو جائے زندگی تازہ پائے آپنے فرمایا کہ اب یہہ لازم آیا کہ جوان کو بہ تجہیز و تکفین دفن کردو اور کچھہ نہ کہو حضرت نے یہہ بہی ارشاد کیا سبکو بتا دیا کہ مکانات مین جو سانپ نہ ظاہر رہتے ہین اونکو مار عوامر کہتے ہین اگر کوئی سانپ ایکا مین سے نکل آئے تو دیکھتے ہی وہ نہ مار ڈالا جائے اگر تین دن تک اوسکو نکلنے سے منع کیا جائے تو پہر نکلتے ہی اوسکو مار دیا جائے المدعا عساکر اعدا بمقابلہ لشکر رسول خدا متصل خندق باصفا بر آئے و غا ہیر اغازیان جانباز و شجاعان سرفراز اور مبارزان خوش انداز و دلاوران دلنواز کے بہا سر سپہر اکفار نے تیر و سنگ سے نہ شمشیر و تفنگ سے لڑنا شروع کیا اور خندق پر حلون کا محاصرہ جو رع کیا کفار حلے کرتے رہے اور غازیان منصور بہی پتہرون سے لڑتے رہے مسلمان حلون کے دفع کرنے مین مشغول رہے کافران اپنے کام مین مجہول رہے جب کافرون نے یورش دفعۃً یکبار کی تو اوسکی مدافعت مین حضرت نے کوشش بیشمار کی آپنے اوس سے مہلت نہ پائی نہ فرصت میسر آئی تو ظہر سے عشا تک کی نمازین حضرت کی قضا ہوئین پہر وہ علی الترتیب ادا ہوئین ایک بار حضرت کی نماز عصر قضا ہوئی آپنے کافرون کو بد دعا کی ملا اللہ بیوتہم و قبورہم نارا

کما شغلوعنا عن الصلوٰة العصر خدا نے اس آیۃ مین نماز وسطیٰ کا کیا حصر حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطیٰ مفسرین نے دونون طرح لکھا اگرچہ نماز وسطیٰ مین اختلاف ہی مگر نزد حنیفہ نماز عصر کی ترجیح صاف ہی کہ فجر وظہر نماز روز ہین اور مغرب وعشا نماز شب راحت اندوز ہین اور وسطیٰ عصر ہے اسکی فضیلت مین نکوئی قصر ہے حدیث مین آیا ہے صحیح پایا ہے کہ جو فوت نماز عصر سے باخسارت ہوا تو گویا گھر اوسکا غارت ہوا عمر بن عبد وُد پہلوان قوی تہا شجاع دعوی تہا برابر ہزار مرد کے شمار کیا جاتا تہا اوس کے مقابل کوئی نہ آتا تہا ایکبار قافلہ قریش مین اوس نے تنہا پچاس قزاقون کو بھگایا تہا لوگون مین نام پایا تہا اوس نے جنگ بدر مین زخم کہایا تہا وہان سے بہاگ کر اپنے گھر آیا تہا اوس نے عہد کیا تہا سبکو سنا دیا تہا کہ جبتک محمدؐ سے انتقام نہ لونگا اپنے سر پر تیل نہ ملونگا وہ اکفر مدہوش بہزار جوش وخروش خندق پر آیا اور جائی تنگ خندق سی گہسکر شور مچایا کہ کوئی مبارز جانباز ہے اپنی موت کا ہمراز ہے میرے مقابل آئے اپنی جان سے جائے جناب رسالت مآب نے حضرت حیدر کرار صفدر بجرار اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کو بلایا اور بمقابلہ کافر متکبر وپُر نخوت کے مبارزت کے لئے فرمایا اور ذوالفقار سیدابرار کو دی اوراونکے حق مین بجناب قادر مطلق غلبہ وحفاظت کی دعا کی جب حضرت شیر خدا شہسوار میدان لافتی اوسکے مقابل آئے تو اوس نے حضرت علی مرتضیٰ کو دیکھکر ٹہٹہے اوڑائے اور یہہ کہا کہ کیا تمکو اسکا خیال نہ رہا کہ جان جائیگی پہر نہ آئیگی آگے نہ بڑہو اپنے مرنے سے ڈرو تم لڑکے ہو کیون ایسے بہڑکے ہو کیا تم پر ہاتہہ ڈالون کیا اپنا حوصلہ نکالون تمہارے باپ ابوطالب میرے دوست تہے اک جان دو پوست تہے تم میرے بہتیجے ہو نہ بے نتیجے مین تمہارا قتل کرنا نہین چاہتا اپنے ذمہ الزام دہرنا نہین چاہتا حضرت علی نے کہا کہ ای دشمن خدا

مین چاہتا ہون اور یہہ بہتر پاتا ہون کہ براے رضاے الٰہی تجکو تیری تباہی دکہلاؤن اور
تیرا سر کاٹ کر تجکو جہنم پہونچاؤن پہر علی ولی نے قدم آگے بڑہایا اوس ملعون کو بڑا
غضب پایا اوسنی شمشیر آبدار حیدر کرار پر چلائی صفدر نامدار نے اوس وار کو سپر پر روک کر
اپنی جان بچائی سپر دو ٹکڑے ہوگئی اور وہ تیغ بیدریغ سر اقدس تک پہونچکر پلٹ گئی حضرت
شاہ مردان شیر یزدان نے ذوالفقار برق وار سے بضرب سخت اوس بدبخت کا سر اوڑایا
اور وہ سر بے سر کٹکر قدم پر پڑا پایا جب نعرہ الله اکبر بلند ہوا تو لشکر اسلام سنکر بہت خورسند
ہوا کفار احزاب کے چہکے چہوٹے دل خراب اشرار پر عتاب کے ٹوٹے نعیم بن مسعود ایک
جوان ہنسے عرب قبیلہ غطفان سے تہے حضور سید مرسلان حاضر آے اور بفور فیضان سرور پیغمبران
نقود ایمان وافر پاے اوہنون نے جناب رسالت مآب مین یہہ امر عرض کیا کہ ای رسول
کبریا اگر اجازت ہو اور غلط بیانی کی مجہکو عفو بہت ہو تو مین قریش اور بنی قریظہ مین مخالفت
کرادون تفرقہ ڈلوادون آپنے اجازت فرمائی نعیم نے یہہ بات مناسب پائی کہ اول بنی
قریظہ مین گئے بہت باتین اونکی بطونی کی کرتے رہے پہر اور مشورے کئے آخر یہہ خبر دی
دئے کہ اب قریش و غطفان سے تمہاری موافقت ہے اور محمدؐ سے مخالفت ہے
اگر قریش محمدؐ سے فتح نہ پائین اور پہر جائین تو پہر تمہارا کیا حال ہوگا تمکو تنہا مقابلہ محمدؐ کا ہی
ہوگا محمدؐ تمکو برباد کردینگے تمہارے گہرون کو بے بنیاد کردینگے بنی قریظہ نے کہا کہ اے
خیرخواہ بنی ہدایہ تمہاری اچہی تقریر ہے پہر اسکی کیا تدبیر ہے نعیم نے فرمایا میری رائے
مین یہہ آیا کہ دو چار سرداران قریش و غطفان یا اولاد سرگروہان کو طلب کرو اور اپنے
پاس رکہو اگر محمدؐ تمپر چڑہائی کرینگے تو ضرور وہ بضرورت حفاظت اپنے سردارون یا
اولاد سرگروہون کے اگر محمدؐ سے لڑائی کرینگے اگر قریش اسکو قبول کرینگے اور تمہاری

بات کو اپنی خاطر مین نہ لینگے تو تمہارے مخلصان و دوست ملی ہین ورنہ بے مغز دوستی
استخوان پوست لگی ہین یہود کو یہہ صلاح پسند آئی اور قریش کو پیغام کی ٹھیرائی پہر نعیم
قریش کے پاس گئے بہت باتین خلوص کی کرتے رہے باظہار خیرخواہی یہہ بات ظاہر کرنی
چاہی کہ ہمنے خبر پائی ہے یہہ خبر صحیح آئی ہے کہ بنی قریظہ بپردہ محمدؐ سے اتفاق رکہتے ہین
باہم اخلاق رکہتے ہین مگر محمدؐ کہتے ہین مصر رہتے ہین کہ اگر تم کچہہ سرداران قریش کو گرفتار
کرادوگے اور ہمارے پاس پہونچادوگے تو ہمارا دل تم سے صاف ہو جائیگا قصور نقض عہد معاف ہو جائیگا
اگر بنی قریظہ کوئی بیان سبب کرین اور کچہہ آدمی تم سے طلب کرین تو تم ہرگز اونکا
کہنا قبول نکر لینا نہ کسی آدمی کو دینا نعیم نے بنی غطفان سے بہی وہی حال کہا
جسکا قریش سے قیل و قال رہا قریش نے بنی قریظہ کو پیغام دیا کہ بہت عرصہ تک
یہان قیام کیا اب تم ہماری مدد کو آؤ دیر نہ لگاؤ تا کہ ایکباری حملہ کرین اور خوب
لڑین بنی قریظہ کی قریش سے وہی گفتگو آئی جو نعیم نے بتلائی قریش نے نعیم کو سچا
جانا بنی قریظہ کا کہنا نہ مانا اور یہہ جان لیا خوب پہچان لیا کہ بنی قریظہ کا محمدؐ سے اتفاق ہے
ہم سے نفاق ہے بنی قریظہ نے سمجہا کہ نعیم نے سچ کہا قریش ہمارے دوستدار نہین
حقیقت مین وہ یار نہین بنی قریظہ اور قریش مین ناموافقت ہو گئی بلکہ مخالفت ہو گئی
حدیث مین آیا نبی نے **الحرب خدعة** فرمایا یعنی لڑائی فریب ہی مگر اسمین
نہ کچہہ عیب ہے اوس سے نہ گناہ ہوتا ہے نہ گمراہ ہوتا ہے اگرچہ اس مین ثواب ہے
مگر خلاف عہد نا صواب ہی جب لشکر کفار کو زیادہ مدت گذر گئی اور ناموافقت
بنی قریظہ پر نظر گئی اور سخت سردی نے ستایا تند ہوا نے خیمون کو اوڑایا سر کفار پر
سراسر بلائے صرصر آئی گہوڑون نے چہوٹ کر شورش مچائی تو قریش احزاب بہت

گھبرائے اپنی زندگی سے تنگ آئے عزم مراجعت بالجزم ہوگیا ازالۂ دلولۂ رزم ہوگیا حضرت نے ایسے وقت مین برائے خبر احزاب حذیفہ بن الیمان خوش خطاب کو مامور فرمایا جب انہون نے امر حضور پایا تو فوراً روانہ ہوئے مصروف شادیانہ ہوئی اونکو آپکی دعا سے محفوظی سے سردی کا کچھہ اثر نہ معلوم ہوا بلکہ ایسا مفہوم ہوا کہ بہت آرام مین ہین گویا حمام مین ہین حضرت نے فرمادیا تھا خوب سمجھادیا تھا کہ کسی پروار کرنا نہ کسیکو خوار کرنا جب حذیفہ ذیشان قریب خیمہ ابوسفیان گئے تو اوسکو دیکھتے رہے کہ وہ آگ سے تاپ رہا ہے وہان تنہا آپ رہا ہے اونہون نے تیر کا مارنا ابوسفیان پر اپنی نیت مین پایا مگر بخیال ممانعت حضرت اسکا قصد نفرمایا پھر ابوسفیان نے اپنے لشکر سے کہا کہ بوجہ آفتون کے یہان کا رہنا مناسب نہ رہا یہان سے کوچ کرو معیتون مین نہ مرو حذیفہ نے بحضور سرور مرسلان یہہ بیان کیا اور سب باتونکا نشان دیا لشکر کفار اوسی رات روانہ ہوگیا امور قدرتی کا اک بہانہ ہوگیا اس غزوہ کا سورۂ احزاب مین ذکر آیا اور اس آیۃ مین یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا و جنودا لم تروھا ذکر بلا فکر پایا اور یہہ بھی مذکور تھا کہ گروہ ملائکہ برائے دفعہ لشکر کفار مامور تھا بفحوائے حدیث نبی الآن نغزوھم ولا یغزوننا کے کفار غوی اپنا لشکر بہ مقابلہ سرور نہ لائینگے حضرت غزوۂ فتح مکہ مین اونپر فوج کشی فرمائینگے ۔

کیا خوب حق نشان ہے شان محمدی	شایان شان کل ہے نشان محمدی
اول ہے وقت احمدی باطن مین واقعی	ظاہر مین آخری ہے زمان محمدی
خالق نے حفظ جان کیا ہر مقام پر	پیاری بہت خدا کو تھی جان محمدی

ہوتی رہیں فتوح بہ تائید کبریا
ہرگز نہ اہل دین کو تہا کفار کا خطر
ہے یہہ غلط کہ جنت ارضی محال ہی

منظور تہا ندب کو زبان محمدی
کافی تہی اونکو امن و امان محمدی
فردوس ہے زمین پہ مکان محمدی

ثاقب نہ کیون سخن مین ہوا عجاز مصطفےٰ
معجز نبیان رہی ہے زبان محمدی

غزوہ بنی قریظہ

حضرت رسالت مآب بعد فتح غزوہ احزاب دولت سرا برکت نما مین تشریف لائے اور وہان آکر نہائے اوسوقت جبریل جلیل آئے حضرت کو تحیۃ وسلام پہونچائے اور یہہ بولے کہ یا نبی اللہ ہمنے ہتیار کہولے ہم کمربستہ ہین نہ دل شکستہ ہین تعمیل حکم کبریائی کرو بنی قریظہ پر چڑہائی کرو حضرت نے فوراً لشکر تیار کیا اور یہہ فرمادیا کہ بہت جلد آگے بڑہو نماز عصر محلہ بنی قریظہ مین پڑہو اثناے راہ مین آفتاب قریب غروب ہوا اور نزد بعض یہہ امر نماز مقصود تعجیل مین محسوب ہوا اسلیے بعض نے راہ مین نماز ادا کی بعض نے قضا کی محلہ بنی قریظہ مین قضا پڑہی دونون پر رحمت بڑہی چونکہ یہہ ارتکاب خطاے اجتہادی تہا نہ جرم ارادی تہا اسلیے حضرت نے نہ کسی پر عتاب کیا نہ کسیکو کوئی خطاب دیا الغرض حضرت نے عجلت سے بنی قریظہ کو گہیرا اور سختی نے اونکو سستی کی طرف پہیرا پہر بنی قریظہ کا عجب ڈہنگ ہوا اون کے سب ہم ردیفون کا قافیہ تنگ ہوا بنی قریظہ عاجز آئے اپنے قلعہ سے نہ اوترنے پائے۔ ابو البابہ انصاری صحابی تہے بنی اوس کے خطابی تہے بنی قریظہ کا اون سے مشورہ رہا آخر کو بنی قریظہ نے اون سے کہا کہ ہم اس شرط پر قلعہ سے

اوترآئین کہ جو رسول خدا فرمائین ہمکو وہ قبول ہے ابو البابہ نے کہا کہ یہہ بات معقول ہے پہرا اونہون نے اپنی گردن پر ہاتہہ رکہا یہہ اشارہ حکم قتل کا تہا جب اونہون نے خیال کیا تو اس بات کا بہت ملال کیا کہ مین نے خدا ورسول کی خیانت کی اپنی لیئے بہت ملامت کی مسجد نبوی مین آکر ستون سے بندہے مناجات جناب قاضی الحاجات سے سدہے پندرہ روز تک بندہے رہے اور یہہ کلمات کہے کہ جبتک غفار میری توبہ باستغفار قبول نہ فرمائیگا تب تک مجہکو چین نہ آئیگا ایسے ہی بدستور بندہا رہونگا کسی سے نہ کہولنے کو کہونگا اونکی لڑکی آتی ہتی کہانا کہلاجاتی ہتی قضائے حاجت کیلیئے کہولتی ہتی پہر باندہکر نہ بولتی ہتی حضرت نے سنکر فرمایا کہ وہ میرے پاس کیون نہ آیا اگر وہ اپنے حال کا اظہار کرتا تو مین اوسکے لیئے استغفار کرتا اب بلا حکم خدا نہ کہول سکتا ہون نہ کچہہ بول سکتا ہون المدعا پندرہوین روز حکم خدا برائے معافی خطا آیا بوقت سحر حجرہ حضرت ام سلمہ مین آپکو سنایا حضرت ام سلمہ نے ابو البابہ سے کہا لوگون نے دوڑکر کہولنا چاہا اونہون نے منع کیا اور کہدیا کہ مجکو رسول خدا کہولینگے میرے قصور کی معافی کے لیئے بولینگے حضرت نے صبح کو آکر کہولدیا اور حکم الہی کو بیان کیا سعد بن معاذ انصاری بنی اوس حلیف بنی قریظہ ہتے خواستگار حکمت حفیظہ ہتے غزوہ احد مین زخم تیر رگ دست سعد بنیظیر پر آیا تہا سیل خون نے اپنے مجاری سے اجرا پایا تہا خون بند ہوتا تہا قوت سعد کو کہوتا تہا سعد نے بجناب الہی دعا کی اور بہایت عاجزی سے التجا کی کہ اے قادر مطلق واے خالق برحق اگر قریش سے کچہہ لڑائی باقی ہے تو یہہ کافی ہے کہ مجہکو مہلت عطا فرما میر انتقام ہو میدان وغا کا فروں کو نہ تیغ کردوں خوب دل کہولکر لڑون ورنہ اس زخم سے

مجھکو شہادت دے دونون جہان کی سعادت دے اتنی مہلت ضرور پاؤن
کہ سزا ئے بدعہدی بنی قریظہ دیکھہ جاؤن دفعتہً خون بند ہوا سعد مشکور خداوند
ہوا جب بنی قریظہ گھبرا ئے تو قلعہ سے اپنے اوترنے کیلیئے یہہ عہد درمیان مین
لا ئے کہ جو سعد بن معاذ ہمکو حکم دینگے ہم اوسکو اپنے ذمہ لینگے اوسکی خلاف نکرینگے
تعمیل مین انحراف نہ کرینگے یہہ بات اسلیئے بنی قریظہ کی زبان پر آئی کہ جب سے
رعایتاً عبد اللہ بن اُبی نے اپنے ہم عہد بنی قینقاع کی جان بچائی ویسی ہی سعد
ہماری رعایت کرینگے ضرور حمایت کرینگے سعد نے اس معاہدہ کو محکم کیا پھر یہہ
حکم دیا کہ بنی قریظہ کی مردون کا قتل عام کیا جا ئے اور عورتون کو لونڈی اور لڑکونکو
غلام کیا جائے جایداد اونکی معرض ضبطی مین آئے یہہ امر اک سر مو فرق نہ پائے حضرت
نے فرمایا کہ اے سعد تمنے موافق حکم فرشتہ یہہ حکم سنایا حضرت نے کل چار سو
مرد یہودی بنی قریظہ کو قتل کرایا اور عورتون اور لڑکون کو لونڈی غلام بنایا اور
جملہ مال منقولہ وغیر منقولہ بموجب حکم خلاق انام اہل اسلام مین تقسیم ہوا رضامند
خداوند علیم ہوا۔

حضرت مین جو حقداد نہ جراُت ہوتی	کچھہ بھی تو نہ اسلام کی نصرت ہوتی
ہرگز نہ کبھی دین ترقی پاتا	ایسی نہ اگر آپ کی ہمت ہوتی

قصۂ حدیبیہ

قصۂ حدیبیہ زمان ہجرت مین واقع ہوا یہہ واقعہ دیگر واقع ہجرت سی زیادہ نافع ہوا
جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ کا جانا او عمرہ کا ادا فرمانا خواب مین

ملاحظہ فرمایا آپ نے یہہ خواب اپنے اصحاب کو سُنایا چونکہ اصحاب شوق مکہ مین بیتاب
تھے اور ذوق تمنائے زیارت خانہ کعبہ مین کباب تھے اسلیئے خواب کو سنتے ہی فوراً تہیہ
سفر فرمایا او سرور کونین کی معیت مین افتخار دارین پایا جب مدینہ طیبہ سے روانہ ہوکر متصل
مکہ معظمہ کے پہونچے تو قریش سنکر بہت بہونکے آپ قصواء نامی اوٹنی پر سوار تھے اور
گرد حضرت کے اصحاب کبار تھے آپکی اوٹنی مقابل کعبہ کے بیٹھہ گئی اور ایسی اینٹھہ گئی
کہ صحابہ کے اوٹہانے سے نہ اوٹھی اور بہت گھٹی حضور اقدس نے فرمایا کہ اسکو
بیٹھنے کیلیئے حکم خدا آیا اسلیئے بیٹھہ گئی ہے اپنے اختیار مین نہی ہے نہ اسکا بیٹھنا نیا ہے
قبل اصحاب فیل بہی بیٹھہ گیا تہا پہر سرور انبیا نے خدا کی بصفات سپاس کی اور جناب
کبریا مین یہہ التماس کی کہ اے بار خدا جو امور در باب تعظیم کعبہ با صفا قریش چاہینگے
ہم اونکو بخوبی ادا کرکے بنہاہینگے یہہ کہکر حضرت نے اوٹنی کو اوٹہایا فوراً اوسکو
اوٹہا پایا میدان حدیبیہ مین آپنے قیام فرمایا حدیبیہ کنوئین کا نام مشہور ہے حدیبیہ
مین پانی بہت کم تہا ہر شخص بوجہ تشنگی و دیگر ضروریات کے پر الم تہا اک ظرف حضور
سید مرسلان تہا سوا اوسکے نہ لشکر مین کہین پانی کا نشان تہا حضرت نے دست حق پرست
اپنا اوس ظرف پر رکہا انگشت ہائے مبارک سے پانی مثل چشمہ بارانی جاری ہوکر
نہ کم ہوسکا سب نے پیا وضو کیا عند الاستفسار حضرت جابر راوی حدیث نے کہا کہ
پندرہ سو آدمیونکا مجمع تہا اگر لاکہہ آدمیون سے تعداد وافی ہوتا تو اونکو پانی کافی
ہوتا چاہ حدیبیہ مین پانی نہ رہا تہا آپنے کنارہ چاہ پر بیٹھکر اک ظرف پانی کو کہا تہا جبکہ
حضرت کو ظرف آب دیا تو آپنے اوس سے وضو کیا ایک کلی کنوئین مین ڈالدی
اور دعا کی کنوئین مین پانی بہر گیا تا قیام لشکر سب کو کفایت کر گیا حضرت میدان

حدیبیہ مین رہتے رہے کفار نابکار یہہ کہتے رہے کہ ہم محمدؐ کو مکہ مین قدم نہ
دہرنے دینگے نہ مسلمانون کو عمرہ کرنے دینگے بُدیل بن ورقاء خزاعی خدمت بابرکت
رسول مقبول مین آیا اور اوسنے آمادہ جنگ ہونا قریش کا سُنایا آپ نے فرمایا کہ ہم نہین
کسی سے لڑنیکو نہین آیا ہم فقط عمرہ کرنے کو آئے ہین نہ لشکر برائے کارزار لائے
ہین قریش سے کہو کہ برائے صلح آمادہ ہو اگر قریش مصالحت کو کہینگے تو عافیت مین
رہینگے اک مدت معہودہ تک ہم اور کافرون سے لڑتے رہینگے قریش سے کچھہ
نہ کہینگے اگر ہم غالب آئینگے اور وہ چاہینگے تو اورون کی طرح ہماری اطاعت کرینگے
ورنہ ہم اونکی نہ شکایت کرینگے اور اگر مغلوب ہوجائینگے تو اونکی مطالب برآئینگے بُدیل
نے جاکر قریش سے کہا کہ محمدؐ سے قیل وقال رہا وہ عمرہ کرنے کو آئے ہین نہ
لڑنیکو آئی ہین وہ کاذب نہین اونکی روک ٹوک مناسب نہین اور حضرت کے پیغام کا بہی تکرار
ہوا مگر قبیلۂ قریش نہ ہموار ہوا پہر عروہ بن مسعود ثقفی نے حضور اقدس مین حاضر ہوکر
گفتگو کی اور مطلب براری قریش مین بہت جستجو کی اور یہہ کہا کہ اے محمدؐ یہہ اشخاص
بیوفا جو تمہارے ساتہہ آئے ہین اور جنہون ہاتہہ بڑہائے ہین تمکو چہوڑکر فرار ہوجائینگے
نہ اکدم قرار پائینگے نہ اونپر بہروسا کرو نہ اونپر اطمینان دہرو حضرت صدیق اکبر یہہ سنکر
بغایت حزین ہوئے نہایت خشمگین ہوئے اور اوسکو بہت سخت کہا وہ متحیر رہا
کچھہ نکرسکا یہہ کہا کہ اے ابوبکر اگر مجہپر تمہارا احسان بلابدل نہ ہوتا تو مین جواب سی
تمہارے حواس کہوتا عروہ باتین بناتا تہا بار بار بجانب ریش سید ابرار ہاتہہ
چلاتا تہا حضرت مغیرہ بن شعبہ اوسکے ہاتہہ پر تلوار کی کوٹہی مارتے تہے اور اوسکو
للکارتے تہے وہ بکتا تہا کچھہ نکرسکتا تہا عروہ نے حالات اصحاب باصفات کو

دیکہا اوسکو ہوا پر دیکہا اوسنے جاکر سب حالات باصفات کافران سے کہے وہ حیران رہے ہیں اور یہہ بیان کیا اور اسکو خوب عیان کیا کہ مین نے دربار سلاطین کی سیر کی ہے اور اونکی خبر خیر لی ہے مین نے ایسا تابعین شاہی کو نہین پایا جیسا گروہ اصحاب محمدؐ جان نثاری و تابعداری مین نظر آیا ہر شخص اونکے اشارون پر چلتا ہے آب دہن یا آب بینی محمدؐ کا جسپر پڑجاتا ہے وہ اپنے بدن پر ملتا ہے آب وضو تبرکاً بہت آرزو سے لیتے ہین حتی الامکان دوسریکو نہین لینے دیتے ہین اور جس کام کو آپ فرماتے ہین اوسکے کرنیکو دوڑکر آتے ہین ہر شخص اوس کا کرنا چاہتا ہے سبکو وہ کام بہاتا ہے آپ پر تیز نگاہ نہین بہرتے ہین نرم آواز سے باتین کرتے ہین پہر عروہ نے صلح کی مشورت دی اور تاکید مصالحت کی۔

محبوب خدا رحمت یزدانی ہے	اوسکی صفت ذات مین حقدانی ہے
اوصاف کا اوسکے یہہ خلاصہ پایا	ثانی کوئی اوسکا نہین لاثانی ہے

جناب رسول مقبول نے یہہ امر تجویز فرمائے کہ کوئی سفیر ہماری جانب سے قریش مین جائے کفار قریش کو سمجہائے اور اونکو اصلاح پر لائے چنانچہ حضرت عثمان کو برائے سفارت تجویز کیا اور اونکو قریش مین جانے کا حضرت نے حکم دیا حضرت عثمان قریش مین گئے اور اونکی قرابت دار اونکی حمایت مین رہے حضرت عثمان نے پیغام سید الانام قریش کو پہونچایا اور اونکو نہایت شایستگی سے سمجہایا قریش حضرت عثمان سے بہ مروت پیش آئے اور اختصاص محبت جتلائے اور اونکو طواف کعبہ کی اجازت دی مگر حضرت کے عمرہ کرنے کی ممانعت کی حضرت عثمان نے کہا کہ مین بلا رسول خدا عمرہ نہ کرونگا نہ کسی کافر کا احسان اپنے اوپر

دہرونگا بعض سے کہاکہ عثمان کو خوب موقع ملاکہ وہ عمرہ کرلینگے اور اپنے دامن دل کو
در مقصود سے بہر لینگے حضرت نے فرمایاکہ ایسا نہ خیال مین آیاکہ عثمان بلا ہمارے عمرہ
کرین اور کافرون سے ڈرین پہر لشکر مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ شہادت عثمان
بالضرور ہوئی اور شیطان علیہ اللعن نے بہی یہہ خبر مشتہر کردی اور ملالت دلومنین
لشکر اسلام عالی منزلت کے بہردی جناب رسالت مآب کو یہہ سنکر بہت جلال آیا نہایت
ملال پایا حضرت زیر درخت سمرہ رونق افروز ہوئے اور اصحاب پیغمبر بحضور سرور حاضر
ہوکر سعادت اندوز ہوئے سب سے حضرت نے اس شرط پر بیعت لی اور سب نے برضا و رغبت
اوسکی قبولیت کی کہ تاحیات کفار سے مونہہ نہ موڑینگے کافرون کا سر توڑینگے چونکہ
یہہ بیعت بجناب رب متعال مقبول ہونے والی ہتی اور صاحبان بیعت کو امید
حصول درجات عالی تہی اسلئے آپکو حضرت عثمان کا بہی شریک کرنا ضرور ہوا اور
اوسکا اسطرح پر مذکور ہواکہ حضرت عثمان برائے کار سبحان و رسول یزدان گئے
ہتے بوقت بیعت غیر حاضر رہے ہتے حضرت دستگیر بیکسان نے اپنا دست
چپ اپنے دست راست پر رکہا اور یہہ کہاکہ یہہ ہاتہ برائے عثمان ہے یہہ اونکی بیعت
کا نشان ہے خداوند جل علی کو یہہ معاملہ بیعت پسند ہوا اور اوس بیعت سے خدا رضا مند
ہوا اور اللہ جل جلالہ نے ذکر اسکا اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المومنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم
واثابہم فتحا قریبا ومغانم کثیرۃ یاخذونہا وکان اللہ عزیزا
حکیما فرمایا سب نے اطمینان پایا اور یہہ بیعت موسوم بیعت رضوان ہے
کہ اس مین خوشنودی خالق یزدان ہے اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ مین

نہایت ممتاز ہین اور اونکو مثال اہل بدر بشارت جنت کے اعزاز ہین جب قریش نے
بیعت رضوان کی خبر پائی تب اونکو ہیبت و دہشت مسلمانان مبشر آئی سہیل بن عمر
بمشورہ قریش اکفر حضور والا مین حاضر آیا اور صلح کا ہونا بین شرائط قرار پایا کہ حضرت اس
سال مین بلا عمرہ واپس جائین سال آیندہ مین عمرہ کرنے کو آئین صرف تلوارین قراب مین
ہون اور نہ ہتیار رعیت جناب مین ہون اور آپ تین دن سے زیادہ نہ قیام فرمائین اور
دس برس میعاد صلح کے قرار بالاستحکام پائین اس میعاد مین مابین فریقین لڑائی نہوا ور
حلفای حضرت پر لڑنے کو قریش کی چڑہائی نہوا ور ایسے ہی ہر حلیف قریش پر حضرت
کی رعایت مرعی رہے کوئی مسلمان اون سے کچھہ نہ کہے وہان قبیلہ بنی بکر قریش کا
حلیف تہا اور قبیلہ خزاعہ آپ کا حلیف شریف تہا اور جو کوئی قریشی مسلمان ہوکر مدینہ کو جای
تو عند الطلب قریش منجانب حضرت حق کیش اوسکے دینے مین تامل نہ پائے اور
جو مسلمان مرتد ہوکر قریش مین جائے اور اوسکو کوئی مسلمان طلب فرمائی تو قریش
اوسکو نہ دین نہ مسلمان لین چونکہ جملہ شرائط حسب مراد قریش تہین اور شرطین لینی دینی
مسلمان و مرتد کی قابل طیش تہین لہذا بعض اصحاب شجاعت مآب کو بہ حمیت و
غیرت ناگوار ہوئین بلکہ وہ سخت پر آزار ہوئین جب پیغمبر اور ابوبکر یار غار سرور نے
اون کے نتایج حکمت سمجہائے تب اونکی خیال مین آئے جناب رسول خدا
نے حضرت علی مرتضی سے بہر تحریر صلحنامہ فرمایا اور یہہ بتلایا کہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکہدو سہیل نے کہا یہہ نہ ترقیم ہو ہم رحمن کو نہین جانتے ہین بسم اللہ کو
نہین پہچانتے مین باسمک اللھم تحریر کرو نہ ضد سے تقریر کرو حضرت نے
باسمک اللھم لکہا دیا اور یہہ فرما دیا کہ ھذا ما قاضی علیہ محمد

رسول اللہ و القریش رقم کرو سہیل نے کہا کہ محمد رسول اللہ کم کرو اگر ہم محمد کو
رسول اللہ جانتے تو اونکو کیون نہ مانتے کس لئے کعبہ سے روکتے اون کے
مقالات کو کیون ٹوکتے بن عبد اللہ لکہو رسول اللہ کو محو کرو آپنے فرمایا میرے لئے
دونون طرح درست آیا جب حضرت علی نے لفظ رسول اللہ کو محو نہ کیا
تو حضرت نے اوسکو محو کرکرا پنے دست مبارک سے ابن عبد اللہ لکہدیا
یہہ لکہنا بحالت امیت معجزۂ نبی عالی نسب تہا سبحان اللہ عجب معجز رقم امی
لقب تہا جب صلحنامہ نے تحریر و ترتیب پائی پہر اشخاص طرفین کی گواہیون
سے اوس مین تکمیل و تہذیب آئی حضرت نے بعد ختم معاملۂ صلح اپنے ہدی
کی قربانی فرمائی اور حجامت بنوائی سب نے اپنے اپنے ہدی کو قربانی کیا
اور سر منڈوا دیا بعد الفراغ قربانی و تراشی کے آپنے مدینہ کو کوچ کیا اور سب
صحابہ کو اپنے ہمراہ لیا سورہ انا فتحنا راہ مین نازل ہوئی اور بشارت فتح
سے خوشی کامل ہوئی اوس مین تعریف اصحاب باصفا تہی اور بشارت جنت
الماوا تہی بعض مفسرین نے حدیبیہ کو فتح مین تفسیر کیا ہے اور بعض نے فتح مکہ کو
تعبیر کیا ہے صلح حدیبیہ باعث فتوحات کا ہوئی اور سبب برکات کا ہوئی حضرت
شتر پر راہ مین اس سورت کو لہجہ خوش الحانی اور نغمۂ حق بیانی سے پڑہتے تہے
اور انا فتحنا لك فتحا مبینا سے انوار جہڑتے تہے اس شرط صلحنامہ نے
کہ جو باتفاق زمانہ مسلمان ہو کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو جائے تو قریش اوسکو
واپس پائے عجب قدرتی تماشے دکہلائے اور طرفہ ڈہنگ دیکہنے مین آئے
کہ ابو بصیر مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ مین داخل ہوئے دو نفر قریش اکفر مدینہ

مین اون سے داخل ہوئے حضرت نے ابوالبصیر کو حوالہ اون کے کردیا اونھون
نے مکہ کا راستہ لیا اثنار راہ مین کھانا کھانے کو بیٹھے یہان ابوالبصیر بہت ایلچیئین
دونون مین سے ایک کی تلوار دیکھی اوسکی بہت تعریف کی اوسکو اپنے ہاتھہ مین لیا
اوس تلوار سے اوسکے مالک کو قتل کیا دوسرا ایسا بہاگا کہ اوس نے پیچھا دیکھا
نہ آگا مسجد شریف مین حضرت نے اوسکو دیکھہ کر فرمایا کہ اسنے خوف کھایا اسلئے
گھبرایا ہے بہاگ کر آیا ہے اوس نے بیان کیا حال سارا کہ میرے ہمراہی کو تلوار
سے مارا اوسیوقت ابوالبصیر آگئے حضرت مطلب کو پاگئے اور آپنے فرمایا کلا سخ
لڑائی کو بہڑکایا یہہ اچھا نیکوکار ہوتا کوئی اسکا مددگار ہوتا پہر ابوالبصیر نے خیال کیا
کہ اگر یہان قیل وقال کیا تو پکڑا جاونگا حوالہ کفار کا پاونگا ابوالبصیر وہان سے
چلے گئے دل وجان کافر ملے گئے مقام گذرگاہ قافلہ قریش پر قیام کیا انام مین
اپنا نام کیا پہر جو مسلمان قریش مین ہوتا تہا وہان جاکر تخم موافقت بوتا تہا جو قافلہ قریش
وہان آتا وہ لوٹ مین مارا جاتا بہت کفار مارے گئے حوصلے کافرون کے سارے
گئے پہر قریش نے حضرت سے التجا کی کہ ہم نے وہ اپنی شرط صلحنامہ سے جدا کی
بلحاظ قرابت صلہ رحم فرمائی اور اون لوگون کو اپنے پاس بلوائیے جب حضرت کا
حکمنامہ وہان پہونچا وہ وقت ابوالبصیر سردار جماعت کی نزع کا تہا اونھون نے
اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا اور دار فنا سے گلزار بقا کو انتقال کیا اور مسلمان مدینہ مین
آئے شرف خدمت اقدس پائے اور ہروقت سب حاضر خدمت رہتے تہے اور یہہ مضمون نثار حضرت کہتے تہے

خدا کے بندۂ ممتاز یا نبی تم ہو	پیمبرون مین سرفراز یا نبی تم ہو
تمام خلق کے دمساز یا نبی تم ہو	جہان نواز ناجراز یا نبی تم ہو

تمہارے باعث اعزاز یا نبی تم ہو

ہوئی جو عشق الہی میں جان فشانی خوب
خدا کو ایسی محبت تمہاری ہی مرغوب
تو آپ اپنے ہی معشوق کے بنے محبوب
کیا ہے آپکو خالق نے اپنا خود مطلوب

عجیب طالب جانباز یا نبی تم ہو

ہوا جو ذات مقدس کا اُنکی اظہار
ہوا جو علم لدنی تمہارا واقف کار
تو صاف کہلگئے عالم میں کشف کے آثار
خدا نے تمکو کیا اپنا محرم اسرار

علیم راز کے ہمراز یا نبی تم ہو

ہوئے ہیں تم سے عیاں معجزات روشن تر
نہ کوئی تھا ہی معجز بیان پیغمبر
کیا ہے تم نے ہی شق القمر بہی ای سرور
کسی رسول سے ہوتے یہہ معجزے کیونکر

اصول معنی اعجاز یا نبی تم ہو

جو آپ کرتے تہے غنج و دلال کا سامان
اونہیں سے آن ہی طناز کی ہوئی حیران
تو اونپہ ہوتے تہے قربان غمزۂ خوبان
ادا پہ ناز تمہارا ہے اسلئے نازان

کہ با کرشمہ و انداز یا نبی تم ہو

جو چاہا خالق اکبر نے ہو ظہور انام
بنائیں خالق اکبر نے اوس ہی کل اقسام
تو نور پاک نبی کو عطا کیا اقدام
یہہ دور آخری کیونکر ہو تا خوش انجام

کہ کُن فکان کے آغاز یا نبی تم ہو

بہت ہی آپ کا مداح ایزد واہب
یہان ہی عاجز و حیران فہائۂ صائب
بشر سے ہو نہیں سکتی ہی مدحت غالب
صفات ذات مبارک کو کیا لکہی ثاقب

صفت شعار بہ انجاز یا نبی تم ہو

غزوۂ خیبر

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ پر سکینہ مین حکم غزوۂ خیبر کا دیا اور وعدہ فتح وظفر اور غنایم بیشتر کا کیا یہود کو آتش حسد نے جلایا اور اون کے دل مین یہ آیا کہ اسوقت مین مسلمانون کو تنگ کیا جائے اور اون سے اپنا قرضہ لیا جائے چنانچہ ابو شحم یہودی نے اپنے پانچ درم کے لیئے عبداللہ بن حدرد صحابی سے سخت تقاضا کیا اونھون نے کہا وعدہ ادا کیا کہ ہم خیبر مین حسب وعدۂ خداوند عالم فتح پائینگے مال غنیمت لائینگے ہم اپنے گھر وان کو مال سے بہر دینگے تیرا قرضہ بھی ادا کر دینگے اوسنے کہا کہ حال خیبر کا اور جگہون کا سا نہین رہا اوس مین دس ہزار مرد جنگی ہین نہ وہ قابل تنگی ہین صحابی نے اوسکو زجر و توبیخ کی اور اوس کے قول کی تنسیخ کی وہ بحضور والا مستغاثی آیا حضرت نے صحابی سے ادائے قرضہ کو فرمایا صحابی نے تین درم کو اپنا کپڑا بیچا اور دو درم اک صحابی سے قرض لیکر ادائے قرضہ مین بہت رنج کھینچا سلمہ بن اسلم خریدار پارچہ نے وہ کپڑا اونکو بھی دیدیا اونھون نے وہ لیلیا اور وہ پہن کر خیبر کو گئے بہت غنیمت پاکر خوش رہے قریب بی بی اوسی ابو شحم یہودی کی اونکو ملی اوسکو بقیمت زاید بیچکر پائی مراد دلی سرور لشکر ظفر پیکر لیکر خیبر مین داخل ہوئے اور لشکریان دلاور و مردان یاور برائے جنگ بیدرنگ طیار و کامل ہوئے خیبر والون کو مسلمانون کے آنے کی خبر تھی اور سب کو اپنی حفاظت پر نظر تھی پہرہ دار ہوشیار رہتے تھے چوکیدار لوگون سے خبردار رہنے کو کہتے تھے سوار معہ ہتیار گشت کرتے تھے لشکر اسلام سے ڈرتے تھے ایک روز صبح کو مزارعان نے معہ آلات زراعت

قلعہ سے نکلکر لشکر اسلام کو دیکھا اور پکار کر سنایا یہہ لیکہا کہ محمد والخمیس یعنی
محمد ہین اور پورا لشکر ہے اونکا انیس پورا لشکر پانچ طور پر ترتیب پاتا ہے مقدمہ آگے
ساقہ پیچھے میمنہ داہنے میسرہ بائین قلب درمیان کا
لشکر کہلاتا ہے۔ قلب لشکر مین سردار ہوتے ہین لڑائی کے واقف کار ہوتے ہین
فوراً وہ لوگ قلعہ مین دہنسے اور دروازہ قلعہ کو بند کر کے اپنے اپنے مقامون پر بسی
حضرت نے قلعہ کا محاصرہ فرمایا اور لشکریون نے مقامات مناسب پر تعین پایا
خیبر مین سات قلعے مستحکم پائے چہہ قلعے فتوحات سے بتدریج قبضہ اسلام مین آئے
اک قلعہ لڑ رہا تہا اور جٹر رہا تہا کہ حضرت خیر الانام علیہ السلام نے اکدن بہنگام شام
باحتشام کلام الملوک ملوک الکلام یہہ فرمایا اور ہر دل افسردہ کو یہہ مژدہ سنایا کہ لفرد اک
مرد خدا مجہسے نشان عالیشان پائیگا اور رزم وغا مین جوہر شجاعت اور ہنر قوت
رب العزت دکہلائیگا اور وہ خدا کا دوست بیریا ہے اور خدا اوسکا دوست
بعطا ہے وہی باعانت رب الارباب فتحیاب ہوگا دل احباب شاد اور جگر اعدا
کباب ہوگا علی الصباح ارباب فلاح نے انتظار فرمایا اور سب کے دلون مین
یہہ خیال بے اختیار آیا کہ یہہ دولت بیدار و نعمت بیشمار کسکو نصیب ہوگی اور کس سے
قریب ہوگی اوسیوقت سید الانبیا محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا نے حضرت علی مرتضٰی
شیر خدا کو یاد کیا لوگون نے یہہ جواب دیا کہ وہ بوجہ آشوب چشم کے نہین آئے حضرت
نے طلب فرمائے جناب ابو تراب نے وہان قدم رنجہ فرمایا حضرت نے اونکی
آنکہون پر آب دہن مبارک لگایا فوراً آنکہین شفا پاگئین اصلاح پر آگئین پہر
آپ نے اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کو نشان ذی شان دیا اور قلعہ پر

یورش کرنے کے لیے ارشاد کیا جناب حیدر کرار نے معہ لشکر جرار کے قلعہ پر چڑہائی کی اور سخت لڑائی کی مرحب یہودی شجاع و دلیر مشہور تہا اور قوت و جرأت مین مثل شیر مغرور تہا وہ مقابل اسد اللہ آیا اوسنے خوف مانند روباہ کہایا قتل کیا گیا جہنم مین پہونچا دیا گیا اور رئیس و دلاور یہود مارے تمامی خیبری ہارے شکستگی در قلعہ خیبر کی نوبت آئی فتح کامل پائی اوس روز حضرت علی کی دلاوری بے مثال تہی اور بہادری با عز و جلال تہی جناب امیر بہمہ صفت موصوف تہے بقول شخصے بہ منقبت معروف ہتے۔

شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار × لافتا الا علی لاسیف الا ذوالفقار

امیر عرب خسرو دین علی ہے	وصی نبی مرشد ہر ولی ہے
صبا سے ہی پڑہتی سبق یا علی کا	چمن مین سحر کو جو کہلتی کلی ہے
یہ سوز غضب دشمنی مین ہے اوسکی	کہ جان عدو بے جلائے جلی ہے
توجہ سے اوسکی ہوا کشف باطن	وہ کشاف راز خفی و جلی ہے
سوا ہر فلک اوسکی پرتو سے روشن	زمین و زمان حسن سے منجلی ہے
نہ گلشن کی پروا نہ جنت کی خواہش	ہمارے لئے خلد اوسکی گلی ہے

سخن وصف لب مین ثاقب کا شیرین
کہ ہر بات مصری کی گویا ڈلی ہے

اصحاب خبر نے کہا ارباب سیر نے لکہا کہ لڑائی مین سپر حضرت حیدر کی گر گئی تہی اور اوس سے نظر جناب صفدر کی پہر گئی تہی شیر خدا نے در قلعہ کا کواڑ اوکہاڑ دیا اور اوسکو بجائے سپر اپنے دست اطہر مین لیا تمام دن اوسکو بلا خطر اپنی ہاتہہ مین رکہکر بعد اختتام جنگ بوقت شام بیدرنگ پیچہے پہینکدیا اوسکی بار کو نا گوارا نہ کیا

وہ چالیس گز پر جا گرا پہر وہ نہ پہرا اور اوسکا بار ایسا گرانبار تہا اوسکی گرانی سے ہر شخص
ناچار تہا کہ ساتہہ نفر زور آور اوسکو پہیر سکتی تہی نہ پہیر سکتی تہی المدعا جو یہود باقی خیبر مین تہے اور وہ اپنی
حالت ابتر مین تہے اون گرفتاران بلا کو پیشگاہ شہنشاہ دو سرا سے واسطے جلاوطنی
کے حکم اخیر ہوا اور فرمان ضبطی جایداد یہود بوجہ جنگ و فساد نامسعود نفاذ پذیر ہوا یہود
خیبر نے کہا کہ اسے سید الورا اگر ہمکو جلاوطن نہ کیا جاے اور یہان رہنے کا اذن دیا جاے
تو ہم کاروبار زراعت و باغات مسلمانان مین کام کرینگے اور ہر کام کا اہتمام تا انجام کرینگے
حضرت نے اسکو قبول فرمایا اور یہہ حکم سنایا کہ جبتک ہم تمکو یہان رکہینگے تب تک تم رہ سکوگے
اور جب ہم تمکو نکال سکینگے تو تم اوس مین نہ کچہہ کہہ سکوگے پس حضرت نے اونکو واسطے خدمات
زراعت و باغات کے متعین کیا اور اونکا نصف حصہ مخابرہ مشتق خیبر یعنی بٹائی پر
معین کیا اشخاص موضع فدک ملحقۂ خیبر نے حضرت سے صلح کی نصف اراضی اوسکی
آپکو دی اور نصف خود لی حضرت نے یہہ صلح منظور کی حضرت صفیہ غنیمت خیبر مین
داخل ہائین وہ حصہ وحیہ کلبی مین بطور کامل آئین حضرت نے اونکو وحیہ کلبی سے لیا اور
آزاد فرماکر نکاح اپنا اون کے ساتہہ کیا اونکی رخسار پر بہار پر ایک داغ نیلگون تہا خوبی
مین بو قلمون تہا حضرت نے فرمایا یہہ داغ کہان کہایا اونہون نے یہہ امر عرض کیا کہ اے
رسول کبریا کہ جب آپنے خیبر کا محاصرہ فرمایا تو مجہکو عالم رویا مین یہہ نظر آیا کہ چاند میرا
ہمبغل ہے اور نہ کوئی خلل ہے مین نے یہہ خواب اپنے شوہر سے بیان کیا اوس نے
اسپنے سخت طپانچہ کا یہہ نشان دیا اور یہہ الفاظ کہے کہ تجکو یہہ بات بہاتی ہے تو
چاہتی ہے کہ اس بادشاہ یعنی رسول اللہ کی بغل مین رہے اب تعبیر خواب پائی
کہ مطابق خواب بخدمت مستطاب آئی زینب یہودیہ بنت حارث زوجہ سلام بن مشکم

تھی اور اوسکو یہہ بات مسلم تھی کہ حضرت کو گوشت دست بُز مرغوب ہی اور آپکی دانست مین وہ خوب ہی اوس یہودیہ نے گوشت دست پکا کر اوس مین زہر ملایا اور وہ حضرت کو کہلایا آپنے ایک لقمہ کہایا زہر نے خود اپنا ہونا بتلایا آپنے اوسکے کہانے سے لوگون کو منع کیا کسیکو نہ کہانے دیا اک صحابی کہا لیا تھا اثر زہر کا پورا پالیا تھا اوہنون نے انتقال کیا حضرت نے بہت ملال کیا پہر آپنے اوس یہودیہ سے دریافت فرمایا کہ تو نے کیون زہر پہ آفت ملایا اوس نے یہہ جواب دیا کہ مین نے اسلیئے —— یہہ عمل کیا کہ اگر آپ پیغمبر ہین اور رازدار خالق اکبر ہین تو تمکو اسکا حال معلوم ہوجائیگا ورنہ ہمارا جھگڑا جائیگا ہم تمہاری آفت سے نجات پائینگے نہ زحمت بلیات اوٹہائینگے بعض نے کہا کہ حضرت نے اوسکو چہوڑ دیا بعض نے لکھا ہے کہ بہ قصاص صحابی اوسکو قتل کیا۔ جہال عرب گوشت خر کہاتے تھے مگر حضرت کو نہ دکہلاتے تھے یکروز آپ نے ہانڈیان گدہے کے گوشت کی کہنی پائین اور اونکے نیچے چنگاریان دہکتی پائین آپنے فرمایا کیا پکا یا کسی نے بتلایا کہ گوشت خر پکایا حضرت نے ہانڈیان اولٹوادین اور باتین اوسکی حرمت کی سنادین جناب رسالت مآب معہ اصحاب واحباب سنہ ہجری مین بعد ایک سال صلح حدیبیہ برائے عمرۃ القضا مکہ مین گئے وہان عمرہ کر کر حسب شرط صلحنامہ رہے پہر آپنے کوچ فرمایا آپ کا قافلہ مدینہ مین آیا اوسوقت مین حضرت نے نکاح میمونہ بنت حارث سے مکہ مین کیا اور ولیمہ کے لیئے فرمایا مگر کفار نے زیادہ قیام نبی صاحب نہ مانا آپ نے وہان زائد ٹہرنا مناسب نہ جانا پہر سنہ مین بعد صلح حدیبیہ خالد بن الولید و عمر بن العاص و عثمان بن طلحہ بن طلحہ حجبی صاحب مفتاح کعبہ مدینہ مین آئے ایمان لائے جہاد مین کارنمایان کیئے حمایت اسلام کے طرفہ سامان کیئے۔

بیان مکتوبات

سنہ ۶ یا ۷ ہجری مین بعد صلح حدیبیہ حضرت نے شاہان اقالیم عالیشان مثل ہرقل شہنشاہ
روم بجدشہ اور نجاشی بادشاہ حبشہ اور مقوقس حاکم اسکندریہ و مصر اور پرویز شاہ
فارس نبیرۂ نوشیروان خوش ذکر اور اکثر والیان مملکت و بیشتر حاکمان ذی حکومت کو
نامے تحریر فرمائے اور اونمین مضامین دعوت اسلام لستطیر پائے چونکہ عجم مین بلا مہر اعتبار خط
نہوتا تہا اور اوسپر کسی کام کا ربط نہوتا تہا اسلیے حضرت نے محمد رسول اللہ مہر مین کہدوایا اور اوسکو خطوط
پر ثبت فرمایا اول آپ نے اوس مہر کو انگشتری طلائی مین رکہا پہر اوسکو اوتار کر
مرد کو پہننا سونے کا حرام فرمایا وہ مہر انگشتری نقرئی مین رکہائی اور خنصر دست
راست مین زیبا فرمائی کیفیت عمدہ مین انگشتری محبوب یزدانی تہی اور خاصیت
طرفہ مین گویا انگشتری سلیمانی تہی جب نامۂ مبارک کو ہرقل نے خوشتر پایا تو اوسکو تعظیماً اپنے
سر چڑہایا چونکہ ہرقل سلطان روم تہا اسلیے اوس مین یہہ مرقوم تہا کہ یہہ نامہ ہدایت شمامہ
منجانب محمد رسول اللہ بنام ہرقل بادشاہ کے ہے اور وہ برائے دعوت اسلام
صداقت پناہ کے ہے ہم تمکو اسلام مین بولاتے ہین اور یہہ بات سمجہاتے ہین
کہ اگر اسکو مانوگے تو سلامت رہوگے ورنہ خرابی مین پڑوگے اور اوس مین یہہ
آیت کریمہ یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا
نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیأ ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا
من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون
تحریر کی اور مفسرین نے تفاسیر مین اوسکی تفسیر کی ابوسفیان نے کہا

کہ مین شام مین تہا جب خط حضرت کا ہرقل کے پاس آیا تو اوس نے یہہ فرمایا کہ
اگر کوئی شخص محمد کا ہموطن یہان حاضر ہو تو اوسکے احضار مین نہ کوئی قاصر رہے لوگ
مجہکو اور میرے ہمراہیون کو اوسکے دربار مین لیگئے مگر کوئی خبر نہ دیگئے ہرقل نے
مجہکو محمدؐ کا قریب تر دریافت کرکر اپنے روبرو بلایا اور ترجمان زبان عربی و
رومی کو اپنے سامنے بہٹلایا بہت متوجہ رہا ترجمان سے کہا کہ اسکے ساتہیون کو
سمجہا دیجیو کہ اگر کچہہ جہوٹہ ہو تو بتلا دیجیو پہر ہرقل نے ترجمان سے یہہ باتین بنسبت
کین ترجمان نے مجہسے دریافت کین کہ آیا مدعی رسالت نسب مین کیسا ہے مین نے
کہا اعلے ہے آیا قبل دعوے نبوت کبہی جہوٹ بولا ہے مین نے کہا نہ کبہی جہوٹہ
سے زبان کو کہولا ہے آیا اوسکے خاندان مین کوئی بادشاہ کہین ہوا کہا نہین
ہوا آیا پہلے اس سے تم مین کسی نے دعوی پیغمبری کیا کہا کہ نہ کبہی کسی نے ایسا دعوی
بلند نظری کیا آیا اول اونکا اتباع غربا نے کیا یا امرا نے کیا کہا نہ امرا نے البتہ غربا نے کیا
آیا اونکی جماعت ترقی پاتی ہے یا تنزل لاتی ہے کہا بڑہتی جاتی ہے نہ گہٹنے مین آتی ہے
آیا جو اسلام مین آتا ہے وہ کبہی مرتد ہوجاتا ہے کہا ایسا کبہی دیکہنے مین نہ آتا ہے نہ سماعت
مین پایا جاتا ہے آیا لڑائی مین غلبہ اونکو ہوتا ہے یا تمکو کہا کبہی اونکو ہوتا ہے کبہی ہمکو
آیا کبہی عہد شکنی کی کہا اب تک نہ خلاف سخنی کی ہم سے عہد کیا ہے پیمان دیا ہے دیکہنے
اوسکی موافقت کرتے ہین یا اوس مین مخالفت دہرتے ہین آیا کن امور کے لئے اونکے
احکام ہوتے ہین کہا پہر نماز و زکوٰۃ اور بجہت سلوک با اقربا سے نیک ذات اور برائے
پرہیز حرام بد انجام ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ اے بندہ خدا اگر یہہ باتین جو تمنے
بیان کین اور یہہ صفاتین جو ہم سے بیان کین صحیح و حق ہین تو وہ بلاشک پیغمبر برحق ہین

یہہ توصیفات سوا پیغمبرون کے کسی مین پائی نہین جاتین اور یہہ تعریفات بجز مرسلونکی
اور دن مین بتلائی نہین جاتین اگر مین حاضر حضور ہوتا تو اونکا پابوس ضرور ہوتا عنقریب
دخل اونکا یہان ہوجائیگا یہہ ملک اونکا قرار پائیگا ابوسفیان نے یہہ بات بیان کی کہ ہرقل نے
مجکو رخصت دی مین نے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا کام بڑہا رہا کہ سلطان روم اون سے
ڈرتا ہے اور اونکا بہت خوف کرتا ہے ابی کبشہ شوہر حلیمہ کا نام تہا نسبت حضرت کے
شرارت سے قریش کا یہہ کلام تہا ہرقل نے اپنے دل مین تصدیق نبوت نبی علیہ التحیۃ
کی مگر اوسکو طمع سلطنت نے محرومیت دی صحیح بخاری مین آیا کہ اکدن جملہ نصاری نے
مکان شہر حمص مین اجتماع پایا ہرقل نے کواڑ کوٹھی کے بند کراے اور سب کو
یہہ امور سناے کہ دین پیغمبر خدا جو عرب مین پیدا ہوا اختیار کرو اپنے ملک کو اپنے ہاتہون
سے نہ برباد زنہار کرو اگر تم اون پر ایمان نہ لاؤ گے تو پہر اپنے ملک کو نہ پاؤ گے یہہ
سنکر نصرانی مضطر ہوے بہت پرشور و شر ہوے دہان سے ٹلنا چاہا نکلنا چاہا مگر کواڑ
بند پاے سب نے فساد مچا دیے پہر ہرقل نے کہا کہ یہہ قیل وقال تمہاری آزمایش
اعمال کے لئے تہا مین تم سے بہت رضامند ہوا مجکو تمہارا رہنا اپنے دین پر پسند
ہوا سب نے اوسکو سجدہ کیا آداب بطریق بندہ کیا صغاطر نامی عالم نصرانی نزد نصاری
معظم تہا علماے ترسایان مین مکرم تہا کبرسن تہا نیک چلن تہا ہرقل نے دحیہ کلبی
سفیر جناب محمد محب قلبی سے فہمایش کی کہ تم اوسکے پاس جاکر باتین کرو نمایش کی اور
حضرت کا حال بیان کرو اون کے مقال پر ہوا اگر ایمان لائیگا تو ہر نصرانی اسلام پائے گا
دحیہ کلبی نے حالات سید السادات بیان کئے اور کتب ماضیہ کے نشان دئے فورا سنتے
ہی اوس نے اپنے ہاتہہ مین عصا لیا اور سپید کپڑون سے اپنے تن کو زیبا کیا پہر کلیسا مین

آیا وہان عماید نصاری کو پایا اوس سے یہہ فرمایا کہ مین پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لایا یہہ وہ نبی ہے کہ جس کی خبر عیسیٰ نے دی ہے کتب سابقہ مین اوس کا مذکور ہی اوسکو دیکہہ لو اگر دیکہنا منظور ہے اے لوگو ایمان لاؤ اسلام مین آؤ نصاری یہہ سنکر اوسپر دوڑے اور اوسکے ہاتہہ پاؤن مروڑے اور اوسکو اسقدر مارا کہ مرگیا وہ بیچارہ ہرقل نے یہہ سنکر کہا کہ مین لوگون کے شر سے بچا اگر زیادہ یہہ ہی میرا مقال ہوتا تو میرا بہی یہہ ہی حال ہوتا اگرچہ اکثر شاہان اعلے اور بیشتر یہود نصاری نے اقرار نبوت کیا اور پہلی کتابون سے اظہار رسالت کیا مگر توفیق الٰہی جنکی رفیق ہوئی اونکا ایمان کی پوری تصدیق ہوئی اور جو محبت ملک و مال اور الفت جاہ و منال مین سخت مذموم رہے وہی بدبخت دولت ایمان اور نعمت اسلام سے محروم رہے جب نامہ نامی صحیفہ گرامی حضرت بابرکت کا پاس نجاشی بادشاہ حبشہ کے شرف صدور لایا تو نجاشی نے نہایت تعظیم سے اوسکو آنکہون سے لگایا فوراً ایمان لایا اسلام پایا اور اوسنے جواب اوسکا بکمال توقیر تحریر کیا اور اوس مین حال اپنا ایمان لانے کا اور مقال دین اسلام مین خوبیان پانے کا لکہا اور تحف ہدایا بخدمت فیضدرجت خیر البرایہ روانہ کیے جلوس شاہانہ بہ شادیانہ کیے اس نجاشی کا اصحمہ نام تہا ہر بادشاہ حبشہ نجاشی بلفظ عام تہا اسی نجاشی کے عہد مین مہاجرین نے مکہ سے حبشہ کو ہجرت کی تہی اوس نے بعلوئے ہمت مہاجرون کو اعانت دی تہی اور حضرت نے سنہ ۹ ہجری مین اسی نجاشی کی خبر موت بیان فرماکر نماز جنازہ غایبانہ پڑہی اوسکی شان مغفرت بدرجہ علویت بڑہی ام حبیبہ دختر ابوسفیان نے معہ اپنے شوہر کے مکہ سے حبشہ کو ہجرت کی تہی اور حضرت نے اجازت نکاح کی اپنے ساتہہ بعد فوت اون کی

شوہر کے دی تہی اسی نجاشی نے نکاح آپ کا ساتہہ ام حبیبہ کے منعقد کیا تہا اور اوس نے
اجر خوشنودی خاطر عاطر سرور کا لیا تہا جب فرمان سید المرسلان نے مقوقس بادشاہ
مصر و اسکندریہ کو ممتاز فرمایا تو وہ نہایت ادب و تعظیم سے پیش آیا اور بہت خوشحالی
سے مقال کئے اور تحایف بحضور اقدس ارسال کیئے اون مین دو لونڈی ماریہ
قبطیہ و شیرین اور ایک خچر سفید موسوم بہ دُلدُل داخل تہا اور دیگر اسباب نایاب
شامل تہا ماریہ قبطیہ تصرف مین حضرت کے آئین اونہون نے عمدہ نعمتین پائین
ابراہیم ابن رسول اللہ اون کے بطن سے پیدا ہوئے اور اونکو عجایبات ہویدا ہوئے
عنوان نامۂ والا موسومۂ پرویز کسریٰ مین محمد رسول اللہ الیٰ کسریٰ عظیم فارس
مرقوم تہا پرویز شوم بسیرت لوم تہا اوس نے نامہ مبارک کو کہولا جہنجلا کر یہہ بولا
کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکہا یا اونکو میرا خوف نہ آیا اوس شقی نے
نامۂ نبی کو چاک کیا اپنی جان کو آتش غضب سے جلا کر خاک کیا باذان حاکم صوبہ
یمن کو حکم دیا کہ جس نے دعوئے پیغمبری کیا اوسکو معرفت دو مرد تیز ترطلب کر کر
یہان بہیجدو ہرگز تغافل و تساہل نہ کرو باذان نے دو جوان چالاک کو روانہ کیا
اور یہہ مندرج نامہ کیا کہ آپ پاس کسریٰ کے جائین توقف نہ فرمائین وہ مرد و کس
بالہوس حاضر حضور ہوئے اور وہ اپنی گفتگو مین مغرور ہوئے آپنے فرمایا کہ تمکو داڑہی کا
منڈانا اور موچہون کا بڑہانا کس نے بتلایا اونہون نے بیان کیا کہ ہمارے رب کسریٰ
نے ہمکو حکم دیا آپ نے کہا کہ میرے رب کا یہہ حکم ہوا کہ ڈاڑہی بڑہاؤ موچہین کتراؤ
ہرچند کہ رعب حضرت سے اون کے دل کانپتے تہے اور وہ بدن کی تہرتہری
نا پنتے تہے نہایت ڈرتے تہے مگر یہہ باتین بیباکانہ کرتے تہے کہ تم کسریٰ کے

پاس چلو خلعت و خطاب لو ورنہ مزاج کسریٰ کا بہت سخت ہی اور وہ صاحب
تاج و تخت ہے تمہارے ملک عرب کو برباد کر دیگا تمکو نابشاد کر دیگا آپنے
فرمایا کہ تمہارا اظہار نامناسب پایا کل یہان آنا اپنا جواب پانا حضرت نے علے الصباح
اونکو یہہ جواب دیا کہ رات شیرویہ نی پرویز کو قتل کیا وہ شب سہ شنبہ دہم جمادی
الاولی سنہ ہجری کی تہی کہ جسکی آپنے خبر دی تہی وہ ہر دو جوان پاس باذان کے واپس
گئے اوس سے سب حالات حضرت مقدس کہے باذان نے کہا کہ اگر یہہ امر صحیح ہوا
تو مین قبل جملہ شاہان بلا تامل مسلمان ہوجاؤنگا کوئی بات شک کی دل مین لاؤنگا اونہین
ایام مین بنام باذان ذی شان فرمان شیرویہ آیا اوس مین یہہ حکم پایا کہ مین نے پرویز ستم
انگیز کو قتل کیا لوگون کو اوس کے ظلم سے بچا دیا تم عہدہ پر بدستور رہو اور محمد عربی
سے تا صدور حکم ثانی کوئی بات تعرض کی نہ کہو باذان معہ ہر دو صاحبزادگان
خود مسلمان ہوگئے اور اہالیان یمن و فارس حاضرین با ایمان ہوگئے حضرت کو
باذان نے اپنے ایمان لانے کی خبر دی اور آپنے بہت خوشی کی جب حضرت
نے اپنے نامہ کے چاک ہونے کی خبر پائی تہی تو آپنے یہہ بد دعا۔ **اللہم مزقہم**
کل ممزق فرمائی تہی سلطنت ہزار ہا سال کسریٰ نابود ہوگئی
تہوڑی مدت مین مفقود ہوگئی ہرقل نے تعظیم نامہ مبارک کی کی تہی اوسکی خاندان
سے سلطنت علیہ نے قطعیت کلیہ نلی تہی مکاتیب سرور نے عجب سامان
دکہلایا کہ اکثر نے ایمان پایا یہہ علو سے مرتبت حضرت ہے اور غلو سے رفعت
و شوکت ہے ۔

اعلا کو حقیقت مین دو بالا پایا		احمد نے عجب مرتبہ اسے اعلے پایا

پایا نہ کسی سے کہین اوس کا ہمسر		عالم مین وہی سب سے نرالا پایا

مجاہدین شجاعت پناہ جہاد فی سبیل اللہ مین اپنی جانون سے کہیلتے ہتے مصیبتین جہیلتے ہتے جب غزوہ مین کوئی توشہ نپایا نہ کوئی خوشہ ہاتہہ آیا تو درختون کے پتون کو جہاڑ کر کہایا وہ غزوہ غزوۂ ذات الجنط کہلایا سمندر نے لشکر اسلام کی دعوت کی اک مچہلی عنبر نامی کنارہ پر بجاۓ لشکر پہنکدی یہہ قدرت الٰہی تہی کہ وہ ایسی کلان ماہی تہی کہ نصف ماہ تک اوسکو کل لشکر نے کہایا اور لشکر تین سو کس کا شمار مین آیا ابو عبیدہ سردار لشکر نے ہڈی اوسکی پسلی کی کہڑی کرائی وہ ایسی اونچی پائی کہ اک شتر بلند اوسکے نیچے سے نکلگیا نہ بے محل گیا اور اوسکے حدقہ چشم مین منون آٹا خمیر ہوتا ہتا محافظ اوسکو آب کثیر سے دہوتا ہتا صحابہ نے مدینہ مین آکر اوس مچہلی کا حال حضرت سے بیان کیا آپ نے شکر رزاق دو جہان کیا حضرت نے فرمایا بہت خوب ہوا کہ تمنے اوسکو کہایا اگر کچہہ باقی ہو تو ہمکو دو صحابہ نے کچہہ گوشت حضرت کو دیا آپنے تناول کیا۔

غزوۂ فتح مکہ

جب کفر ضلالت اور ظلمت وجہالت مکہ معظمہ مین زیادہ ہوئی تو خداوند جل علیٰ کو یہہ بات منظور بالارادہ ہوئی کہ شوکت علیہ خیر الانام اور عظمت عظیمہ اسلام مکہ مین ظاہر ہو جاۓ اور مذلت کفار خسر الدنیا والآخرت باہر ہو جاۓ اور کفر وجہالت جزیرۂ عرب مین نیست ونابود ہو مکہ مین پرستش معبود ہو مسبب الاسباب نے یہہ سبب فرمایا اور یہہ واقعہ وقوع مین آیا کہ خزاعہ اور بنی بکر کے باہم لڑائی ہوئی

اوّل شبخون مارنے کو خزاعہ پر بنی بکر کی چڑہائی ہوئی بہتیرے کس خزاعہ کے
مارے گئے اور بنی بکر کی طرف سے قریش بھی پکارے گئے چنانچہ اونہون نے
بنی بکر کی خفیہ شرکت کی اور خلاف عہد یہ حرکت کی باعلام الہی حضرت نے خبر
پائی اور راجز خزاعہ نے امداد چاہی خدا نے اوسکی آواز حضرت کو پہونچائی
آپنے لبیک لبیک فرمایا اوسنے جواب پایا اوسوقت حضرت حجرہ میمونہ
مین وضو کرتے تھے اور اوس آواز پر خیال دہرتے تھے کہ میمونہ نے کہا
کہ اے رسول خدا آپ نے کس کے جواب مین لبیک فرمایا آپنے بتلایا
کہ راجز خزاعہ کا مجکو پکارتا ہے کہ ہمکو قبیلۂ قریش بشرکت بنی بکر مارتا ہے حضرت
نے صبح کو یہہ حال حضرت عائشہ صدیقہ سے بیان فرمایا اونکو استعجاب آیا
کہ قریش کیونکر عہد شکنی کرینگے کیسے اوس مین قدم دہرینگے کہ اونکو تلوارون نے
فنا کیا ہے نہ چین دیا ہے آپنے کہا نہین شک ذرا قریش نے عہد توڑا ہی
یہہ قصور اون کا نہ تہوڑا ہے مگر اوس مین حکمت خدا ہے مدعائے اظہار حکم
کبریا ہے پہر بعد سہ روز عمرو بن سالم خزاعی بحضور اقدس آئے اور سب
حالات نظم مین سنائے جب یہہ واقعہ ختم ہوگیا تو قریش کو یہہ فکر و غم ہوگیا کہ
جسوقت محمد خبر اسکی پائینگے تو ضرور فوجکشی فرمائینگے ابوسفیان کو بہر دریافت
حال ناموافق اور برائے ازدیاد میعاد صلح سابق مدینہ کو روانہ کیا اور تو ثیق
عہد کا بہانہ کیا ابوسفیان مدینہ پہونچکر پہلے پاس ام حبیبہ اپنی بیٹی کے گیا اون کو
بوجہہ اوس کے کفر کے آئی حیا جب اوسنے قصد حضرت کے بستر پر بیٹھنے کا کیا
تو اونہون نے بستر کو لپیٹ لیا ابوسفیان جہنجلایا اونہون نے فرمایا کہ

تو نجاست شرک مین مبتلا ہے نجس العین سے سوا ہے یہہ بستر سید الطاہرین کا ہے مفخر الساجدین کا ہے ابوسفیان نے کہا کہ ای دختر بیوفا میری علحدگی سے تیری عادت جبلی بدل گئی اور تیرے دل سے میری محبت نکل گئی ام حبیبہ نے فرمایا کہ تیری سمجھہ مین یہہ نہ آیا کہ ام حبیبہ زوجہ رسول اللہ بتہذیب اسلام مہذب ہے اور تادیب ایمان سے مودب ہے اسے پدر نادان مین حیران کہ تو سرداران قوم مین گنا جاتا ہے اور تجکو دعوی فہم وخرد رہتا ہے حقیقت پر نظر نہین فرماتا ایمان نہین لاتا یہہ کیا ہوشیاری ہے کہ تو پتہرون کا پجاری ہے یہہ عجب ہے اور عقل پر غضب ہے کہ جو خود پتہرون کو گہڑے اور اون مین اور چیزین جڑے وہ اون بتون کی پوجا کرے خدا سے نہ ڈرے اور اون بتون کو معبود جانے اور اون سے حصول مقصود مانے اوس معبود مطلق کی پرستش سزاوار ہے کہ جو خالق وپروردگار ہے ابوسفیان نے کہا کہ واہ تو میری ہتک کی باتین بناتی ہے اور مجھسے میرے باپ دادا کا دین چھوڑواتی ہے ناخوشی مین گہٹگیا وہان سے اوٹہگیا حضور سرور مین حاضر ہوکر تجدید عہد کا پیام کیا آپنے اوسکو نہ کچہہ جواب کلام دیا پہر حضرت ابوبکرؓ سے کہا اونکو یہہ عذر رہا کہ مین اس بارہ مین گفتگو نہین کر سکتا ہین تمہارے سوال مین اپنے حال سے نہین گذر سکتا الیٰ جناب عمرؓ اور حضرت فاطمہ اطہر نے فرمایا پہر وہ پاس حضرت علیؓ کے آیا اور اپنا مطلب زبان پر لایا جناب مرتضیٰ کے مزاج وہاج سے ظرافت کا اتفاق تہا اوس ظرافت مین عجیب لطافت کا مذاق تہا جب ابوسفیان نے حیدر کرار سے زیادہ مبالغہ واصرار کیا تو اونہون نے عندالاستفسار فرمادیا کہ تم بوڑہے

سردار قریش کے ہو خیر خواہ اپنے قوم و خویش کے ہو مسجد نبوی مین جاؤ وہان پکار کر
سبکو یہہ سناؤ کہ یہہ تو سبع پیمان کی ہے کہ مین نے قریش کو امان دی ہے محمد
میری امان کو نہ توڑینگے اور جو توڑیگا تو اوسکو وہ جوڑینگے ابو سفیان نے کہا کہ ای
مرتضی اگر مین اس بات پر قایم رہا اور آپنے ایسے بیانات پر کلمہ ملایم کہا تو مفید
ہوگا یا مضر حضرت علی نے فرمایا کہ تم نے بنایا اسکا آخر اب تم جانو مانو یا نہ مانو
ابو سفیان نے مسجد شریف مین جاکر ویسا ہی کہدیا بعدہ مکہ کو کوچ کیا جب مکہ
مین پہونچا تو لوگون نے حال سنکر غصہ مین اوسکے بدن کو نوچا بہت نفرین کی نہایت
توہین کی اور یہہ کہا کہ اے زبدۃ الحمقا نہ خبر صلح لایا کہ اطمینان ہوتا نہ حال جنگ سنایا کہ
سامان ہوتا علی نے تیرے ہٹے اوڑائے تیری سمجھہ مین نہ آئے زوجہ ابو سفیان بہت
زبان دراز تہی بدانداز تہی اوس نے ابو سفیان کو ذلت اہانت دی لعنت و ملامت
کی جناب سید البشر نے طیاری لشکر فرمائی اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ قبیلہ قریش کو اسکی اطلاع
نہ دیجائے تاکہ وہ فوج کشی کی خبر نہ پائے دفعتہً اونپر دہاوا کیا جائے اور اون کو
گہیر لیا جائے حاطب ابی بلتعہ نے اک خط بیربط مشعر عزم سرور قریش بد اندیش
کو لکھا اور اوسکو بدست زن بت پرست خفیہ مکہ کو بہیجا علام الغیوب نے حاطب
کے عمل پر عیوب سے حضرت بابرکت کو آگاہ کیا آپنے شکر الہ کیا فوراً محمد مصطفے
نے علی مرتضی اور زبیر و مقداد باصفا کو بولایا اور اون سے بطلب اوس خط کے
روضہ کاخ تک جانے کو فرمایا یہہ حضرات گہوڑون پر سوار ہوکر وہان پہونچے
اور اوس عورت سے ملے تلاشی مین اوسکے پاس کوئی خط نپایا حضرت علیؑ نے
تلوار سے اوس عورت کو دہمکایا اور یہہ فرمایا کہ رسول خدا نے تیرے پاس خط کا ہونا

صحیح بتلایا اگر تو خط نہ دیگی اور حیلے لیگی تو مین تجکو ننگا کردونگا تیرے دلکو غم سے بہردونگا
تب اوسنے موے سر کے جوڑے مین سے خط نکالدیا حضرت علی مرتضی نے
اوسکو لا کر بحضور والا پیش کیا وہ خط بنام سرداران قریش تہا اوس مین ذکر
تیاری جیش تہا کہ سید ابرار معہ لشکر جرار تم پر چڑہائی کرینگے تمہاری تباہی
کرینگے اگر حضرت تنہا ہی قصد فرمائینگے تو بہی تم پر غالب آئینگے تم ہوشیار رہو نہی
فکر کرو حضرت نے حاطب کو بولایا اوس سے استفسار فرمایا اوس نے اقرار
کیا اور یہہ بیان حال زار کیا کہ مین نے صرف بغرض حفاظت اپنے عیال واموال
کے یہہ کام کیا ہے نہ براہ ارتداد یہہ الزام لیا ہے اور مین خوب جانتا ہون
اور یہہ پہچانتا ہون کہ آپ ضرور فتح پائینگے میرے لکہنے سے کچھہ نقصانات نہ آئینگے
حضرت عمرؓ نے یہہ امر عرض کیا کہ اے رسول کبریا اگر اجازت ہو تو اس منافق کو قتل
کیا جائے اسکو وقفہ ندیا جائے حضرت نے فرمایا کہ اے عمر یہہ اہالیان بدر کے
شمار مین آیا ہے اللہ جل شانہ نے بدر والون پر خاص تلطف فرمایا ہے چنانچہ۔
اعملوا ما شئتم اونکی نسبت قرآن مین آیا ہے حضرت عمر یہہ سنکر
رونے لگے پہر یہہ کلام ہونے لگے کہ کوئی کچھہ نہین پہچانتا ہے خدا اور اوس کا
رسول خوب جانتا ہے حضرت نے حاطب کو رخصت دی سزا معاف کی
احمد مختار معہ لشکر مہاجرین و انصار اور دیگر قبائل عرب جان نثار بتعداد دوازدہ
ہزار مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے اور کوچ منازل بہ توزک شاہانہ ہوئے
اثنائے راہ مین حضرت عباس ملے آپ کو دیکھہ کر وہ مثل گل کہلے حضرت
عباس نے ہجرت مکہ سے مدینہ کو فرمائی تہی حضرت نے یہہ ہجرت بہ تمثیل

اپنی نبوت کے آخری بتلائی ہے نے حضرت عباس سے نے اسباب اپنا حسب ارشاد
محمد خیر الناس سے کے مدینہ بھیجدیا اور خود معیت خاتم النبوت مین کوچ کیا جب قریب
مکہ منزل مرالظہران مین لشکر کا قیام ہوا تو حضرت کا یہہ حکم عام ہوا کہ رات مین ہر شخص
پیش خیمہ خود آگ جلائے لشکر عرب کا دستور عمل مین لائے حضرت عباس کے قیاس
مین یہہ آیا کہ اگر لشکر نے اچانک دہاوا فرمایا تو قریش امان نپائینگے سب تباہ ہوجائینگے
حضرت عباس خوش خصال باین خیال لشکر سے علحدہ ہوکر بجانب مکہ گئے اور
اور اس جستجو مین رہے کہ کیطرح قبیلۂ قریش کو خبر دیجائے کہ وہ اپنے بچاؤ کی تدبیر عمل مین
لائے اگر قریش بحضور رسول باری بہ زاری و انکساری آجائینگے تو بوجہ آپکی رحیمی و کریمی
کے امن و امان پائینگے اتفاقاً ابوسفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بخوف
لشکر کشی سرور بدریافت خبر او دہر سے آگئے اور پشتۂ مرالظہران پر کہڑے ہوکر
روشنی آتش سے پا گئے کہ کوئی لشکر ہے جسکی نہ کچہہ خبر ہے حضرت عباس وہان پہونچے
اور اون کی باتین سنکر اپنے دل مین سوچے کہ یہہ قریش کی زبان ہے آواز ابوسفیان
ہے بالآخر اوسکو پکارا اور اوسکا جواب پاکر کہا حال سارا اور اوسکو اپنے ساتھہ لاکر لشکر مین
ٹہرایا حضرت عمر نے اوسکو دیکہہ پایا اوسکو قتل کرنا چاہا حضرت عباس نے اوسکے بچاؤ کو
یون بتایا کہ یہہ میری امان مین ہے میرا خیال اسکی حفظ جان مین ہے جب دیکھی یہہ امان
نئے تو حضرت عمر دوڑکر بہر اجازت قتل اکفر پاس حضرت خیر البشر کے گئے حضرت
عباس ابوسفیان کو آپ کے پاس لیگئے مگر اسکی کسیکو خبر نہ دیگئے حضرت فاروق
اعظم نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کی کہ یہہ دشمن خدا کافر سر دغا ابوسفیان
بے ایمان حمایت مین ہے عباس کی اگر اجازت ہو تو اوسکو گردن ماردن تن سے

سرادقات والون حضرت عباس نے کہا کہ اے رسول خدا مین نے اسکو امان دی حضرت عمرؓ نے پہر گفتگو کی مگر آپنے حضرت عباس سے فرمایا کہ مین نے اسوقت یہہ مناسب پایا کہ تم اسکو اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح کو میرے پاس لاؤ حضرت عباس نے علی الصباح اوسکو بحضور اقدس حاضر کیا حضرت نے اخلاق باطنی اپنا ظاہر کیا اور یہہ فرمایا کہ ای ابوسفیان ابتک تیرے اعتقاد مین یہہ نہ آیا کہ سوائے خدا نہ کوئی قابل پرستش ہے نہ لایق کورنش ہے ابوسفیان نے کہا کہ میرے مان باپ آپ پر ہون فدا آپ نہایت خلیق وحسین ہین رحمۃ اللعالمین ہین کہ باوجود میری ایسی عداوت کے آپکی یہہ عنایت ہی یہہ عین صفت رحمت ہی واقعی سوائے خدائے غنی اور کوئی عقل مین نہین آتا اگر کوئی اور ہوتا تو ضرور وہ ہماری مدد فرماتا پہر حضرت نے فرمایا کہ تو میری نبوت کی تصدیق کرتا ہے یا بیدینی و کفر پر مرتا ہے ابوسفیان نے ایمان لانے مین کچہہ تامل کیا حضرت عباس نے سمجہا دیا کہ اب کیون تجاہل ہے کسلیئے تامل ہے اگر تو اب وقت مین وقفہ دیگا تو اسی دم عمر تیرا سر کاٹ لیگا ابوسفیان کو پہر کچہہ توقف نہ رہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب حضرت نے ابوسفیان کو رخصت کیا تو حضرت عباس نے یہہ کہدیا کہ ابوسفیان ہمیشہ سے سخت کافر ہے اسلیئے مجکو یہہ اندیشۂ وافر ہے کہ کہین ایسا وقوع مین نہ آئے کہ وہ یہان سے جاکر مکہ مین مرتد ہوجائے آپنے فرمایا میرے خیال مین یہہ بہتر آیا کہ اسکو ٹہراؤ تمام لشکر دکہلاؤ تاکہ شوکت با احتشام اوسکے دیکہنے مین آئے اور ہیبت اسلام اوسکے دل مین سمائے حضرت عباس نے اوسکو جاکر روکا نہ دیا کوئی دہوکا ایسے مقام پر بٹہلایا کہ

جہان مرور لشکر کا پایا جب ابو سفیان نے رسالہ ہائے سواران اور پرا ہائے پیادگان کو دیکھا اور اون کے سردارون کا جانچا لیکھا تو اونکی ہیبت وحشم سے متحیر ہوا اور ہیبت علم سے رنگ اوسکا متغیر ہوا اور کہا کہ اے عباس با صفا تمہارا بھتیجا بڑا بادشاہ ہوگیا بہت ذیجاہ ہوگیا حضرت عباس نے فرمایا کہ یہہ کیا تیری سمجھ مین آیا یہان بادشاہت کا کیا کام ہے وہ پیغمبر والا مرتبت عالی مقام ہے حضرت عباس نے آپسے یہہ امر بہی عرض کیا گویا پیغام دیا کہ ابو سفیان نمود داری کو عزیز رکہتا ہے سرداری کی تمیز رکہتا ہے اوسکے لئے کوئی ایسا امر ہو کہ جس سے اوسکو فخر ہو حضرت نے من دخل دار ابی سفیان فھو اٰمن فرمایا اور یہہ بہی سنایا کہ جو مسجد الحرام مین داخل ہوگا اور جو ہتیار ڈالکر اتباع پر مایل ہوگا اور جو دروازہ اپنا بند کر لیگا قریش کا ساتھ نہ دیگا اوسکو امان ہے اوسپر نہ کسی شک کا گمان ہے جب موکب اغلب مکہ طیب مین داخل ہوا تو عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ معہ جماعت پر شقاوت مقابل ہوا آپ نے فرمایا کہ میری رائے مین یہہ آیا کہ جبتک کوئی تم سے نہ لڑے خواہ نخواہ نہ لڑے تب تک تم اون سے نہ لڑو قتال و جدال نہ کرو جسوقت کفار نے آغاز جنگ کیا تب مسلمانون نے لڑکر اون کو بہت تنگ کیا سخت لڑائی ہوئی کفار بدبخت کی پورائی ہوئی لشکر خالد بن ولید نے کافرون کو مسجد الحرام تک بہگایا اور مارتے مارتے اونکا برا حال بنایا چوبیس کس کافر بیس بنی بکر اور چار ہزیل کے قتل ہوئے اور دو مسلمان شہید فی الاصل ہوئے عکرمہ نے ایک مسلمان کو مار ڈالا تہا بظاہر اوسکا یہہ جرم سزا والا تہا مگر سرور نے یہہ سنکر

تبسم فرمایا اور سبب اوسکا یہہ بتلایا کہ قاتل و مقتول بہشت کو ساتھہ جاتے نظر آئے سامعین
نے یہہ سنکر استعجاب فرمائے اگرچہ عکرمہ کا مسلمان ہونا لوگ دشوار جانتے تھے
اور اونکے ایمان لانے کو نا ممکن جانتے تھے مگر وہ بموجب پیشین گوئی نبی کے مسلمان ہوا
داخل جنان ہوا روضۃ الاحباب اور معارج النبوت مین ہے کہ ابن عباس سے یہہ
روایت مین ہے کہ جب حضرت مکہ مین داخل ہوئے تو مستغیث سایل ہوئے کہ
خالد اہل مکہ کو قتل کرتے ہین لوگ مرتے ہین آپنے ارفع عنہم السیف کا حکم
دیا مگر جانے والے نے ضع فیہم السیف کو بیان کیا خالد نے زیادہ
قتل مین کوشش کی ستر مردمان کو قتل کر کر مرگ کی چاشنی دی حضرت نے خالد پر
عتاب کیا اونہون نے یہہ جواب دیا کہ مجکو حکم قتل کا پہونچا تہا اسلیئے نہ کچھہ سوچا تہا
حضرت نے حکم کے لیجانے والے سے استفسار کیا اوسنے اقرار کیا کہ مجکو
راہ مین اک شخص مہیب شکل نظر آیا سر اوس کا آسمان پر پاؤن اوسکا زمین پر پایا
نہ کوئی اوس کے ساتھہ مین تہا اک حربہ اوس کے ہاتھہ مین تہا اوس نے مجسے کہا
کہ ضع فیہم السیف مین کمی بیشی نہ کیجیو کوتاہ اندیشی کو راہ نہ دیجیو اور یہہ بھی جا کر
کہنا نہ غافل رہنا ورنہ اس حربہ سے تجکو مار ڈالونگا تیری جان نکالونگا مجکو اوسکی دہشت
و ہیبت سی کچھہ ہوش نہ رہا مین نے جا کر ویسا ہی کہا دریافت ہوا کہ فرشتہ مرد مہیب
شناخت ہوا چونکہ عہد مین بوقت قتل حضرت امیر حمزہ حضرت نے زبان صادق البیان
سے قتل ہونا ستر کس کا فرمایا تہا اسلیئے بحکم خداوند عالم مقتول ہونا ستر آدمیونکا
لازم آیا تہا اللہ تعالے نے آپکو سچا جتلایا آپ کے کلام نیک انجام مین فرق
نہ آیا حضرت نے مکہ مین پہونچکر سجدہ کو سر جھکایا ریش مبارک نے کجاوہ سے مس

فرمایا اسواسطی یہہ سجدہ شکر حق تعالے کے تہا کہ کس کربت و غربت سی یہان سے نکالا تہا
اب کس عظمت و شوکت سی یہان داخل فرمایا کہ دونون جہان مین اعزاز پایا ۔
حضرت نے بخانہ امہانی بنت ابوطالب غسل کیا اور آٹہہ رکعت نماز چاشت
پڑہکر آرام لیا یہہ بات امہانی کی زبان پر آئی کہ علی مرتضی میرا بہائی فلان کو قتل کرنا
چاہتا ہے اور مجکو اوس کا بچانا بہاتا ہے مین نے اوسکو امان دی ہے آپسے
امید منظوری کی ہے آپ نے فرمایا کہ مین نے تمہاری امان منظور کیا اکثر سرداران
قریش شہر سے بہاگے اور جو آئے آپکے آگے اونکا قصور حضور نے معاف کیا او جان
بخشی کا اعتراف کیا حضرت نے کہا کہ اب میری نسبت تمہارا کیا گمان رہا سب نے
بالاتفاق کہا نہ از روے نفاق کہا کہ آپ ہمارے برادر مہربان ہین مالک ذیشان ہین
آپ ہم پر رحم فرمائنگے ہم نجات پائینگے پہر حضرت کا یہہ ارشاد ہوا کہ مین وہ کہتا ہون جو یوسف نے
اپنے بہائیون کے حق مین کہا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم
وهو ارحم الراحمین اونکو آپکی عنایت و مرحمت کا ہوا یقین مشرکین بیدین
نے تین سو ساٹہہ بت خانہ کعبہ مین نصب کئے تہے اون کے پاؤن سیسی سے جمادئے
تہے حضرت کے دست حق پرست مین ایک لکڑی تہی وہ ایسی جہکڑی تہی کہ جب حضرت
اسکو روی بتان اشارت فرماتے تہے تو وہ چت گرکر اپنے پجاریون کو شرماتے تہے
اور جسکی جانب پشت اشارہ ہوتا تہا وہ بت اوندہا گرکر ناکارہ ہوتا تہا اور حضرت بوقت
اشارت یہہ آیت جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا پڑہتے
تہے خانہ کعبہ کو نجاست سے پاک کرتے تہے دیوار کعبہ پر کچہہ نشان تصویرون کے
تہے وہ خاکے پیغمبرون اور امیرون کے تہے حضرت نے اونکو آب زمزم سے

دلوایا اور اوس مین تصاویر حضرات ابراہیم و اسمعیل کو پایا مشرکون نے براہ شرارت
اون کے ہاتھہ مین علامت تیر قماری کی بنا دی تہی حالانکہ ان پیغمبرون نے کبہی ایسی
کام کو جاری نہی اور یہہ نوعیت مشہور ہے مصلحت سے نہ دور ہے کہ جس بت نے
اونچے پر نصب پایا اوسکو اندر کعبہ کے توڑ کر یون گرایا کہ جناب علی مرتضی نے حضرت
نبی خدا سے کہا کہ میرا یہہ خیال رہا کہ آپ میرے کاندہون پر سوار ہوکر بتون کو توڑین
اون کے کان مروڑین حضرت نے فرمایا کہ اے برادر بلند پایا تم بار نبوت نہین
اوٹہا سکتے مجکو بار ولایت کے اوٹہانے مین امور دشوار نہین اسلئے حضرت علی
نے کتف پاک صاحب لولاک پر پاہائے مبارک رکہکر بتون کو توڑا کسی کو
نہ چہوڑا اگرچہ آپ لکڑی سے بتون کو گراتے تہے اور بظاہر کوئی ضرورت
کاندہون پر چڑہانے کی نہ پاتے تہے مگر جو اندر کعبہ کے بنظر شرف حضرت
مرتضی ایسا ہوا تو مقام استعجاب نرہا سرور نے بجرائم سخت نو کے عکرمہ
بن ابی جہل صفوان بن امیہ وحشی قاتل حمزہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح
کعب بن زبیر ہبار بن اسود عبداللہ بن زبعری عبدالعزی ابن خطل مقیس
بن صبابہ حارث بن طلاطلہ حویرث بن نقیدان گیارہ مردونکا اور ہند زوجہ
ابوسفیان قرتنا قریبہ ارنب سارہ ام سعد چہ عورتون کا خون ہدر فرمایا تہا
اون مین سے عبدالعزی مقیس حارث حویرث قتل ہوئے تہے باقی نے ایمان
پایا تہا عورتون مین سے ہند قرتنا ایمان لائین تہین اور باقی قتل ہوئے نہین
آئین تہین ۔

غزوہ حنین

بعد فتح مکہ غزوہ حنین باکفار اہل شین واقع ہوا المختصر دین سید الثقلین یہان بہی باندھ
زین لامع ہوا حنین نواح طایف مکہ مین اک مقام کا نام ہے مشہور عام ہے
وہان کفار ناہنجار برارادہ کارزار جمع ہو گئے ہتے قابل قلع وقمع ہو گئے ہتے
حضرت لشکر ظفر پیکر براے مقابلہ گروہ اکفر لیکے ہو رخین اوس مین بارہ ہزار مرد
جنگی کی خبر دیگئی مجاہدین نے حضرت سے کہا کہ اے سید والا کافرون سے مواشی
اور سامان نمائیشی نکالا ہے آپنے کہا انشاالمہ تعالے یہہ سب غنیمت مین تم کو
ملنے والا ہے عوف بن مالک سردار کفار ہتا مرد غدار تہا بہنگام جنگ مسلمانان
جاے تنگ مین مقابل ہتے جوانان قبیلۂ ہوازن تیراندازی مین کامل ہتے
اونہون نے شستون سے بہت تیر چہوڑے مسلمانون نے بہت تیرون
سے مونہ موڑے اکثر کے پانون اوٹہہ گئے چہکے چہوٹ گئے حضرت بغلہ شہبا
یعنی دُلدُل خوشنما پر سوار ہوئے اور آگے بڑہکر کفار سے دوچار ہوئے حضرت
کو نہ کچہہ خوف آیا زجرًا یہہ فرمایا۔

انا النبی لاکذب ۔ انا ابن عبد المطلب

مین نبی ہون شک نہین اسمین ذرا ۔ ابن عبد المطلب ہون باالعلا

ابوسفیان بن حارث آپ کے ہمراہ ہتے حضرت کے خیرخواہ ہتے اونہون نے
عنان بغلہ تہامی ہتی آگے بڑہجانے کی نہ بے انتظامی ہتی حضرت عباس عم رسول
خیر الناس بہی وہان موجود ہتے جویان مقصود ہتے اونہون نے حسب
ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالت مآب مہاجرین و انصار کو اصحاب
سمرہ کہکر پکارا تہا چونکہ بیعت رضوان کو زیر درخت سمرہ گذرا تہا اسلئے ارباب

بیعت رضوان کو اصحاب سمرہ کہا سبکو آواز حضرت عباس سے جوش ہوا حملہ نے
یکبارگی حملہ کیا اوس حملہ نے ایسا عمل کیا کہ کافرون نے شکست پائی فتح عظیم مسلمانون
کے ہاتہہ آئی خدا نے فرشتے بہی مسلمانون کی مدد کو بہیجے تہے کافرون کے زہرہ
آب خاک کلیجے تہے اس غزوہ مین بہی اک مشت خاک وسنگریزہ خاشاک بجانب لشکر
کفار بد اختر پہینکدی تہی اور بہ شاہت الوجوہ بد دعا کی تہی اوسکا یہہ اثر پایا کہ شکست
کفار نے خون آلودہ مونہہ دکہلایا بعض مجاہدین کے دل بشریت آگئین مین یہہ خیال
آیا کہ ہمیشہ ہماری جماعت قلیلہ نے جماعت کثیرہ کفار پر غلبہ باکمال پایا اب ہماری
جماعت کثیر ہے اور کفار کی قلیل پر تقصیر ہے ہم اونپر غالب آئینگے کافر
مغلوب ہو جائینگے فی الواقع جماعت کفار بتعداد چار ہزار بمقابلہ بارہ ہزار اہل اسلام
شجاعت شعار کے بہت قلیل تہی مگر یہہ بات ناپسند خداوند جلیل تہی اسلئے
مسلمان پس پا ہو گئے تہے پہر بامداد خدائی جواد وہ واپس آئے جو گئے تہے
اور اس آیہ یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم مین اس قصہ کا ذکر ہے نہ مقام فکر
ہے بیشمار غنیمت مسلمانون کو حاصل ہوئی بسیار منفعت ایماندارون کو واصل
ہوئی اک پہاڑ مواشی سے بہر گیا تہا تعداد سے تجاوز کر گیا تہا حضرت نے
وہ کل مواشی صفوان بن امیہ کو عطا فرمائی اس عطیہ سے اوس کے اسلام کی
نوبت آئی کفار حنین سے بہاگ کر اوطاس مین اکٹہے ہو گئے تہے اور اپنی
ترش روئی سے اون کے دانت کہٹے ہو گئے تہے لشکر سید البشر نے وہان
چڑہائی کی بعد جدال و قتال اونکو شکست دی عوف بن مالک نے پہلے سے
سامان ضروری اک سال کا قلعہ طایف مین رکہا یا تہا اور اوس نے مع مشرکان

ہوازن وثقیف کے اوس قلعہ مین امن پایا تہا حضرت نے اوس قلعہ کا محاصرہ فرمایا تہا
بعد چند روز کے آپکو خواب مین یہہ نظر آیا تہا کہ اک پیالہ شیر میرے سامنے رکہا ہے
اور اوسپر ایک جانور کا گذر ہوا ہے اوس جانور نے اپنی چونچ سے دودہ اوس
پیالہ کا گرا دیا پہر اوسکو نہ پیا حضرت نے اس خواب کو صدیق اکبر سے بیان کیا اونہون
نے اوسکی تعبیر مین یہہ جواب دیا کہ اسوقت مین نہ یہہ قلعہ فتح ہوگا نہ کوئی رجوع بصلح
ہوگا آپنے فرمایا کہ اسکو صحیح پایا حضرت نے اوس قلعہ کو چہوڑا وہان لشکر بہت رہا
نہ تہوڑا پہر وہ قلعہ خودبخود حضرت کے قبضہ مین آیا آپنے اوسپر تصرف فرمایا عوف
بن مالک ایمان لایا ہوازن نے بہی اسلام پایا حضرت نے عوف بن مالک کو
خطاب امیر دیا اوس نے بہت جلد بعد مقابلہ ثقیف کو بہی مسلمان کیا حضرت نے
غنایم مین سے قریش نئے مسلمانون کو بہت زیادہ دیا بعض نوجوانان انصار نے یہہ شکوہ
کیا کہ قریش نے غنایم سے بہت زیادہ پایا اور ہمکو حضرت نے کم مرحمت فرمایا حالانکہ ابتک ہماری تلوار سے
خون قریش کی بوندین ٹپکتی ہین اور ہمیشہ سر میدان کارزار مین اول ہماری شمشیرین چمکتی ہین جب حضرت نے یہہ
خبر پائی تو آپنے جماعت انصار اک خیمہ مین جمع فرمائی پہر اون سے یہہ کہا کہ مین نے
ایسا سنا اونہون نے التماس کی کہ اشخاص فہمیدہ نے نہین کہی کوئی بات پاس
کی البتہ نوعمر جوانان نافہم نے کچہہ کہا وہ نامناسب تہا حضرت نے اپنے احسانات
کو اون پر شمار فرمایا کہ مین تمکو ظلمت کفر سے نورانیت ہدایت مین لایا مناک شرک سے
نکالا طریق حق پر سنبہالا سزاوار دارالقرار کیا عزت ووقار دیا باقی دیگر احسان
محسن زمان نے بیان فرمائے سب نے جملہ مستحسن بالایقان بتلائے آپنے کہا
کہ اے انصار با وفا تم بہی اپنے احسانات کو ظاہر کردو لوگون کے دلون مین

پھر دادھون نے یہہ امر عرض کیا کہ اے رسول کبریا ہمارے کیا احسان ہین ہم
آپ کے تابع فرمان ہین آپنے فرمایا کہ کہو ہم نے تمکو اپنے گھرون مین ٹھیرایا ہم
تمہارے مددگار رہے اور ایسے ہی اور کلمات بسیار کہے پہر حضرت کا یہہ ارشاد
ہوا کہ قریش پر یہہ باعث تزاید امداد ہوا کہ وہ نئے مسلمان ہین لایق احسان ہین
اون کے قلوب کی تالیف ضرور ہے کیا تمکو یہہ نامنظور ہے کہ لوگ اپنے گھر
اموال لیجائین اور ہم رسول اللہ کو اپنے گھر لیجا کر اجلال پائین سب انصار نے سید الابرار
سے کہا کہ اے رسول خدا ہم آپ سے رضامند ہین بہر حال خورسند ہین پہر حضرت نے
عزیمت مدینہ کی فرمائی آپکی برکت سے زینت مدینہ نے پائی -

غزوۂ تبوک

غزوۂ تبوک غزوات مشہورہ مین ہے اور یہہ غزوہ آخری حالات ماموره مین ہے
اطراف شام مین تبوک اک موضع کا نام ہے وہ لشکر ہمایون کا مقام قیام ہے
چونکہ ایام عسرت مین اس غزوہ کا حکم ہوا اسلیئے اسکو غزوہ عسرہ بہی کہا جب حضرت
نے خبر پائی کہ ہرقل بادشاہ روم چاہتا ہے لڑائی تو حضرت نے پہلے لشکرکشی
مناسب جانی اور یہہ تجویز اکثر نے مانی آپنے جماعت قبایل عرب کو بولایا
اک بڑا گروہ بحضور والا حاضر آیا حضرت نے حکم جہاد دیا اور اس غزوہ کو خلاف
عادت شریف اور طریقہ دیگر غزوات لطیف کے علانیہ ظاہر کیا چونکہ سفر دراز
تہا اسلیئے مناسب انکشاف راز تہا آپنے اوسپر رغبت دلائی کہ اس غزوہ کی
اعانت سے ہوگی بہلائی جو شخص سامان لشکر یا اسباب نصرت بقدر مقدرت

میرے سامنے لائیگا وہ جنت پائیگا تیس ہزار لشکری تھے حضرت عثمان ایسے مستعد یاوری تھے کہ اونہوں نے تیس ہزار کا سامان بحضور سرور مرسلان پیش کیا بخوبی اطمینان جیش کیا آپ حضرت عثمان سے نہایت راضی ہوئے بعنایت موصف فیاضی ہوئے خدا سے رضامندی چاہی اون کے حق مین دعائے خیر فرمائی اور یہہ کہا کہ بحکم خدا آج سے عثمان ضرر نہ پائیگا کہین اوسکو خطر نہ آئیگا حضرت عمر نے کہا کہ مجھکو خیال رہا کہ ابوبکر ہمیشہ مجھسے امور خیر مین غالب رہتے ہین رضائے خدا و رسول کے طالب رہتے ہین اب مین بوجہ اپنی دست رسی کے غالب رہونگا شکر خدا کرونگا الحاصل مین نصف اپنا خدمت بابرکت حضرت خاتم الرسالت مین لایا آپ نے فرمایا کہ اپنے عیال کو کتنا چھوڑا مین نے کہا کہ اپنے اطفال کو اتنا ہی نہ بہت نہ تھوڑا حضرت صدیق بالتحقیق کل مال اپنا لائے نہ کچھہ چھوڑ آئے حضرت نے کہا تم نے کیا رکھا اونہون نے کہا خدا و رسول خدا پھر حضرت نے کہا ما بینکما ما بین کلما تکما یعنی جتنا تفاوت تمہارے کلمات مین پایا اوتنا ہی تمہارے درجات مین پایا جناب رسول خدا نے حضرت علی مرتضی کو قیام مدینہ کا حکم دیا اونہون نے عرض کیا کہ آپ مجھکو عورات و اطفال مین چھوڑتے ہین کسلیئے آپ مجھسے موتھہ موڑ لیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ آیا تم کو یہہ ناخوش آیا کہ تم ہو مجھسے ایسے کہ جیسے ہارون موسیٰ سے موسیٰ کوہ طور پر گئے ہارون بنی اسرائیل مین نائب موسیٰ رہے ایسے ہی مین تمکو گو تم نبی نہین نبی لقبی نہین اپنا نائب کرتا ہوں اور جملہ کاروبار وصیت تمہارے ذمہ دھرتا ہون جناب سید البشر معہ لشکر ظفر پیکر مدینہ سے روانہ ہوکر بعد قطع منازل وطئی مراحل تبوک مین پہونچے اور حضرت وہان کا ٹہرنا مناسب سوچے اگرچہ آپنے قیام تا ایام کامل فرمایا مگر ہرقل بخوف رسول فاضل نہ مقابل آیا وہ آپکی نبوت کا قایل تھا حضرت کو دین پر

ہاتہ آئے لشکر اطراف کو روانہ کئے لشکر نے جوانب مین دبدبہ شاہانہ کئے خالد بن ولید اکیدر حاکم دومۃ الجندل کو گرفتار کر لائے اور اوسکے بہائی کو قتل کر آئے آپنے اکیدر کو رہا کیا اوسنے کچہہ نذرانہ مقرر کر دیا حضرت نے حسب مصلحت تبوک سے مدینہ کو مراجعت فرمائی مدینہ نے آپکے پہونچنے سے زینت پائی

دربار نبی ہو گیا سرکار مدینہ
مختار مدینہ رہا سردار مدینہ

یہہ مقدم پیغمبر خالق کا شرف ہے
جنت کی نشان بنگئے آثار مدینہ

گلگشت نبی ہوتی ہے ای بلبل شیدا
کیونکر نہ شگفتہ رہے گلزار مدینہ

وہ دل ہی کہان عشق کی جو لطف اوٹہاتے
عشاق کے دل لیگیا دلدار مدینہ

احباب پیمبر ہیتے فدا سرور دین پر
قربان دل و جان سے تہے انصار مدینہ

فیضان محمد کا یہہ عالم تہا نمایان
اعلے تہے سلاطین سے انصار مدینہ

رہتی ہے یہہ ہی ثاقب مسکین کو تمنا
دکہلائے خدا مجہکو بہی دیدار مدینہ

سنہ ۹ ہجری مین خدا نے حج فرض فرمایا حضرت نے بوجہ اشتغال ہدایت جہال اور تعلیم اشخاص نیک اعمال اور امور غزوات سید السادات حج کا موقع نہ پایا آپنے حضرت صدیق اکبر کو امیر الحاج مقرر کیا اور اونکو روانگی کعبہ کا حکم تو دیا چونکہ اظہار نقض عہد زبانی کسی اہلبیت سے مناسب تہا اسلیے آپنے حضرت علی مرتضی ولی باصفا کو مکہ بہیجا کہ سورہ برات موسم حج مین لوگون کو سنائین اور اسکے احکام سمجہائین حضرت علی ناقۂ عضباء نبی پر سوار ہوکر اور مکہ مین پہونچکر کعبہ مین گئے اور منتظر تعمیل حکم کے رہے اونہون نے بعد حج سورۂ برات بہ

آواز بلند اور بوسیلہ اشخاص ارجمند سنائی اور یہہ منادی فرمائی کہ سال آیندہ مین کوئی مشرک حج نہ کرے اور برائے طواف خانہ کعبہ کوئی برہنہ قدم نہ دہرے مسلمان بہشت پائیگا سوا اوس کے نہ کوئی جنت مین جائیگا اور جس کا عہد ہے وہ پورا کرے نہ ادہورا کرے اور جس کا عہد و پیمان ہے اوسکو چار مہینے تک امان ہے پہر جو ایمان نہ لائیگا وہ قتل کیا جائیگا - عرب مین بنی نجران قبیلہ نصاری تہا منجانب حضرت اونکو دعوت اسلام کا اشارہ تہا سنہ ۱۰ ہجری مین قوم کے چودہ مرد منتخب بجناب سید والانسب حاضر آئے اور وہ حضرت سے مباحثہ بیجا پیش لائے آپنے ہر چند اونکو سمجہایا مگر اون کے خیال مین کچہہ نہ آیا آخر کار کفار بہ قرار مباہلہ بوعدہ فردا اپنے مقام قیام پر گئے اور اونکو قرارداد مباہلہ کے خیالات رہے اوہنون نے عاقب اپنے سردار سے مشورہ کیا اوسنے یہہ جواب دیا کہ محمد پیغمبر برحق ہین بہہ مطلق ہین اگر اون سے مباہلہ کیا جائیگا تو وہ ضرور تم پر تباہی لائیگا مباہلہ اسکو کہتے ہین کہ دربارہ امور نزاعی بجناب الہی بمبالغہ تمام بغرض انجام مستدعی رہتے ہین کہ جو برسر باطل ہو اوسپر خدا کی لعنت نازل ہو خدا اوسکو تباہ و برباد کردے نیست و بے بنیاد کردے اور سخت مبالغہ مین مقام مباہلہ مین اپنی اولاد و عورات کو ساتہہ لاتے ہین اون سے آمین کہلاتے ہین جب دوسرے روز وہ ندامت اندوز دربار باوقار مین آئے تو حضرت جناب فاطمہ زہرا و علی مرتضی اور امام امام حسنین علیہ السلام کو اپنے ہمراہ لائے جب اوہنون نے پنجتن پاک کو مجتمع پایا تو دل اونکا گہبرایا ابو الحارث بن علقمہ بولا کہ اگر اوہنون نے زبان کو کہولا تو پہاڑ بہی ٹلجائیگا مباہلہ مین ان سے کوئی فتح نہ پائیگا پس اوہنون نے مباہلہ سے انکار کیا اطاعت

کو اختیار کیا ہر سال ہزار حلّے بطور نذر دینے گئے اور حضرت سے رخصت ہوکر وہان سے
چلدئے آپنے کہا یہہ ضرور تہا کہ اگر یہہ مباہلہ کرتے تو بندر فکی صورتون مین مرتے
یہہ صحرا آگ برساتا انصاری کا زمین پر کوئی نام و نشان نپاتا سنہ ہجری جناب
رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے حج کعبہ باصفا خود تشریف فرما ہوئے جب
حضور پُر نور مکہ معظمہ مین جلوہ نما ہوئے تو آپنے ایسے کلمات ہدایات فرمائے کہ جیسے
کوئی وداع کی باتین سنائے اسلئے یہہ حج حجۃ الوداع کہلایا یہہ ہی سبب تسمیہ
پایا جب قبائل عرب نے یہہ خبر پائی کہ حضرت نے بجہت حج عزیمت فرمائی تو اطراف
سے روانہ ہر گروہ ہوگیا اک لاکہہ سے زائد انبوہ ہوگیا حضرت نے ارکان حج ادا فرمائے
خطبہ مین احکام حج بیت الحرام اور مرام نصایح مفید عام سمجہائے اور یہہ بہی ارشاد کیا
لوگون کو سنا دیا کہ شاید لیسال آیندہ مین تم مین نہ رہون پہر یہان مواعظہ نہ کہون اور حفاظت
جان و مال اور ممانعت ناحق خونریزی وقتال کی تاکید کی اور یہہ بہی نصیحت کردی کہ
خاوند اپنی بی بی کے ساتہہ سلوک و احسان کرے اوسکے معاملات مین ڈرے
اوسکو تکالیف نپہنچاوے اور اوسکے نان و نفقہ کی خبر لے اور جورو اپنے خاوند کی
اطاعت کرے اوسکے بلا اجازت کہین قدم نہ دہرے کسی مرد بیگانہ کو اپنے گہر نہ
آنے دے نہ کسی غیر کو قابو پانے دے اپنے خاوند سے ڈرتی رہے موافق
قرآن مجید عمل کرتی رہے پہر آپنے کہا کہ مین تم مین کیبار ہا کیا تم مجہسے خوش رہو گے
بروز محشر خالق اکبر سے کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ اے رسول کبریا ہم آپ سے
خوش رہینگے جناب الٰہی مین یہہ کہینگے کہ آپنے احکام رب الانام بخوبی پہونچائے اور
نصیحت سے امت کو برسر اسلوبی لائے حضرت نے انگشت شہادت کو بجانب

آسمان اوٹھایا اللھم اشھد فرمایا اور کہا کہ تین چیزین سبکو رکہنی ہین صفاک اخلاص عمل با ایمان دوسرے شوکت جماعت مسلمانان تیسری خیرخواہی اہل اسلام یہہ کلام ہین لاکلام احرام تین قسم ہے تمتع قران افراد اونکا اسم ہے تمتع مین صرف بجاہائے حج عمرہ بجالاتے ہین بعدہٗ حج ادا فرماتے ہین قران مین احرام حج وعمرہ ساتھہ باندھا جاتا ہے اور افراد مین فقط حج یا عمرہ کا احرام صادق آتا ہے جناب علی خیبر شکن نے یمن سے ارادہ حج کا کیا اور احرام اسطرحپر باندہ لیا کہ جیسا رسول خدا کا احرام ہے ویسا ہی میرا احرام خیرانجام ہے حج یا عمرہ کی نیت کرنے کو احرام کہتے ہین اور احرام مین بے سیئے کپڑے پہنے رہتے ہین فقط عمرہ مین لبیك اللھم بعمرة اور صرف حج مین لبیك اللھم بحجة اور قران مین لبیك اللھم بحجة وعمرة پڑہتے ہین پڑہنے والون کے مونہہ سے انوار جہڑتے ہین القصہ بروز عرفہ یہہ آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئی خبر کمال دینی اور پوری نعمت یقینی اور پسندیدگی اسلام برائے خوشی مسلمانان انام کامل ہوئی چونکہ نزول اس آیتہ کا بروز عرفہ یوم جمعہ مین پایا اسلیئے یہہ دن یوم عید کہلایا حضرت بعد فراغت حج مدینہ طیبہ کو تشریف فرما ہوئے اثنائے راہ مین بمقام غدیر خم رونق افزا ہوئے غدیر یعنی تالاب کلان اور خم اوسکا نام ونشان آپنے وہان خطبہ ولایت بہ جذبہ محبت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کا پڑہا اوس سے مرتبہ والا حضرت علی اعلا کا بڑہا حضرت نے فرمایا کہ میری محبت مسلمانون کو اپنی جانونسی زیادہ مناسب ہے سب نے کہا اے رسول خدا آپکی محبت سبکو اپنی جانون سے زیادہ واجب ہے پہر آپنے کہا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من

۱۱ اکتوبر ارشاد کیا حضرت عمر نے بخ بخ یا ابن ابی طالب جناب مرتضیٰ کو مبارکباد دی اور ہر مومن و مومنہ کے مولا ہونے سے اونکی بہت تعریف کی الحاصل بطئی بمنازل حضرت مدینہ آئے وہان ہدایت مخلوقات اور عبادت معبود کائنات مین مشغول ہوئے اکثر حالات قرب اجل بیان کئے اور کلمات وداع بہی فرمادئے۔

اب یہان ذکر وفات سید الثقلین سے کربت وحزن والم مین ہر دل رنجور ہے

ظاہر ہے عقلائے عالم مین پیدا ہے اور علامہ اتقائے بنی آدم کو ہویدا ہے کہ لباس حیات مستعار ہے اساس عمر ناپائدار ہے راہ منازل مسافران عقبیٰ نہایت دور و دراز ساحت مراحل بادیہ دنیا بغایت مخطور و خلل انداز گیتی دار فنا ہے نہ مدار لقا بنائے جفا ہے نہ جائے وفا ملام فرار ہے نہ مقام قرار خانہ لوار ہے نہ کاشانہ بہار۔

دنیا عجب سرائے فانی ہے	اس مین کہین نہ جاودانی ہے
دورہ یہان ہے آنے جانے کا	آتی ہے موت جان جانی ہے

اے بلبل مدہوش مستی گل باغ ہستی ہمنشین خار ہے اور گل میکدہ دہر باز ہر قہر قرین خمار ہے اس جہان مین گنج بے رنج عیش بہ طیش وفاق بہ نفاق التصاق بہ افتراق پیوستہ ہے اور اس دوران مین رحمت با زحمت قربت با کربت

مسرت با مضرت عشرت با عسرت وابستہ ہے۔

گلشن دار فنا مین ہم صفیر	ہر گل خندان ہے نوک خار پر
خار غنچون کو بنے نیش جفا	یہہ بلا کیسی ہے اس گلزار پر

جس سرو شمشاد سے چمن وجود آزاد مین سراٹہایا اوسکی شاخہائے پر آفات کو ارۂ حوادث سے خاک ہلاک پر گرایا اور جس نہال نازگی مآل نے گلشن حیات مین نشو و نما پایا اوسنے اپنی بیخ کو تبر حمات سے کٹوایا۔

ہوگا جو بلند سرکشیدہ ہوکر	آخر کو جہکیگا وہ خمیدہ ہوکر

منادی احکام قضا نے ندائے **کل مخلوق یموت** مخلوقات کو سُنائی اور عادی اعلام اوامر قدر نے صدائے و **کل مرزوق سیفوت** موجودات مین پہونچائی نہ ایسا کوئی جلسہ وصال ہے کہ جس مین **لقد تقطع بینکم** کا نقال ہے نہ ایسا کوئی فرقہ کمال ہے کہ جس مین ھذا **فراق بینی و بینک** نہ خیال ہے آثار **کل شئی ھالک** رخان ادنی و اقصی سے نمایان اور غبار **کل من علیہا فان** مفارق اسفل و اعلیٰ پر افشان سبکو ذائقہ موت چکہنا ہے مضایقہ قوت رکہنا ہے

شہنشاہ و خاقان و سلطان و شاہ	وزیر و امیر و غنی و فقیر
رئیس و نفیس و خسیس و سخی	خبیث و بد و ناسزا و شریر
حسین و جمیل و جلیل و ذلیل	حکیم و فہیم و صغیر و کبیر
جہول و ظلوم و وضیع و شریف	ضعیف و توانا و برنا و پیر
اتالیق و علامہ و باکمال	ہنر پرور و خوش نویس و دبیر
یہہ سب ہین برابر بدالنست مرگ	جہان موت کا ہوگیا ہے اسیر

اگراس جہان مین حیات ابد آتی تو عمر انبیاء علیہم التحیۃ والثنا بقائے سرمد پاتی اور حوادث ممات نہ آسکتے تو خصوص سرور کائنات وفات نپاتے حق تعالیٰ جل علائی بفحوائے انك میت وانہم میتون امت والا ہمت کی وفات سید السادات سے تسلی فرمائی اور اوہام انام سے جعلنا البشر من قبلك الخلد سے تشفی پائی ہر چند کہ اظہار وفات سید ابرار عجبی ہے مگر باسرار صفات محبوب پروردگار حیات النبی ہے

جمیل الشیم ہے حیات النبی
حیات النبی ہے نبی الورا
شہ دوسرا اہل جود وسخا
جہان مین اوسی کے ہین اکرام عام
امام الہدیٰ افتخار العرب
نہ کیون فخر نعمات عالم مین ہو

جلیل الحشم ہے حیات النبی
رفیع العلم ہے حیات النبی
عظیم الہمم ہے حیات النبی
عمیم الکرم ہے حیات النبی
امیر العجم ہے حیات النبی
نعیم النعم ہے حیات النبی

شفاعت کی ثاقب رجا کیون نہ ہو
شفیع الامم ہے حیات النبی

اگر اصحاب مصائب اور ارباب نوائب واقعہ ہائلہ وفات سرور کائنات کا خیال کرین اور حادثہ نازلہ ممات سید السادات کا مقال کرین اور اپنی روح وروان کو رضا وتسلیم سے تسلی دین اور خاطر پریشان کے لئے صبر عظیم سے تشفی لین تو اونکو دہشت مرگ بیر عنا آسان ہو نہ ہیبت فنا گران ہو۔

اندیشۂ وفات نبی جان کو چاہئے
جب سید البشر نہ رہے اس جہا مین

ہان ترک عیش ہر دل نادان کو چاہیے
پہر طمع خام کسلئے انسان کو چاہیے

جب حجۃ الوداع مین سورۂ کریمہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی تو حضرت کو خبر ارتحال
بدرجہ کمال حاصل ہوئی رسول رب جلیل نے جبرئیل سے فرمایا کہ اے برادر بلند پایہ
اب مجکو پیام اجل آیا حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے رسول خدا وللآخرۃ خیر لک
من الاولے دنیا سے بہتر ہے عقبیٰ پہر آپ کار آخرت مین نہایت کوشش فرماتے تہے
اور سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی انک انت التواب الرحیم
بار بار زبان فیض ترجمان پر لاتے تہے لوگون نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا کیا ہے
کسلیئے اسکا زیادہ ورد ہوا ہے آپنے یہہ جواب دیا کہ مین نے قصد آخرت کا کیا اب
ایسے آثار نظر آتے ہین کہ مجہکو عالم بالا مین بولاتے ہین حضرت نے یہہ فرما کر گریہ فرمائی
لوگون کو حیرت آئی کہ آپ حبیب خدا ہین اشرف انبیا ہین خدا نے آپکو بخشا ہے
نکوئی خدشہ ہے کیون یہہ زاری ہے کسلیئے ہول طاری ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ
خیال تنگی قبر و تاریکی لحد اور ہول قیامت پر وحشت نے ڈرایا اگرچہ حضرت فی الحقیقت
ایسے خیالات و خطرات سے امین بالتسلیم تہے مگر یہہ امور سائلان کو تعلیم تہے منقول ہے
یہہ ہی شان نزول ہے کہ حضرت نے منشاری سورۂ فتح اور فحوائے آیت الیوم
اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے اخبار رحلت پائین
خورشید شوق مواصلت ایزدی اور ذوق مراجعت وطن اصلی نے مطلع ارجعی
الی ربک سے نفس اقدس حضرت مقدس پر اپنی شعاعین چمکائین حضرت خیر البشر
وفات سے یکماہ پیشتر بخانہ عائشہ صدیقہ رونق افروز تہے اور بخیال جدائی
احباب نہایت دلسوز تہے آپنے وہان خواص اصحاب کو بولایا حبیب اونکو
ملاحظہ فرمایا تو بہ شفقت و رحمت چشمان سرمگین نور آگین سے قطرات عبرات برسائی

پھر یاران بالاختصاص اور دوستان باخلاص کو اضطرار خیال بحران ہین کیونکر قرار آئے جب صحابہ کو بہت تعجب رہا تو یہہ سب نے کہا۔

جو ہوگا ہمکو قلق آپ کی جدائی کا	تو قید غم مین نہوگا پتا رہائی کا
وداع یار مین ہوتی ہی جان بہی رخصت	عجیب ماجرا ہوتا ہے دل ربائیکا

ہر چند کہ حضرت مستجاب الدعوات نے جناب قاضی الحاجات ہین یہہ دعا مرحبا بکم وحیاکم الله بالسلام حفظکم الله حرکم الله نصرکم الله ورفعکم الله هداکم وفقکم الله اداکم الله وقاکم الله سلمکم الله بخطاب حاضرین فرمائی مگر حقیقت مین بقاعدہ شرعی رجوع بہ تمام لائی حضرت نے پہلے دعاوی پھر یہہ وصیت کی کہ تقویٰ و پرہیزگاری کرتے رہو جناب باری سے ڈرتے رہو مین خدا سے ڈرتا ہون تم کو سپرد خدا کرتا ہون اور مین نے بجائے اپنے الله کو اپنا خیر خواہ کیا اور تمکو عقاب رب الارباب سے بخوف گناہ ڈرا دیا تم بہ کبر و علو بندگان خدا پر علو نہ کیجیو اور خدا کے ملک مین فتنہ و فساد کو راہ نہ دیجیو الله تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ جنت پاتا ہے کہ جو زمین پر غرور سے سر نہین اوٹھاتا الغرض متقی تباہی مین نہین آتا جب حضرت نے یہہ کلمات فیض آیات سنائے تو اصحاب مودت مآب نے یہہ امر یقینی پایا کہ حضرت اپنے دوستون کو رخصت فرماتے ہین اور خبر اپنی رحلت کی سناتے ہین پھر صحابہ نے عرض کیا کہ اے حبیب کبریا وقت رحلت کب آئیگا اور صیاد اجل کب مونہہ دکہلائیگا آپ نے فرمایا کہ زمان فراق و آوان افتراق قریب آیا بجناب خداوند وہاب جاتا ہے اور سدرۃ المنتہیٰ ملا اعلیٰ جنت الماوا رفیق الاعلیٰ کو پاتا ہے پھر صحابہ نے درباب غسل دہی اور کفن و دفن نبی کے استفسار کیا حضرت نے یہہ جواب بالاختصار دیا کہ مردان اہل بیت مین سے

قریب تر مجھکو غسل دین اور وہی میری تدفین کرین اور مجھکو جامہ موجودہ تن مین دفن کردینا یا جامہاے مصری یا حلہ ہاے یمنی یا پارچہ ہاے سفید کفن کو لینا پھر صحابہ نے کہا کہ یا نبی الورا نماز جنازہ کسطرح پڑہی جاے یہہ کہتے ہی بیتابی مین سب بیقراری و گریہ وزاری کی تاب نہ لاے خود حضرت نے بہی اشکباری فرمائی اور یہہ بات زبان مبارک پر آئی کہ صبر و شکیبائی اختیار کرو جزع و فزع کو دخل نہ دو تم پر خدا رحمت فرماے گناہون کی زحمت نہ آے جب مجھکو نہلا دیا جاے اور کفنا دیا جاے تو میرے جنازہ کو اس مکان مین کنارہ قبر پر رکھکر تہوڑی دیر کو علحدہ رہنا کچہہ کہنا او امیر افلیل یعنی جبریل پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر ملک الموت باگروہ کثیر و با انبوہ خطیر نماز پڑہینگے پہر اور نماز پڑہنے کو بڑہینگے اول ابتدا مردان اہل بیت کرین پہر زنان اہلبیت با صفا اور طفلان خوش لقا نماز پڑہین پہر احباب محبت مآب یعنی اصحاب و الاحطاب نماز پڑہنے کو بڑہین سب نماز پڑہنے ولے جماعت نفر باہین فرداً فرداً پڑہنے جائین اور مجھکو اہلبیت طیبین باگروہ ملائکہ مقربین قبر مین اوتارین اور وہی گور کو سنوارین اور میرا اسلام میرے یاران غیر حاضر اور پیروان دین ناصر کو پہونچائین اور قیامت تک تحیۃ سے سکو مخصوص فرمائین المدعا بعد وصیت جناب ختم الرسالت کو انتظار اجل ہوا اور نفس مطمئنہ حضرت کو جناب احدیت سے مژدہ فادخلی فی عبادی کا اصرار کمل ہوا حضرت نے اٹھائیسوین صفر سلہ سنہ ہجری مین شب چہارشنبہ کو گورستان بقیع مین تشریف ارزانی فرمائی اور ابو موہبہ نے شرف ملازمت حضرت سے عزت جاودانی پائی آپ نے بہت عرصہ تک واسطے اہل مقبرہ بقیع کے استغفار کی اور ابو موہبہ نے یہہ حسرت بہر افتخار کی کہ اگر مین اہالیان گورستان بقیع مین ہوتا

تواس دعا کے شرف سی میرا مرتبہ درجات رفیع مین ہوتا حضرت نے ابوموہبہ سے فرمایا
کہ اسوقت مجھکو خزائن دنیا کو دکھلایا منجر ہیا یا مخیر فرمایا کہ مین دنیا مین قیام کرون پہر
بہشت مین قدم دہرون لقاے خدا دیکھون بعالم بقا رہون ابوموہبہ نے التماس
کی کہ یا نبی یہہ بات ہی میرے قیاس کی کہ میرے مادر و پدر فدا تم پر پہلے آپ خزائن
و بقاے دنیا پائین پہر بہشت مین جائین آپ نے کہا کہ لا مین نے اصلا دنیا کو نہ لیا
لقاے خدا و جنت الماوا کو اختیار کیا کتابون مین یہہ امور ہی مرقوم ہوے کہ دفعتہ
آپ خواب مین مامور ہوئے کہ بقیع مین جائین براے مدفونان بقیع استغفار فرمائین
جب تیسری بار غلبہ خواب ہوا تو اوس مین یہہ حکم رب الارباب ہوا کہ واسطے شہداے احد
کے استغفار کیجے اونکو دعاے اقتدار دیجائے چنانچہ حضرت نے جناب رب العزت
سے آمورزش و منزلت ہر مغفور چاہی خدا نے منظور فرمائی پہر دوسرے روز بخانہ
میمونہ حضرت کو درد سر لاحق ہوا آپ کو یقین مرض الموت واثق ہوا حضرت نے
سر مبارک پر عصابہ باندہ لیا جب مرض نے زور کیا تو زوجات مطہرات وہان فراہم آئین
اتفاق باہم لائین حضرت نے این انا غدا فرمایا کہ جس کا یہہ مطلب پایا کہ مین بفردا
کہان ہونگا بتلاؤ جہان ہونگا جناب فاطمہ زہرا نے امہات مومنین سے کہا کہ رسول خدا
ہر روز کہان مشقت اوٹہائینگے بہتر ہوگا کہ تم سب کو اک گہر پر راضی پائینگے جناب
عائیشہ پر رضامند ہوئین یہہ مرضیان سب کی حضرت کو پسند ہوئین اور حضرت نے
ایک ہاتہہ دوش علی خیر الناس اور دوسرا دوش فضل بن عباس پر رکہکر خانہ میمونہ سے
باہر آئے مگر چلنے مین پاہاے مبارک لغزش کرتے پائی حتی کہ آپ حجرہ عائیشہ مین
رونق افروز ہوئے بستر مرض پر اذیت اندوز ہوئے سب بیبیان آپ کی

خدمت بابرکت مین حاضر رہین خدمت گذاری مین نہ قاصر رہین پہر مرض الیم نے شدت
پائی تپ عظیم صعوبت لائی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مین پاس رسول خدا کے تہا مین نے
ہاتھ اپنا جسم اطہر پیغمبر پر رکہا مگر میرے ہاتھہ کو غلبہ گرمی سے تحمل نرہا مین نے حضرت سی
عرض کیا کہ اے نبی کبریا آپکو تپ بہت گرم و پر ضرر ہے نہایت باخطر ہے حضرت
نے فرمایا کہ مین نے اپنی تپ کو برابر دو شخص کے باحدت پایا پہر مین نے کہا کہ اے
رسول خدا آپکو دو چند اجر ہوگا اور تحفہ جزا آپکی نذر ہوگا حضرت نے کہا کہ بخدا کسیکو
روے زمین پر ایذاے مرض وغیرہ نہین ہوتی ہے مگر وہ اوسکے گناہون کو کہوتی ہے
ابوسعید خدری نے کہا کہ مین مستفیض خدمت والا ہوا اوسوقت آپ نے قطیفہ اوڑہا
تہا آپ کا مرض نہ تہوڑا تہا حرارت تپ بالاے قطیفہ بہی مبتلاے عارضہ سخت ذات
شریفہ تہی مین بلا واسطہ اپنا ہاتہہ بدن پاک سید لولاک پر نہ رکہہ سکتا تہا استعجاباً سبحان اللہ
کہکر حسرت سے حضرت کو تکتا تہا آپ نے فرمایا کہ دافع البلایا نہ کوئی بلا انبیا سے سخت تر
مقرر فرماتا ہے نہ کسیکو پیغمبرون سے زیادہ مصیبتون کی طرف کہینچکر لاتا ہے مگر
اجر انبیا مضاعف ہوا اونکی معاصف ہوا ونہین سے بالخصوص بعض کو فقر و فاقہ مین
مبتلا کیا اور نہ کوئی لباس سواے چادر تن پوش کے دیا انبیا کو جو فرحت بلا مین ہی نہ کسیکو
وہ مسرت عطا مین ہتی جو محب کو دوست زخم پہونچاے وہ مرہم ہے اور جو دوست سے
الم پاے وہ عین کرم ہے —

قرحت قلب راحت جان ہے	ابتلاے محب براے دوست
درد اوسکا دواے دربان ہے	زخم اوسکا ہے مرہم خاطر

نادر رکشتہ بن البرا نے فرمایا اور اوسکو صحیح پایا کہ مین مرض الموت مین پاس

رسول خدا کے گئی اور آپ کے مرض کو دیکھکر حیران رہی ہین نے کہا کہ ای رسول خدا آپ کو بہت شدت سے بخار ہے تکلیف بیشمار ہے مین نے ایسی تپ کسی پر نہین پائی اور نہ ایسی تکلیف میری دیکھنے مین آئی حضرت نے فرمایا کہ اے مادر بشیر ابن البرا یا مجھکو اس مرض مین تکلیف جسقدر ہے اوس سے زیادہ مجھکو اجر ہے مجھکو یہہ خیالات بہی آتے ہین کہ لوگ میرے مرض کو کیا بتلاتے ہین اونہون نے بتلایا کہ لوگون کی سمجھ مین ذات الجنب آیا آپ نے کہا کہ بلطف خدا یہہ سزاوار نہ آسے کہ پروردگار اپنے نبی پر اس مرض کو مسلط فرماسے زحمت ذات الجنب ہمزات شیطان ہے شیطان کو مجھپر غالب آنیکی نہ امکان ہے البتہ یہہ مرض بہ اثر زہر خیبر ہے اور اوسکے کہانے مین میرا شریک تمہارا پسر ہے اکثر اوقات اثر اوسکا مجھپر ہوا ہے مگر اب حکم قضا ہے بعض نے یہہ حکمت بتلائی کہ آپ نے اس زہر سے شہادت پائی روح الارواح مین سر کہ عجب بہید قدرت ایزد فتاح مین ہے کہ جسکو بصنعہ نبوت مضغہ ولایت مین پایا اور دُر شہوار پیدا آیا کہ یخرج منہما اللولو والمرجان صادق ہے اور ہر ایک میراث پدر سے فایق ہے حضرت پیغمبر پدر بزرگوار نے بہ اثر زہر دار فنا سے رحلت پائی اور والد بزرگوار جناب حیدر کرار نے بضرب تلوار آبدار توجہ بآخرت فرمائی بموافقت خاتم الرسالت شربت زہر امام انام حضرت حسن علیہ السلام پسر بزرگ تر کے سینے مین آیا اور باتفاق حضرت علی امام آفاق زخم تیغ بیدریغ فرزند دیگر خوش سیر امام ہمام حضرت حسین علیہ السلام نے کہایا مدت مدید سے اثر اس زہر کا کسی تریاق سے نہین جاتا اور عرصہ بعید سے یہہ زخم مرہم نہین پاتا دیدہ ہاسے دردمندان اوس زہر کے اثر سے گریان ہین اور سینہ ہاسے ستمندان اوس تیغ کے شرر سے بریان ہین

آتش کلفت سے قلب فاطمہ بریان ہوا		جب ہوا جان نبی کا زہر سے ٹکڑے جگر
اشکباری مین مسیحا بہی بہت گریان ہوا		قرۃ العین علی کا خون ہوا جسدم روان

ہرچند کہ حضرت نے شہادت سریہ پائی مگر وہ حد کمال تک نہ آئی کسلیئے کہ شہادت کاملہ بلا توقف ہوتی ہے فوراً جان کو کہوتی ہے چونکہ آپکا منصب عالی بالا جلال ہے لہذا آپکی شہادت سریہ بواسطہ حضرت امام حسن علیہ السلام خاص ذات سید الانام کے علے وجہ الکمال ہے شہادت سریہ و جہریہ حضرت خیر البریہ کی بوساطت حسنین امام المشرقین کے خالق اکبر کو مدنظر ہوئی تمامی انبیا و شہدا سے کامل تر ہوئی یہہ بخوبی تحقیق رہا کہ حضرت عائشہ نے بالتصدیق کہا کہ مین نے کسیکو مانند رسول خدا سوائے فاطمہ زہرا حسن سیرت خوشتر و استقامت منظر مین نہ بہتر پایا نہ کوئی مثل مصطفے بجز بتول عذرا با وقار و محمود قیام و قعود مین نظر آیا جب جناب سیدہ بخدمت علیہ رسول اللہ حاضر آتین تو حضرت کو برسم تعظیم متوجہ زیادہ تر پاتین آپ کہڑے ہو جاتے تہے اونکو اپنی جگہہ بٹھلاتے تہے اور جب حضرت اون کے گہر جاتے تہے تو آپ بہی اپنے ساتہہ وہی قواعد مرعی پاتے تہے حضرت نے اپنی علالت مین جناب فاطمہ با ملاطفہ کو بولایا مرحبا یا بنتی فرمایا اور اپنے پہلو مین بٹھلایا اور تفقد و مہربانی اور تعہد و قدردانی سے کان مین کچہہ سنایا جناب سیدہ گریان ہوئین اشک ریزان ہوئین پہر حضرت نے ایسی باتین فرمائین کہ جن سے وہ خوشی مین آئین حضرت عائشہ نے کہا کہ اسے دختر خیر الورا یہہ حزن و فرح باہم کیسے ہین کہ نہ کہین دیکہے ایسے ہین جناب سیدہ نے اوسوقت کچہہ نہ کہا راز مخفی رہا بعد وفات سرور کائنات بیان کیا راز پنہان

کھولدیا کہ بعد صمات سابقہ سنوات ماضیہ مین جبریل امین بجہت درس قرآن مبین ہر سال ایکبار
آتے تہے یہہ ہی معمول بالاحضار پاتے ہتے امسال دو بار آئے مین نے یہہ
آثار پائے کہ میری اجل قریب آئی عالم قدس نے شکل دکھلائی عنقریب بترک جنت
دار فانی جوار رحمت سبحانی پاؤنگا فی الحال مین تم سے جدا ہوجاؤنگا تم مجھکو غنیمت سمجھو
مجھسے علحدہ نہ ہو یہہ کہکر رولایا پھر یہہ فرماکر ہنسایا کہ اے نور دیدہ واے سرور سینہ
غم نہ کہا الم نہ اوٹہا دو فقرے تجھکو سُناتا ہون زنگ ملال تیری خاطر خوشحال سے
مٹاتا ہون کہ تو سیدۂ زنان با ایمان بروضہ رضوان ہوگی اور سب اہل بیت سے پہلے میری
ملاقات مسرت آیات سے شادان و فرحان ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جبریل یہہ
بشارت لایا کہ اولاد زنان مسلمانان سے اولاد فاطمہ ذیشان اعظم ہی افتخار عالم ہے
پس ای فاطمہ اطہر واے فرزند لخت جگر صبوری دیگر زنان سے تجھکو صبر بیشتر لازم ہی
بے صبر ناشکیبائی مین نادم ہی چونکہ حضرت یہہ جانتے تہے خوب پہچانتے تہے کہ فاطمہ میری مفارقت
کی تاب نہ لائیگی اور میری مہاجرت مین چین نہ پائیگی اسلیئے آپنے باتباع احتیاط
جزع اور بامتناع ارتباط فزع ارشاد کیا بخوبی سمجھادیا جب مرض حضرت کا زیادہ
ہوا تو جناب والا مرتبت کا ارشاد بالارادہ ہوا کہ سات مشک پانی کنوؤن کا مجہپر ڈالا جائے
شاید بیماری اوس سے کچھہ خفت پائے اگر مرض سے کچھہ افاقہ پاؤن تو باہر جاؤن
لوگون کو وصیت کردن اور بار بار نصیحت دہر دن پس حسب فرمان واجب الاذعان
صحابہ نے مشکین پانی کی مرتب کردین پانی سے بہردین آپکو طشت کلان مین بٹھلایا
مشکون کا پانی جسم اطہر پر بہایا او سدم مرض نے کچھہ تخفیف پائی حضرت نے باہر
تشریف ارزانی فرمائی آپنے بعد حمد خدا وند احد اور بیان شہداء احد کے

فرمایا خوب جتلایا کہ انصار میرے دوستدار ہین غمخوار و مددگار ہین کہ اونہون سے میرے ساتھہ ہجرت
کی اور مجکو اپنے مکانون مین رکہکر اعانت کی اون کی نیکون کے ساتہہ نیکی کرنا اور بدون کی
بدی سے درگذرنا مگر حد و دالله کا خیال رہے اون کے خلاف نہ کوئی حال رہے یہہ بات
بخوبی مانی جائے اور اس مین تاکید شدید جانی جائے جب انصار نے مرض کو بڑہتا پایا تو
اونکا دل نیاز منزل بہت گہبرایا وہ اپنے گہر دن مین آرام نہ پاتے تہے سراسیمگی سے
گرد مسجد نبوی گشت فرماتے ہہتے حضرت علی مرتضیٰ اور فضل بن عباس باجعفا نے حالات
انصار باصفات سے حضرت کو مطلع کیا اور یہہ صاف کہدیا کہ انصار ڈرتے ہین یہہ
بیان کرتے ہین کہ اگر آپ دنیا سے بسوئے عقبیٰ انتقال فرمائینگے تو ضرور ہم ملال پائینگے
اور آپ کے بعد خدا جانے ہمارا کیا حال ہوگا کیسا اختلال ہوگا جناب پیغمبر یہہ سنکر کہٹے اور
اپنی جگہہ سے اوٹہے ایک ہاتہہ اپنا دوش ید اللہ پر اور دوسرا دوش فضل بن عباس
خیر خواہ پر رکہا راہ مین شوریت اذیت کو چہکہا عصابہ سر اقدس پر بستہ تہا ہر شخص دل شکستہ
تہا حضرت نے مسجد مین پہونچکر خطبہ پڑہا بعد حمد خدا وثنائے کبریا سفارش باہمی سے مہاجرین
و انصار کا مرتبہ بڑہا در باب قریش بہی کچہہ کلام فرمائے بوجہ طویل ہونے کے بیان لکہنے
مین نآئے فضل بن عباس سے فرمایا لوگون کو سنایا کہ ایام مرض مین آپ نے
سر مبارک پر عصابہ بند ہوا یا بلال سے فرمایا کہ لوگون کی خبر لے بہت جلد ندا دی کہ سب
مسجد مین آئین فراہم ہوجائین تاکہ وصیت کیجائے نصیحت دیجائے یہہ وصیت آخری ہی بلال خوشحال نے
حسب ارشاد فیض بنیاد کے بازارون مین ندا دی محلون مین منادی کی مردمان خورد وکلان
سنتے ہی آواز بلال خوش الحان بجانب مسجد دوڑے لوگون نے جلسے جوڑے ہی
جب سب اشخاص مسجد مین آئے تو حضور بہی خود تشریف لائے آپ نے خطبہ بلیغ

ادا فرمایا لوگون کو سمجہایا کہ میری اجل قریب ہے اب جدائی نصیب ہے مین تم سے جدا ہو جاؤنگا
لقائے الہی پاؤنگا تم فراموشی کو راہ نہ دیجیو مجہکو اپنے دلون سے جدا نکیجیو اور آپنے یہہ بہی کہا
کہ کوئی پیغمبر دنیا مین ہمیشہ نہین رہا مین بہی یہان نرہونگا پہر تم سے کیا کہونگا اک روایت مین
آیا آپنے یہہ فرمایا کہ اے یاران باوفا و اے دوستداران باصفا مین نے پیغمبری مین جہاد
کیا کفر کو برباد کیا دانت میرا ٹوٹا اوسوقت آرام مجہسے چہوٹا میرا رخسار پر بہار خون سی رنگین ہوا
مین ابتلا مین حزین ہوا جاہلان قوم سے سختی پائی بہت تکلیف اوٹہائی مین نے گرسنگی مین
اپنے شکم پر پتہر باندہے سنگ برداری سے سوجہے میرے کاندہے لوگون نے یہہ
امر عرض کیا کہ اے نبی کبریا یہہ سب راست ہی بے کم و کاست ہے کہ آپنے راہ خدا مین صبر
فرمایا ہمکو راہ حق دکہلایا اللہ تعالی آپکو جزا عطا فرمائی کہا کہ تمکو بہی خدا جزائی خیر دے لائی میرے پروردگار نے یہہ بات
فرمائی ہے قسم کہائی ہے کہ ظالم کو نہ چہوڑا جائیگا سر اوس کا توڑا جائیگا مین تمکو خدا کی قسم دیتا
ہون اور یہہ کہتا ہون کہ اگر مین نے ناحق کسیکو مارا ہے تو مجہکو یہہ گوارا ہے کہ اسوقت مجہسے
قصاص لے اور نہ مکافات ستم کی مہلت دے اگر مین نے کسیکا مال لیا ہے یا تصرف
بیجا کیا ہے تو وہ میرے پاس آئے حق اپنا مجہسے لیجائے کوئی یہہ خیال نہ کرے نہ اس
بات سے ڈرے کہ اگر قصاص لیا جائیگا تو نبی کو رنج دیا جائیگا رسول قادر سے عداوت
ہوگی آخر کو خجالت ہوگی میری طبیعت مین عداوت نہین مجہکو پسند شقاوت نہین جو میرا
دوست دلی ہے اور جسکو میری محبت ملی ہے وہ مجہسے قصاص لیگا یا حق اپنا چہوڑ دیگا
تاکہ مین بحضور رب غفور پاک و صاف جاؤن کسی بات سے نہ شرماؤن پہر آپ منبر سے
اوتر آئے توجہ بہ نماز پیشین لائے بعد نماز پہر منبر پر گئے وہی بات کہتے رہی اک شخص
بولا کہ اے مولا میرے تین درم آپ کے ذمہ واجب الادا ہین قابل العطا ہین آپنے

فرمایا کہ اسے بندۂ واہب العطایا مین تجھکو جھٹلاتا نہین قسم کھلاتا ہین یہہ درم میرے ذمہ کبھی ہین
اوس نے کہا کہ اے حبیب خدا ایسے ہین کہ آپنے مجھسے اک مسکین کو دلائے وہ مین سے
ابتک نہین پائے حضرت نے فضل بن عباس سے فرمایا کہ اس کے تین درم کا ادا کرنا
لازم آیا اسکو تین درم دیدو مجھکو برات لیدو سیر امام اسمٰعیل خوارزمی اور روضۃ الاسلام
قاضی سدید الدین صرفتی مین مذکور ہے اور کتابون مین بہی مسطور ہے کہ وہان عکاشہ
بن محصن اسدی نے یہہ امر عرض کیا کہ یا نبی کبریا چونکہ آپنے زیادہ مبالغہ فرمایا اسلئے
مجھکو کہنا لازم آیا اگر مین نہین کہتا ہون تو گنہگار رہتا ہون آپ سفر تبوک مین ناقۂ عضبا
کو سنوار تے تھے اوسپر تازیانہ مارتے تھے کہ وہ تازیانہ میرے شانہ پر لگا مجھکو الم شدید
رہا چونکہ مین آپکو رضامند پاتا ہون اسلئے اب اوس کا قصاص چاہتا ہون حضرت نے
کہا اے عکاشہ جزاک اللہ خیر یہہ ہی مقصود میرا کہ تو نے اس خصومت کو قیامت پر چھوڑا
ہے دنیا مین قصاص ہو جانا بہت تھوڑا ہے آخرت مین قصاص سخت تر ہے کہ وہان
موجودگی انبیا و شہدا و خوش سیر اور فرشتگان مقربان خالق اکبر ہے حضرت نے کہا
کہ وہ کون تازیانہ تھا عکاشہ نے کہا کہ اے رسول خدا وہ تازیانہ ممشوق تھا آلہ تعزیر مخلوق
تھا حضرت نے کہا کہ اے سلمان باوفا مجھکو قصاص قبول ہے وہ تازیانہ بخانہ بتول ہے
فاطمہ کے گھر جاؤ اوسکو جلد لاؤ سلمان در حجرۂ سیدہ پر گئے وہان بہت حیران رہے پھر
نعرہ مارا اور پکارا کہ یا سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا باپ تمہارا تازیانہ ممشوق طلب فرماتا ہے
حضرت فاطمہ نے کہا کہ اے سلمان باصفا مجھکو تعجب آتا ہے کہ میرے والد بزرگوار
بعارضہ تپ حار مبتلا ہین ضعف و نقاہت سے بے قابو دست و پا ہین نہ سوار ہونے کی
قوت پاتے ہین پھر کسلئے تازیانہ طلب فرماتے ہین سلمان نے بیان قصہ کب

فاطمہ کو سخت حادثہ دیا اور خاطر عاطر جناب سیدہ سے خروش برآیا سلمان سے یہہ فرمایا کہ اوس شخص سے کہو کہ میرے باپ پر جبر نہو رحم کرو خدا سے ڈرو الغرض سلمان تازیانہ لیکر مسجد مین آئے صحابہ نے شور مچائے آپ نے فرمایا کہ اے عکاشہ تازیانہ آیا عکاشہ نے تازیانہ اوٹھایا سبکو رولایا اکابر صحابہ مین سے ہراک نے کہا کہ بعوض ایک کے مجہہ پر دس تازیانہ لگا حضرت نے کہا کہ اے احباب باو فا قصاص مجہہ پر واجب ہے تم پر تازیانون کا لگنا غیر مفید و نامناسب ہے پہر حضرت امام حسن علیہ السلام اور جناب حسین امام گریان و خروشان آئے یہہ سامان دیکہکر گہبرائے شاہزادون نے فرمایا کہ جد بزرگوار کیون ستایا بجائے ایک تازیانہ کی ہم سو سو تازیانے کہا لینگے اپنے جدامجد کو بچا لینگے حضرت کو صاحبزادون پر بہت پیار آیا اور یہہ فرمایا کہ اے جانان جدو اے خاصان احد تازیانہ مین نے مارا ہے قصاص مین نہ کوئی تعلق تمہارا ہے پہر بحکم رسول خدا عکاشہ پہر قصاص اوٹہا اور یہہ کہنے لگا کہ بزمانہ ضربت تازیانہ میرا کتف برہنہ تہا یا نبی الورا آپ بہی کتف مبارک کو برہنہ فرمایئے پوری برارت پایئے حضرت نے کتف اقدس کو لباس مقدس سے نکالا یعنی دراعہ چشمہ تن کو دوش بار فعت پر ڈالا خروش ملائکہ اوٹہا دم ہوش صحابہ گہٹا اصحاب خروشان ہوئے احباب گریان ہوئی جب عکاشہ کو مہر نبوت نظر آئی تو فوراً اوس کے دل مین خوشی بیشتر سمائی اوس نے دوڑکر خاتم مشکین کو چوما اور فرط شادمانی مین زمین پر گہوما اور یہہ عرض کیا کہ یا نبی کبریا میرا یہہ ہی مدعا تہا بلا قصاص مقصود مساس بعض اعضا تہا آپ کا ہی یہہ قول و قرار کہ من مس جلدی لن تمسہ النار پہر حضرت ممبر سے اوتر آئے موعظہ آخری مین یہہ سرور پائے جب بیماری حضرت پر سخت تاری ہوئی تو عالم قدس سے یہہ صدا جاری ہوئی۔

اے جان کوئی رہتا نہیں دنیا مین ہمیشہ	جاری ہی غریبی مین عجب موت کا پیشہ

اک روز جبریل آئے فرمان رب جلیل لائے کہ اے سید خداوند صمد تمکو سلام پہونچاتا ہے
اور یہہ فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو شفا دون ورنہ بہ ممات غرق دریائے مغفرت
کرون آپ نے کہا کہ مین ہون سپرد خدا جو اسکو خوش آئے سو فرمائے فان شاء
احیانی وان شاء امانتنی مین جو بہتر پائے ۔

گہبرا مرنا چاہے یا جینا بہائے	ہر حال مین الٰہی راضی ہون با رضا ہون
کس سے کہون حکایت مجھکو نہین شکایت	جو چاہے کر تو شاہا بندہ تو مین ترا ہون

ہر روز بلال خوش خصال اوقات صلوٰۃ سے سرور کائنات کو خبردار کرتے تھے حضرت
تکالیف آزار بہرتے تھے جب حضرت مرض مین طاقت نہ پا سکے باہر نہ جا سکے تو
بلال نیک فال در حجرہ پہ حاضر آئے الصلوٰۃ یا رسول اللہ زبان پر لائے حضرت نے
فرمایا پیام نماز پایا بلال باکمال کو کچہہ توقف رہا پہر الصلوٰۃ یا رسول اللہ کہا خواجہ عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے انور کو رداے اطہر سے نکالا ہوگیا اوجالا آپ نے وقت
نماز کی خبر پائی اور دعائے رحمت بحق بلال حسرت مآل فرمائی پہر بلال پر ملال نے
تامل کیا بعدہٗ الصلوٰۃ یا رسول اللہ کا نعرہ دیا حضرت اوسوقت غش مین تھے سختی
مرض کی کشمکش مین تھے جب جواب نپایا تو دل بلال پر اختلال بہت گہبرایا آہ سرد
دل پر درد سے نکالی مسجد مین جا کر جائے حضرت دیکہی خالی بلال پریشان حال کو
ہوش نرہا واغوثاہ واانقطاع رجاۂ وانکسار ظہراہ کہا
بلال بہ اندوہ ملال فریاد کرتے تھے اور یہہ کہکر دم سرد بہرتے تھے کہ کیا خوب
بات تہی کہ میری مان مجھکو نہ جنتی اگر مین پیدا ہوتا تو خدا مجھکو پہلے کہوتا جو مر جاتا
تو یہہ حال حبیب ذوالجلال میرے دیکہنے مین نہ آتا ۔

اے فلک ہوتی ہے یہہ کیسی جفا	یار سے اپنے مین ہوتا ہون جدا
اب تو ساماں فراقِ یار ہے	اشکباراں دیدۂ خونبار ہے
مین خیال ہجر مین ہون غمگسار	اب کہان جاؤن نہین جائے فرار
کیا ہو برگشتہ ہمارا بخت سے	فرقت جانان نہایت سخت ہے
تلخ ہے بیچارگی مین زندگی	بندگی ہے بندگی ہے بندگی

المدعا حسب ارشاد رسول خدا ابوبکر نے نماز پڑہائی اور کئی مرتبہ نوبت نماز پڑہانیکی آئی جب صدیق اکبر محراب پر نظر فرماتے تھے اور وہان جناب رسالتمآب کو نہ پاتے تھے تو اونکی عجب حالت ہو جاتی تھی روح قالب مین گھبراتی تھی گریان ہوتے تھے سب یاران روتے تھے اصحاب کو جوش غم آتے تھے احباب خروش الم اوٹھاتے تھے زبان پر آہ وفغان تھی یاران مین نہ تاب وتوان تھی۔

جب خم ابروئے دلدار ذرا یاد آیا	طاق محراب وہین بر سر فریاد آیا

روایت صحیحہ مین آیا کہ حضرت نے بہنگام وفات یہہ فرمایا الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم یعنی نماز کی حفاظت اور لونڈی اور غلامون کی رعایت کرو تم اس سے تاکید نماز اور مزید احتیاط کنیزکان وغلامان کی متحقق ہے اور یہہ مصدق ہے کہ نماز مین غفلت کا کرنا برا ہے اور عمل اذیت کنیزکان وغلامان ناروا ہے بعض مسلمانان نماز سے غافل رہتے ہین اور لونڈی غلامون کو ناسزا کہتے ہین اور بعض امور ضروریہ نماز کو بجا نہین لاتے اور ارکان نماز کی رعایت نہین فرماتے خصوص بعد رکوع کھڑے نہین ہوتے اور ما بین ہر دو سجدہ بیٹھکر نقص نماز کو نہین کہوتے نماز نادرست ہو جاتی ہے عدم وجود مین برابر کہلاتی ہے

حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ صفات مسواک یون بیان مین آتی ہین کہ وفات سرور کائنات سے کچھ
پیشتر عبدالرحمن بن ابی بکر خدمت خاتم الرسالت مین آسئے اور ایک مسواک اپنے ساتھہ لائے
حضرت نے مسواک پر نظر فرمائی میرے خیال مین یہہ بات آئی کہ آپ کو اوصاف مسواک
بہاتے ہین شاید حضرت مسواک کرنی چاہتے ہین مین سنے یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا
مسواک موجود ہے آپنے کہا کہ میرا یہہ ہی مقصود ہے مین نے مسواک عبدالرحمن سے
لیکر اپنے دانتون سے چبائی جب وہ نرم پائی تو حضرت کو دی آپنے وہ مسواک کی مین نے
یہہ فخر پایا کہ قادر مطلق نے آخر عمر مین ہی لعاب دہن میرا آب دہان مبارک خیرالورا سے
ملایا یہہ بڑی تعریف مسواک کی پائی کہ آپنے بوقت مرگ بہی اپنے دانتون پر پہرائی حدیث
مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ اک رکعت مسواک ستر رکعت بے مسواک کی برابر
ہے یہہ بیان ملا علی قاری حسب تجربہ مشائخان خاصان باری معتبر سر امر ہے کہ بہ
التزام مسواک ہنگام ہلاک کلمہ شہادت زبان باسعادت پر جاری ہوگا افیونی نشہ
افیون مین کلمہ شہادت کے پڑہنے سے عاری ہوگا مورخین کہتے ہین کہ اس بیان
سے دل مومنین حزین رہتے ہین کہ جب عزرائیل بحکم رب جلیل در حضرت پر بصورت
اعرابی آئے اور عالم پر حسرت پر خرابی لائے تو اونہون نے اجازت چاہی حضرت
فاطمہ علیہ التحیۃ نے ممانعت فرمائی حضرت نے کہا کہ اے فاطمہ زہرا اسکو تم جانتی ہو کچھہ پہچانتی
ہو حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ یا نبی کبریا ہم اس سے ناواقف و بے خبر ہین خدا و رسول
خدا دانا تر ہین حضرت خیرالانام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ ایسا باصفات آیا کہ شکنندہ
لذات و قطع کنندہ مرادات ہے تفرقہ انداز جماعات و طرفہ شہباز ممات ہے یتیم
کنندہ فرزندان ہے بیوہ کنندہ زنان ہے بلا کلید درکشا ہے نلے حربہ جان رباہے

یہہ ملک الموت ہے اب میری نوبت فوت ہے اسکو پوچہنے کی کسی سے حاجت نہین
اور اجازت لینے کو اسکی عادت نہین یہانپاس ادب ہی اسلیئے اجازت طلب ہی اسکو
آنے دو منع نکرو پس عزرائیل بحضور رسول جلیل آئے السلام علیک ایہا النبی
زبان پر لائے اور یہہ کہاکہ اے خیر الورا اللہ تعالے نے تمکو سلام پہونچاتا ہے اور یہہ ارشاد
فرماتا ہے کہ بلا اذن قبض روح نہو اے حضرت مجہکو اجازت دو حضرت نے فرمایا کہ میرا بہائی
جبریل پیک ملک الجلیل نہین آیا اوسکے آنے تک مہلت دو پہر اپنا کار منصبی بعجلت کرو ملک الموت
نے کہاکہ بجد امین آپ کا تابعدار ہون آپکی رضامندی کا خواستگار ہون پہر احکام احکم الحاکمین اور
اوامر رب العالمین نفاذ پذیر ہوئے عالم لاہوت کے مافی الضمیر ہوئے کہ فرشتگان جوامع ملکوت
اور ساکنان صوامع جبروت صف بصف استادہ ہون اور ارواح انبیا و اصفیا بہر تعظیم
روح سید الورا آمادہ ہون رضوان جنات کو آراستگی دے اور ہر حور العین بازیب و زین پیراستگی
لے مالک آتش دوزخ کو بجہا دے منادی یہہ ندا دے کہ روح محمدی سرمایہ سرمدی آتی ہی
جلوہ گری لاتی ہے فوراً روح الامین بحضور سید مرسلین آئے مراسم تسلیم بجالائے حضرت نے
بسبیل شکایت نہ بطریق حکایت فرمایا کہ اے بہائی اسوقت مین تمکو میری تنہائی کا
کچہہ خیال نہ آیا حضرت جبریل نے کہاکہ اے رسول خدا مین تمہارے کام مین مشغول تہا
میرا عذر غیر حاضری مقبول تہا اے حضرت منجانب رب العزت آپکو بشارت ہی آپنے کہا
کہ اے دوست بے ریا اوسکی کیا اشارت ہے حضرت جبریل نہایت ادب سے
بولے اور ان النیران قد اخمدت والجنان قد زخرفت والحور العین
قد تزینت والملائکۃ قد صفت لقدوم روحک کے عقدے کہولے
حضرت نے کہاکہ اے برادر باوفا یہہ بشارتین بہت خوب ہین مگر جو امور مجہکو

مطلوب ہاہین اون کے فردے سناؤ اور میرے دل مضطر و غمگین کو تسکین دلاؤ
حضرت جبرئیل نے کہا کہ جنت الماویٰ انبیا اور اونکی امم اوسکے لیے کو اوسوقت تک حاصل
ہوگی جب تک تم اور تمہاری اُمت عالی ہمم اوس میں داخل ہوگی حضرت نے فرمایا
مین نے ابھی تک اطمینان نہین پایا اگر اس سے زیادہ اور مژدہ بطریق کافی اور
بطور وافی ہو تو اوسکو بیان کرو تاکہ میری ملالت کی بشارت سے تلافی ہو پہر یہہ
مژدہ دیا کہ یا نبی کبریا بفردائے قیامت تاج شفاعت بر سر حضور ہوگا اور منشور
وافر السرور قبول بدست حضور ہوگا پہر نبی نے یہہ بات کہی کہ ای سفیر وحی ایسی بشارت
دو کہ جس سے میرے دل پر ملال و خاطر کثیر الاختلال کو بشاشت ہو جبرئیل نے کہا کہ
اے حبیب خدا آپکو کیا غم ہے اور کیسا الم ہے کہ ہر چند مین نے آپکو بشارتین
سُنائین مگر ناہم عموم و ہموم کی شکایتین پائین حضرت نے بغایت شفقت کہا
کہ ہمیشہ مجھکو اندیشہ امت رہا اب یہہ مقتضائے تودد ہے کہ مجھکو اوسکا زیادہ تر تردد ہی
دیکھیے بعد میرے اوس کا کیا حال ہوگا شاید بد ہر حال اوسکو وبال ہوگا دنیائے فانی
مین اسرار قرآنی کا کون اظہار کریگا ہر روضہ دار ماہ مبارک رمضان مین بلا میری
کیونکر روزہ افطار کریگا حاجیان بیت الحرام منا مین کیسے بہزار آلام جاینگے عقبیٰ
مین کردار امت گنہگار کیا کیا انجام پاینگے روح الامین نے رحمت للعالمین سے
عرض کیا کہ یا سید المرسلین خاتم النبیین امروز حضرت رب العزت نے تمہاری امت کو
اپنی پناہ و حفاظت مین لیا اور خالق اکبر روز محشر بخاطر حضور آپ کی اُمت پر قصور
کی ایسی بخشش فرمائیگا کہ جس سے آپ کا دل با صفا راضی و خوش ہو جائیگا حضرت
نے فرمایا کہ یا اخی اب میرے دل نیاز منزل نے بخوبی اطمینان پایا پہر آپ نے

ملک الموت سے کہا کہ اب کوئی سبب توقف نہ رہا جس امر پر مامور ہوا وسکو انجام ضرور دو ملک الموت
بہت ملول ہوئے قبض روح اقدس رسول مقدس مین مشغول ہوئے اگرچہ حضرت پر بظاہر
تکلیف نزع سخت تہی مگر وہ حقیقت مین آپکو نہ کرحت تہی آپ لا الٰہ الا اللہ ان للموت
سکرات فرماتی تہی بہی کوئی حرف شکایت زبان فیض ترجمان پر نہ لاتے تہے حضرت نے
اوسی حالت مین اپنے دست حق پرست کو بجانب سقف خانہ اوٹہایا یا الرفیق اعلیٰ
فرمایا بقول مشہور بارہوین ربیع الاول بروز دوشنبہ دوپہر ڈہلے بعالم وصال ارتحال حضور
ہوا انتقال رسول ایزد متعال سے ہر دل رنجور ہوا روح الامین نے روح مطہرہ سرور کو
اعلیٰ علیئین مین پہونچایا وامحمداہ یا رسول رب العالمین اونکی زبان پر آیا حضرت علی مرتضیٰ
نے یہہ بات بیان فرمائی کہ آسمان سے صدائے وامحمداہ میرے کان مین آئی اور جو
کیفیت حسرت وسوز وحیرت غم اندوز اور نوعیت نالہ وبکا اور اندوہ وعنا آل اطہار و
اصحاب کبار پر طاری ہوئی زبان اوسکے بیان سے عاری ہوئی نہ تحریر بشر مین آسکتی ہے
نہ اس مختصر مین سما سکتی ہے خصوص حضرت فاطمہ اطہر اہلبیت نبوت مین بادل مضطر عجب
حالت مین تہین گویا وہ خود اپنی موت کی نظارت مین تہین ہر دم یا ابتاہ کہتی تہین
ہر وقت روتی رہتی تہین تا حیات خود کبہی تبسم نفرمایا آخر بعد چہہ مہینے کے پیام اجل آ رہا
حضرت کی فرقت مین وفات پائی جنت مین خدمت پدر عالی مرتبت سے اونکو مسرت
آئی پس حسب وصیت غسل میت حضرت کو دیا اور اہتمام تکفین و تدفین خیر الانام بموجب
وصیت کیا اور نماز بحکم رسول باعجاز فرداً فرداً خلقت نے پڑہی بعدم محرومی
اس شرف مخصوصی سے ہر اک کی عزت بڑہی ابو طلحہ قبر بغلی کہود کر محزون ہوئی
حضرت حجرہ شریف عائشہ صدیقہ مین مدفون ہوئے ملائکہ نے خاتم الرسالت کی صحابہ

سے تعزیت کی اور اہل بیت سے ماتم پرسی ہین رحمت لی رحلت حضرت امت کو مصیبت ہی اس مصیبت ہین رونا باعث مغفرت ہے اکابر صحابہ ہین سے اک صحابی نے فرمایا کہ اس غم ہین جس چشم نم نے آنسو بہایا اوس ہین نور بہر جائیگا نہ دوزخ نظر آئیگا نہ اس الم ہین تنہا مردمان آفاق مصروف بکا ہین بلکہ اس مصیبت ہین زمین و آسمان شمس و قمر شجر و حجر نہال و نباتات جبال و جمادات وحوش وطیور سباع و سمور سمک و سماک اور جمیع غمناک مبتلا ہتے۔

وادریغا سید عالم کی رحلت ہوگئی	رحلت سرور سے برپا اک قیامت ہوگئی
ذات احمد ہی نشان شان حیٌ لایموت	انتقال ظاہری سی سب کو حیرت ہوگئی
ہی وفات مصطفٰے اسی حسرت درد و الم	کربت ترحیل پیغمبر مصیبت ہوگئی
اب قیام صبر عالم ہین نہین آتا نظر	رخصت شہ سی شکیبائی بہی رخصت ہوگئی
ہم غم و رنج و عنا و حزن ہین ہین مبتلا	کاہش ہجر نبی ہین کیسی کلفت ہوگئی
ماتم سرور ہین ہم رہتے ہین مصروف بکا	نالہ و آہ و فغان کی ہم کو عادت ہوگئی

لکھتے ہی حال وفات سید الثقلین سے
کیا کہون ثاقب عجب ترد لکی حالت ہوگئی

عظم اللہ اجورنا بمصائبنا بحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارزقنا شفاعتہ الکبرا وادخلنا تحت لوایہ الاعظم۔

اس کتاب مستند کا خاتمہ بالخیر ہے
اس لئے اس خاتمہ ہین کچہہ بیان محصور ہے

جناب رسالت مآب تمام کائنات مین اعلےٰ ہین جمیع مراتب عالی درجات مین بالا ہین
محبوب ذات الٰہی ہین منسوب برسالت پناہی ہین مخصوص بوجاہت والا ہین منصوص
بشفاعت کبریٰ ہین کتب احادیث سے ثابت ہے نہ اس ہین کسی حجت کی حاجت ہے
کہ یوم قیامت بوجہ درازی روز پر وحشت کے آفت ہوگی اور بسبب تمازت
آفتاب پر تاب کے گرمی کی شدت ہوگی لوگون کو بقدر اعمال پسینہ آئیگا۔
کوئی زانو تک کوئی تا سینہ پائیگا کفار سر پا تک عرق مین غرق ہون گے اور اوسکی
سوزش سے بیتاب بلا فرق ہونگے تکلیفات سخت ہونگی آفات نصیب بدبخت
ہون گی خدا کا اوسوقت غضب ہوگا اوس غضب سے لوگون کو تعب ہوگا۔
لوگ عاجز آئینگے بہت گھبرائینگے ناچار ہوکر پاس حضرت آدم ابو البشر کے جائینگے
اور یہہ باتین سنائینگے کہ قادر مطلق نے تمکو اپنے دست قدرت سے بنایا مرتبۂ
نبوت عطا فرمایا آپ ہمارے باپ ہین دردمند ہمارے آپ ہین آپ ہماری
شفاعت فرمائین تاکہ ہم اس مصیبت سے نجات پائین حضرت آدم شرمائین گے
لست لہا کہہ فرمائینگے حیران رہینگے یہہ باتین کہینگے کہ آج غفار قہار ہے غضبناک
بسیار ہے مین نے جنت مین خلاف حکم رب العزت گیہون کھایا ہے عتاب
پایا ہے مین جراءت نہین کرسکتا ہون ہیبت رب العالمین سے ڈرتا ہون
حضرت آدم ذی فتوح حضرت نوح کو اور حضرت نوح حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم حضرت
موسیٰ کلیم کو اور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ کو بتلائینگے سب لوگ ہر ایک کے پاس
جائینگے یہہ پیغمبران لست لہا کہہ فرمائینگے اور اپنے اپنے عذرات پیش لائینگے
حضرت نوح ڈرینگے یہہ کلام کرین گے کہ مین نے بلا مرضیٔ خدا اپنے بیٹے کے لئے

ڈوبنے سے بچنے کی دعا کی مین نہین ہون لائق شفاعت کبریٰ کی حضرت ابراہیم خوف کہا ئینگے یہہ فرمائینگے کہ مین نے اپنی عمر مین تین بار جھوٹ بولا ہے اب خاموش رہنا اولیٰ ہے تین باتین حضرت ابراہیم کی بظاہر دروغ تہین مگر حقیقت مین وہ نہ دروغ بے فروغ تہین اول یہہ کہ کفار میلے کو جاتے ہتے اور حضرت خلیل رب جلیل اونشرکون کے ساتہہ جانے سے گہبراتے تہے اونہون نے ستارون پر نظر فرمائی اور اپنے بیمار ہونے کی خبر جتلائی کفار معتقد نجوم ہتے اونکو حالات نجوم معلوم ہہنے کافرون نے یہہ سمجہا کہ ابراہیم نے ستارے دیکہکر اپنا حال کہا لہذا مرض کا یقین کیا اون کو ساتہہ نہ لیا دوسرے یہہ کہ کفار میلے کو گئے حضرت ابراہیم تنہا رہے اونہون نے بتون کو تبر سے توڑا پہر تبر چہوڑا تبر اک بت کے کاندہے پر رکہدیا کافرون نے آکر سب حال دریافت کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میرے دیکہنے مین یہہ آیا کہ اس بت کلان نے بتون کو توڑا ہے کسی کو نہ چہوڑا ہے ان بتون سے پوچہا جائے تاکہ تمکو یقین آئے یہ ارشاد خلیل بہر دلیل تہا نہ بغرض قال وقیل تہا کافرون نے کہا کہ اے مرد خدا بتون کو حس وحرکت نہین ایسی حرکت کی اون کو قدرت نہین وہ ایسا کام نہین کر سکتے ہم اون پر الزام نہین دہر سکتے جب ایسا ظہور مین آیا تو حضرت ابراہیم نے اون کو بہت شرمایا تیسرے یہہ کہ جب حضرت ابراہیم بہ ہجرت وطن قدیم مصر مین آئے تو وہان کے حالات ابتر پائے بادشاہ وہان کا ظالم تہا اوس کے ظلم کا نہ کوئی مزاحم تہا وہ غیر عورت کو چہین لیتا تہا اور اوس کے شوہر کو مار دیتا تہا بی بی سارا حضرت ابراہیم اپنے شوہر کے ہمراہ تہین نہایت حسین وعالیجاہ تہین جب لوگون نے دریافت کیا تو حضرت ابراہیم نے اون کو اپنی بہن بتلادیا باعتبار

دینی یہہ کلام بیجا تہا اوس مین الزام ذرا نہ تہا چونکہ مرتبہ انبیا علیہم الثنا کا برتر ہے تو اونکو
علے قدر مراتب خدا کا ڈر ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میرے ہاتہہ سے قتل
ایک قبطی کا وقوع مین آیا مین خدا سے ڈرتا ہون اس لئے عذر شفاعت کرتا ہون
حضرت عیسیٰ علیہ الثنا نے کہا کہ اے بندگان خدا نصاری نے بعد میرے مجہکو
معبود ٹہیرایا اور ابن اللہ مجکو بنایا اگرچہ اونپر مجہکو طیش آئے مگر دیکہیے کیا معاملہ پیش
آئے مین اس آفت و بلا مین ہون حالت خوف و رجا مین ہون شفاعت سے
معذور ہون طبیعت سے مجبور ہون اب مین تمکو مصلحتاً یہہ سمجہاتا ہون یہہ بات مین
بتلاتا ہون کہ تم جملہ اشخاص بالاختصاص شفیع المذنبین رحمت اللعالمین احمد مجتبیٰ
محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہ کے پاس جاؤ تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤ خدا نے
اون کو بخشا ہے اونکو نہ کوئی خدشہ ہے وہ ضرور تمہاری شفاعت کرینگے تمہارے
حال پر عنایت کرینگے چنانچہ بلاکشان قیامت آپ سے خواستگاران شفاعت
ہون گے حضرت مستعد مرحمت و حمایت ہون گے آپ انا لہا فرمائین گے
اور یہہ مضمون کہتے ہوئے سجدہ مین جائین گے۔

رحم فرما اے رحیم بے نیاز		فضل فرما اے کریم کارساز
مین ترا بندہ ہون اے بندہ نواز		کیجئے بندہ نوازی کیجئے

حضرت سجدہ مین حمد الٰہی بجالائین گے اور سپاس نامتناہی ادا فرمائین گے
اللہ جل جلالہ عم نوالہ یا محمد ارفع راسک سل تعط واشفع تشفع فرمایگا
مقصد شفاعت لعنایت رب العزت برآئیگا سبحان اللہ عجب مرتبہ خیر الورا
ہے کہ اون کی مانند نہ کہین دوسرا ہے بروز محشر اولو العزم پیغمبر بہیبت جلال

قادر ذوالجلال تھرتھرائین گے اور دہشت قیامت سے بدرجہ کمال گھبرائین گے اور حضرت فخر رسالت بہ کشادہ پیشانی بامید افضال سبحانی بحضور رب غفور حاضر ہوکر اپنی امت پُرمعصیت کو اللہ جل شانہ سے بہرحال بخشوائین گے اور گنہگاران امت کو دوزخ پُرآذت سے نکال لائین گے بہ یوم نشور اسرار محبوبیت حضور کہلجائین گے اور اسباب خصوصیت جناب تلجائین گے سب انبیا علیہم الثنا نفسی نفسی کہین گے اور سید الورا محمد مصطفٰے امتی امتی کہتے رہین گے اللھم صل علی الرسول الکریم بالمومنین رؤف الرحیم حضرت کئی بار سجدہ مین آکر محامد الٰہی فرمائین گے جب پروردگار سے درخواست بخشش امت گنہگار بار بار ہوگی اور زیادہ تر التجائے پیغمبر بالاصرار ہوگی تو غفار بخاطر سید ابرار کہیگا کہ جس کے دل مین اک ذرہ ایمان ہوگا وہ دوزخ مین نہ رہیگا جو دین مسلمانان پر نہوگا اور جس کا خاتمہ ایمان پر نہوگا وہ نہ رحمت خدا نہ شفاعت مصطفٰے مین شامل ہوگا ہر اہل ایمان برحمت ایزد منان اور بشفاعت محمد ذیشان بہشت مین داخل ہوگا سبحان اللہ عجب ذات بابرکات خیرالورا ہے کہ مثل اونکی نہ کوئی دوسرا ہی اللہ تعالٰے جل علٰے نے جیسے اپنے فضل عمیم سے نبی کریم علیہ التسلیم کو بمناصب باہرہ بمناقب متکاثرہ فاضلترین مُرسلین کیا ویسے ہی اولیائے کرام امت خیرالانام کو سوائے انبیا علیہم الصلوٰۃ کے تمامی مخلوقات سے زیادہ تر مرتبہ دیا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اولیا اللہ سے مراد ہے کہ اونکو علم ظاہری و باطنی کی استعداد ہے اور بمصداق یحبہم ویحبونہ اولیائے عظام طالب و مطلوب خالق ذوالاکرام مین فاضل و کامل معظم و محترم کریم و علیم شجاع و خلیق سخی و رفیق بعد انبیائے علیہم السلام ہین چونکہ ذکر اولیا گویا ذکر خاتم الانبیا ہے اور عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ صاحب

النبوت نے کہا ہے اسلیئے یہاں مختصر بیان خلفائے راشدین و ائمہ طاہرین ہے
اور تذکرہ سید العارفین یعنی حضرت محی الدین سے خلیفۂ اول حضرت ابوبکرؓ خلیفۂ دوم
حضرت عمرؓ خلیفۂ سوم حضرت عثمانؓ علیہم الرضوان خلیفۂ چہارم و امام اول حضرت
علیٔ مرتضیٰ خلیفۂ پنجم و امام دوم حضرت حسن مجتبیٰ امام سیوم حسین شہید کربلا امام چہارم
حضرت زین العابدین ذو العلے امام پنجم حضرت محمد باقر باحکمت و ضیا امام ششم حضرت
جعفر صادق با صدق و صفا امام ہفتم حضرت موسیٰ کاظم با ارتضا امام ہشتم حضرت
موسیٰ رضیٰ امام نہم حضرت محمد تقی جواد باسخا امام دہم حضرت محمد نقی ہادی و باذکا امام
یازدہم حضرت حسن عسکری رہنما امام دوازدہم حضرت محمد باہدا علیہم السلام ہیں افضل
ترین امام ہیں ۔

کنیت خلیفۂ اول افضل البشر بعد الانبیا ابوبکرؓ لقب صدیق اکبر و عتیق نام عبداللہ
و والا جاہ بن ابی قحافہ ذی وقار ہیں نسب ہیں عالی تبار ہیں مرہ جد ہفتم رسول اللہ
ہیں جد ششم صدیق عالیجاہ ہیں ولادت والا مرتبت واقعہ فیل سے بعد دو سال
چار ماہ کے اخبار میں آئی اور مدت خلافت بقدر دو سال سہ ماہ کے شمار میں آئی
عمر شریف تریسٹھ یا پینسٹھ برس کی جامع ہوئی رحلت ابوبکرؓ بروایت معتبر تیسوین
جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری میں لشب سہ شنبہ واقع ہوئی ابوبکر رفیق پیغمبر تھے
نعم القادر اللہ نقوش نگین صدیق اکبر تھے عجب مراتب قربت اجازت
مشہور ہوئے کہ ابوبکر قریب پہلوئے پیغمبر مدفون ہوئے ۔

کنیت خلیفۂ دوم ابوحفص لقب فاروق اعظم نام عمرؓ و نیک سیر ابن الخطاب ہیں

معدلت انتساب ہین کعب جد ششم سید الورا ہین جد ہفتم عمر با صفا ہین واقعہ
فیل سے تیرہوین سال اونکی ولادت ہوئی غرۂ محرم اور بروایتے اٹھائیسوین
ذیحجہ سنہ ۲۳ ہجری مین بشب یکشنبہ اونکی شہادت ہوئی عمر شریف تریسٹھ
سال کی تھی خلافت دہ سالہ عمر با اقبال کی تھی ہر کارۂ فریدین اونکا دشمن تھا کفا بالموت واعظا یا عمر
نقش نگین سنہ زمین تھا قبر عمر خوش سیر بکنار صدیق اکبر ہے یہہ خوب نظم خاقانی
سخنور ہے ۔

بینی حرم محمدی را	جولانگہہ ستر سرمدی را
جوزا بکنار شمس خفتہ	پیشش دو خلیفہ رخ نہفتہ
چون یک الف و دو لام اللہ	ہر سہ شدہ ہم نہاد و ہمراہ

کنیت خلیفہ سوم ابو عمر یا ابو لیلی یا ابو عبد اللہ لقب ذو النورین نام عثمان و ابن عفان
ہین عبد مناف جد چہارم سید المرسلان جد پنجم عثمان جامع القرآن ہین ولادت
حضرت عثمان بعد انقضائے شش سال عام الفیل ہوئی خلافت گیارہ سال گیارہ ماہ
اٹھارہ یوم تک نصیب عثمان جلیل ہوئی جبکہ ناگہان حملے اوباشان مدینہ کے شدید ہوئے تو
حضرت عثمان تیرہوین یا اٹھارہوین ذیحجہ سنہ ۳۵ یا ۳۶ ہجری مین بروز جمعہ شہید ہوئے
عمر شریف اٹھاسی سال کی تھی لنصرن اللہ عبارت نقش نگین عثمان باکمال کی تھی
بقیع مین مرقد عثمان ہے عثمان بہشت مین رفیق محمد عالیشان ہے ۔

کنیت خلیفہ چہارم و امام اول ابو الحسن و بو تراب لقب مرتضیٰ و اسد اللہ
نام علی علی ولی ابن ابی طالب ہین برادر عمزاد رسول غالب ہین ولادت باسعادت
اندرون کعبۂ معظمہ بروز جمعہ تیرہوین ماہ رجب مین واقعہ فیل سے تیسوین سال

ہوئی اور شہادت شاہ ولایت اکیسوین رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین لشب دوشنبہ
بہشت پر لال ہوئی ایام خلافت حیدر کرار صفدر جرار کے پانچ برس تین ماہ ہین مولاے
عالم پناہ ہہایت عالیجاہ مین نجف اشرف مین روضۂ اقدس ہے مدت عمر شریف تریسٹھ
یا چھیسٹھ برس ہے امیر الملک للہ نقش نگین حضرت علی تہا افتخار عالم علی ولی تہا۔
کنیت خلیفہ پنجم و امام دوم ابو محمد لقب نقی سید نام وہ امام زمن ابن مرتضی ہین نواسہ
رسول خدا ہین نیمہ رمضان سنہ ۳ ہجری مین پیدا ہوئے آثار مشابہت فخر رسالت
سر سے سینہ تک ہویدا ہوئے گیارہ ربیع الاول سنہ ۵۰ ہجری مین زہر الماس سے شہادت
پائی اون کو اپنی خاتون واژون بخت کی بیدردی و بیرحمی پر حیرت آئی تعداد سن شریف
اڑتالیس سال ہے بقیع مین قبر امام باعز و جلال ہے زمانہ خلافت چھ ماہ رہا پھر اونکو سلطنت
مملکت سے اکراہ رہا۔

کنیت امام سوم ابو عبد اللہ لقب شہید و سید نام حسین وہ امام المشرقین ابن علی
ہین الوالائمہ سبط نبی ہین تولد شریف چوتھی شعبان سنہ ۴ ہجری مین بروز سہ شنبہ
ظہور پذیر ہوا خوش ہر صغیر و کبیر ہوا یہہ قدرت قدیر ہوئی کہ چھ مہینے مین ولادت حضرت
شبیر ہوئی مورخین نے کہا کہ سواے امام حسین خیر الوری اور یحیی ابن زکریا کے
کوئی طفل زائیدہ شش ماہ کہین زندہ نہ رہا بروز جمعہ عاشورہ بوقت نماز جمعہ
سنہ ۶۱ ہجری مین سید الشہدا نے کربلا مین بحالت تشنگی پر آفت شربت
شہادت پیا سخت ظلم و ستم گروہ اظلم نے امام محتشم پر کیا یوم شہادت
سرور بیت المقدس مین کوئی پتھر ایسا نہ تہا کہ جسکے نیچے خون تازہ نہ تہا آسمان سے
برسنا خون کا بہہ ثبوت تعزیت تواریخ معتبر مین شاہد ہے ہونا سن مبارک کا

ستاون برس پانچ مہینے کتب سیر مین وارد ہے مزار شریف کربلا مین ہے غم حسین
باشور و شین ارض و سما مین ہے۔

کنیت امام چہارم ابو محمد و ابو الحسن لقب سجاد و زین العابدین نام علی وہ ابن حسین بن علی
ولی قبلہ کونین ہین امام الثقلین ہین حضرت زین العابدین سید الساجدین سنہ ۳۷ یا ۳۸
ہجری مین تولد ہوئے صاحب تفقد ہوئے عمر شریف اکسٹھ ۶۱ یا باسٹھ ۶۲ برس
کی تھی عجب شان مقدس جناب اقدس کی تھی اٹھارہوین محرم سنہ ۹۴ یا ۹۵ ہجری مین
بوقت شب وفات پائی قریب قبر حضرت امام حسن علیہ السلام نوبت تدفین
باصفات آئی۔

کنیت امام پنجم ابو جعفر لقب باقر نام محمد وہ خاصہ احد ابن علی بن حسین ہین فخر دارین
ہین ولادت باکرامت قبل شہادت امیر المومنین حسین تیسری صفر سنہ ۵۷
ہجری مین بروز جمعہ ہوئی اور مدت عمر شریف اٹھاون ۵۸ یا تریسٹھ ۶۳ اور بقول واقدی
بہتر ۷۲ سال کی بشان معظمہ ہوئی اور وفات امام کا ئنات سنہ ۱۱۴ یا ۱۱۸ ہجری مین وقوع
مین آئی لوگون کو غموم و ہموم مجموع مین لائی بقیع مین قبر امام خوش نہاد قریب قبر حضرت
سجاد ہے یہہ قربت فرزند پاک نژاد باعث فرحت روح زین العابدین ہے

کنیت امام ششم ابو عبد اللہ یا ابو اسمعیل لقب صادق جعفر نام وہ امام انام ابن محمد
بن علی بن حسین بن علی مرتضی ہین سرور دوسرا ہین ولادت باعظمت سترہوین ۱۷
ربیع الاول سنہ ۸۰ یا ۸۳ ہجری مین بروز دوشنبہ مدینہ مین ہوئی اور مدت عمر شریف
اڑسٹھ ۶۸ بقولے پینسٹھ ۶۵ سال بہت عمدہ قرینہ مین ہوئی امام ہمام نے ۱۵ رجب
سنہ ۱۴۸ ہجری مین بیوم دوشنبہ رحلت فرمائی گنبد مدفن ہائے والا مقام یعنی

حضرت امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن علیہم السلام واقع بقیع مین آسودگی پائی۔

کنیت امام ہفتم ابو الحسن و ابو ابراہیم لقب کاظم نام موسیٰ وہ امام باصفا ابن جعفر صادق ہین لایق وفایق ہین ساتوین صفر ۱۲۸ سنہ ہجری مین بمقام ابواجو ما بین مکہ و مدینہ کے ہے اور وہ مشہور بہ آبادی دبیرینہ کے ہے حضرت بامرتبت متولد ہوئے لوگ اونکے مقلد ہوئے تعداد عمر شریف امام خوش خصال چون یا پچپن سال ششم بقولے ہفتم بقولے نصف رجب ۱۸۳ سنہ ہجری مین بہ تکالیف شدید حبس ہارون الرشید مین انتقال فرمایا جنت مین آرام بالاستقلال پایا تربت شریف مقبرہ قریش واقع بغداد مین ہے فیضان مزار مثل فیضان حیات امام باوقار ازدیاد مین ہے۔

کنیت امام ہشتم ابو الحسن ہے یہہ کنیت خود عطیہ حضرت موسیٰ کاظم امام زمن ہے لقب رضا نام علی وہ ولی ابن موسیٰ بن جعفر ہین اوصاف اون کے وافر ہین ولادت صاحب الامامت گیارہوین ربیع الآخر ۱۴۸ سنہ ہجری مین بروز پنجشنبہ ظہور مین آئی اور عمر شریف اوڑ پچاس برس کی قول جمہور مین پائی اکیسوین ۲۱ یا اونتیسوین ۲۹ رمضان ۲۰۳ سنہ ہجری مین بیوم جمعہ موضع سناباد نواح نوقان مین وفات ہوئی اور قبہ ہارون الرشید واقع سرائے حمید بن القحطہ الطائی مین تدفین امام بابرکات ہوئی۔

کنیت امام نہم ابو جعفر اور نیز ابو جعفر ثانی لقب تقی و جواد نام محمد وہ سبط احمد ابن علی بن موسیٰ بن جعفر صادق ہین برگزیدۂ خالق ہین دسوین رجب ۱۹۵ سنہ ہجری مین بروز جمعہ ولادت امام ہوئی عمر شریف پچیس برس کی لاکلام ہوئی چھٹی

ذیحجہ سنہ ۲۲۰ ہجری مین بزمانہ سلطنت معتصم امام معظم تشریف فرماے ملک
آخرت ہوے بغداد مین نقفا سے قبر امام موسی کاظم علیہ السلام مدفون ہوکر
داخل جنت ہوے۔

کنیت امام دہم ابوالحسن اور نیز ابوالحسن ثالث لقب ہادی و ذکی و عسکری مشہور
بہ نقی نام علی وہ امام ابن محمد بن موسی بن جعفر صادق علیہم السلام ہین سید الانام ہین
ولادت باہرکت تیرہوین رجب بقولے روز جمعہ سنہ ۲۱۴ یا ۲۱۳ ہجری مین لساعت
سعید ہوی رحمت وحید ہوی طبع لطیف امام باجلال کی تہی عمر شریف چالیس
یا اکتالیس سال کی تہی سرمن راے مشہور بسامرہ نواحی بغداد مین بعہد مستنصر باللہ
امام عالیجاہ نے وفات پائی تاریخ وفات آخر جمادی الاول اور بقولے تیرہوین
جمادی الآخر سنہ ۲۵۴ ہجری بروز دوشنبہ بیان کرتے ہین بروایات آپکی قبر شریف
مکان مسکونہ امام دوسرا واقع سرمن راے مین واقع ہے اوسکی عجب نور
فیضان ساطع ہے۔

کنیت امام یازدہم ابومحمد لقب زکی و خالص و سراج مشہور بہ عسکری نام حسن وہ
امام ذوالمنن ابن علی بن محمد بن علی رضا علیہم التحیۃ والثنا ہین فرزند مرتضی ہین سنہ ۲۳۲ یا ۲۳۱
ہجری مین پیدا ہوے اور ایام عمر شریف امام خوش خصال اونتیس اور بقولے
اٹھائیس سال ہویدا ہوے چھٹی یا آٹھوین ربیع الاول سنہ ۲۶۰ ہجری مین بروز جمعہ انتقال امام ہوا
سرمن راے مین قبور پدر و پسر کا اتصال ہوا۔

کنیت امام دوازدہم ابوالقاسم نام محمد وہ برگزیدہ احد ابن حسن بن علی بن محمد بن
علی رضا ہین مقبول کبریا ہین بقول اہل سنت ۲۳ رمضان سنہ ۲۵۸ ہجری تاریخ ولادت ہے

سنہ ۲۵۵ ہجری مولد امام با سعادت ہی ۲۶۰ھ اوبقولے سنہ ہجری کو امینہ تاریخ اختفائے امام
باصفا مانتے ہین اہل سنت اسکو تاریخ وفات شاہ ہدی جانتے ہین اور یہہ کہتے
ہین مصر رہتے ہین کہ امام مہدی آخرالزمان نزدیک نزول حضرت مسیح ذیشان
پیدا ہون گے عالم مین ہویدا ہون گے ہذا الاقول فی الکتاب واللہ اعلم بالصواب
فضائل وکرامات اور خوارق عادات خلفائے افضل البشر اور ائمہ اثنا عشر
بیحد ہین لاتعد ہین تقریر مین نہین آسکتے تحریر مین نہین سما سکتے یہہ مختصر ہے
صرف تواریخ پر منحصر ہے -
عالمان شریعت وواقفان طریقت کو واضح ہے اور اہالیان معرفت ووالیان
حقیقت کو لائح ہے کہ امت محمدی برحمت ایزدی سرفراز ہے اور جماعت احمدی
بعنایت ذات سرمدی ممتاز ہے کہ اوس مین غوث وقطب واوتاد ہین اور نجباد
اخیار وابدال نیک نہاد ہین ہروقت چالیس ابدال اور پانچ اخیار امت احمد
مختار مین رہتے ہین اور مورخین اذکار صادق الاخبار مین کہتے ہین کہ جو اون مین
سے مرجاتا ہے تو فوراً اوسکی جا دوسرا القدر خوشتر پاتا ہے رتبۂ غوثیت
اعلٰی ہین مرتبہ قطبیت سی بالا ہے غوث قطب سے اور قطب اخیار سے اور اخیار
ابدال سے اور ابدال نجبا سے افضل وبرتر ہین باقی نقبا کے غوث سبر ہین خلقت
کو اونکی خدمت سے فیض بے انتہا ہوتا ہے رب العزت اونکی برکت سی ہر بلا کو
کہوتا ہے مخلوق محفوظ رہتی ہے بحصول مقصود محظوظ رہتی ہے جب کوئی
آفت نازل ہوتی ہے اور نوبت الغیاث آتی ہے تو وہ سوائے غوث بجناب
رب الارباب دعا کرتے ہین امید اجابت دہرتے ہین اگر دعائی اجابت

پائی تو مرادِ خلقت بر آئی ورنہ بہہ بزرگان دین بجانب غوث حق گزین رجوع لاتے ہیں غوث دعا فرماتے ہیں اللہ تعالے حاجت کو روا کرتا ہے خلق کو بدفع بلا امن میں دیتا ہے حضرت شیخ الاسلام فخر مشائخ الانام محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی سرہ السامی غوث اعظم ہیں افتخار عالم ہیں۔

غوث اعظم نور العینین رسول ۔ غوث اعظم قرۃ العین بتول
غوث اعظم راحت جان علی ۔ غوث اعظم فرحت قلب ولی
غوث اعظم سید ابن حسن ۔ غوث اعظم فخر شاہان زمن
غوث اعظم شان حق سبط حسین ۔ غوث اعظم بادشاہ مشرقین
غوث اعظم جان زین العابدین ۔ غوث اعظم حامئی دین متین
غوث اعظم نائب باقر لقب ۔ غوث اعظم صاحب والانسب
غوث اعظم دلبر جعفر جناب ۔ غوث اعظم رہبر ہر شیخ وشاب
غوث اعظم عاشق کاظم بجان ۔ غوث اعظم دستگیر بیکسان
غوث اعظم مونس موسی رضا ۔ غوث اعظم مشفق شاہ و گدا
غوث اعظم مجمع حب تقی ۔ غوث اعظم منبع مہر نقی
غوث اعظم جانشین عسکری ۔ غوث اعظم مہر برج سروری
غوث اعظم طالب مہدی دین ۔ غوث اعظم عالم علم الیقین
غوث اعظم زبدۂ آل عبا ۔ غوث اعظم قدوۂ اہل سخا

حضرت بابرکت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین غوث الوریٰ نور الہدیٰ محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی اولاد حسنین ہیں سید الثقلین ہیں نسب وحسب

حضرت محی الدین کتب مستندہ متقدمین ومتاخرین سے ثابت ہے البتہ ناواقفون کو اقوال مورخین معتمدین کے دیکھنے کی حاجت ہے کتب معتبرہ موجود ہین دیکھلیں اون مین ظاہرہ مقصود ہین اور یہہ سلسلہ نسب وحسب سید العارفین ہے مسلمہ مومنین ہے حضرت غوث عالی مرتبت قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی ابن ابی صالح موسی سنوسی بن عبد الله بن یحیی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسی الجون بن عبد الله المحض بن حسن مثنی بن حضرت امام حسن بن حضرت علی مرتضی ہین اور والدہ ماجدہ حضرت باوقار ام الخیر وآمنہ الجبار فاطمہ بنت عبد الله صومعی بن ابی جمال بن سید محمد بن سید ابو محمود طاہر بن سید ابی عطا عبد الله بن سید ابی کمال عیسی بن سید علاؤ الدین بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب غالب کل غالب علیہم الثنا ہین والدہ معظمہ جناب قطب الاقطاب کبار نسا عارفات وصالحات سی تہین اور واصلات وصاحب مکاشفات سے تہین۔

کنیت حضرت ابو محمد لقب محی الدین نام عبد القادر ہے لقب شریف بوجہ حسن صادر ہے کہ تواریخ مین آیا حضرت نے فرمایا کہ مین ۵۱۱ سنہ ہجری مین بروز جمعہ بعض سفر سے داخل بغداد ہوا تہا بہت شاد ہوا وہان باتفاق ناگہان مین نے ایک بیمار ضعیف ونزار کو دیکہا مجہکو اوس کا ہوا پر یکہا ادسنے السلام علیک یا عبد القادر کہا اور وہ مجہکو اپنے پاس بولاتا ہا مین نے کچہہ نہ سوچا بعد جواب سلام مین اوس کے پاس پہونچا اوس نے اپنے اوٹہانے کو مجہسے فرمایا مین نے اوسکو اوٹہا کر بٹہلایا وہ قوی وتازہ بدن ہوگیا خوش رخ صاف رنگ

شفاف تن ہو گیا میں حیران رہا اوس نے مجھسے کہا کہ میں دین ہوں اب نہایت ہوں بہت پژمردہ تھا نہایت افسردہ تھا خدا نے تیرے سبب سے مجھکو جلایا میں نے تجھکو محی الدین پایا پھر مسجد جامع میں ہر شخص میرا پاؤں رستا تھا اور مجھکو محی الدین کہتا تھا حضرت بادشاہ مشرقین ہیں اس سبب سے غوث الثقلین ہیں کہ جن و انسان آپ کے تابع فرمان ہو سکے اور بطفیل غوث اعظم مستفید اسلام بھی تمام دینی جان ہوئے۔

میری جان شاہ جیلانی کے قربان ہزاروں غوث ثانی کے قربان

تمنا ہے یہی ہر وقت مجھکو رہوں محبوب سبحانی کے قربان

وہی جان نبی و مرتضیٰ ہے نہ ہوں کیسے میں اوس جانکے قربان

وہ بیشک ہر نشان شان بیچون میں ہوں اوس شاہ یزدانکے قربان

ملک ہیں تیری حقدانی کے صدقے فلک ہیں تیری ذیشانی کے قربان

عجب رخ کا تمہارے ہے تجمل جمال روئے نورانی کے قربان

تصدق اونپہ جان اولیا ہے ہوئے جو قطب ربانی کے قربان

ہوا فیضان ترے روح قدس سے ترے افضال روحانی کے قربان

کیا ہرگز نہ کوئی امر ناحق تمہاری ذات حقانی کے قربان

کیا تم نے سلوک دستگیری تمہاری راہ عرفانی کے قربان

لکھی پیاری غزل یہہ تم نے ثاقب
تمہاری اس ثناخوانی کے قربان

اصحاب خبر خوش سیر نے فرمایا اور اوسکو ارباب سیر معتبر نے جتلایا کہ فرزند

حسین لاثانی یعنی محبوب یزدانی بزمان سعید و بہ آوان حمید شب اول رمضان سنہ ۴۷۰ یا ۴۷۱ ہجری مین بمقام قصبہ نیف من قصبات الجیل بطن مادر سے عالم حدوث مین رونق افروز ہوا بروز تولد شریف مولد لطیف عشرت اندوز ہوا ہر طرف سے صدا سے مبارکباد تہی ہر خاطر مسرت ماثر شاد تہی ہر نغمہ تہنیت علو شان پر تہا مضمون غزل ثاقب ہر زبان پر تہا۔

غوث اصحاب جہان پیدا ہوا
قطب اقطاب زمان پیدا ہوا

قبلۂ کون و مکان پیدا ہوا
کعبۂ ہر انس و جان پیدا ہوا

کاشف راز نہان پیدا ہوا
واقف سر عیان پیدا ہوا

اب ہو گا حفظ عالم مین خلل
باعث امن و امان پیدا ہوا

اس لئے ہے بیکسون کو انبساط
مہربان و قدردان پیدا ہوا

کیون نہ ہوتا فخر شاہان زمین
شان حق قدرت نشان پیدا ہوا

ہو گئی ثاقب زمین مثل فلک
مہر ضوافشان یہان پیدا ہوا

والدۂ حضرت فرماتی ہین فائدہ کرامت جتلاتی ہین کہ جس شب مین عبد القادر پیدا ہوا اوس مین ہلال رمضان بسبب ابر غلیظ نہ ہویدا ہوا ہر چند کہ مین نے اوسکو دن مین دودہ دیا مگر اوس نے نہ پیا لوگون نے روزہ رکہنے کو مجہسے دریافت کیا مین نے یہہ جواب دیا کہ عبد القادر آج دودہ نہین پیتا ہے مگر بفضل الہی جیتا ہے ضرور وہ دن روز صوم روزہ داران تہا تحقیقاً وہ روز یوم رمضان تہا جب سن شریف اٹہارہ برس کا ہوا تو برائے تحصیل علوم قصد حضرت اقدس کا

ہوا چنانچہ ۴۸۸ھ ہجری مین جیلان سے بغداد کو تشریف فرما ہوئے اثنائے راہ
مین ساٹھہ نفر قزاق بدریافت راست گوئی وحق جوئی سلطان الاولیا کے
بالاتفاق تائب ہو کر مرید حضرت رہنما ہوئے آپنے بغداد مین پہونچکر چند مدت
مین علوم ظاہری و باطنی شیخ ابوسعید مبارک مخزومی و شیخ حماد دباس اور ابی
غالب و ابی الوفا وغیرہم اولیائے کرام و فضلائے عظام سے حاصل فرمائے اور
مراتبات عالی و درجات متعالی جناب الہی سے نا انتہاہی بطریق کامل پائے ۵۲۱ھ
ہجری مین جب ارشاد فیض بنیاد جناب رسالت مآب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے امیر المومنین امام المتقین علی ولی اخی نبی سے آپ دہن مبارک اپنا دہان
غوث الزمان مین ڈالا مرتبہ والا یہ طلاقت بیانی و بہ طلاقت لسانی فصحائے جہان
و بلغائے زمان سے ہوگیا اعلا آپ وعظ و نصیحت فرماتے تھے لوگ فیض و برکت
پاتے تھے حضرت نے چالیس برس وعظ فرمایا لوگون نے فیضان پایا اکثر ولولہ
شوق مین بیقرار ہوتے تھے جذبہ ذوق مین سرشار ہوتے تھے آدمی قریب اسی
ہزار کے وعظ مین جمع ہو جاتے تھے ملائک و جنات بھی آتے تھے جب حضرت
وعظ مین تقریر کرتے تھے تو چار سو آدمی کلام غوث انام کو تحریر کرتے تھے اور حضرت
کا کلام نصیحت التیام جملہ علوم مین ہوتا تھا اور شکوک و ظنون عموم کو کھوتا تھا۔ شیخ
ابوسعید قیلوی سے منقول ہے اور یہہ بیان اون کا معقول ہے کہ مین نے
مجلس وعظ جناب عبد القادر مین فیضان ارواح طیبہ سرور پیغمبران خیر الانام اور
دیگر انبیا علیہم السلام کا مکاشفہ مین پایا اور اوس مین صف بصف ہونا ملائک
و جنات کا میرے مشاہدہ مین آیا۔ شیخ نصر بن عمر بغدادی کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین

کہین سے نکیا رجنات خوش اطوار کی دعوت کی اُنہون نے اپنے آنے مین توقف غفلت کی جب وہ آئے تو اُنہون نے یہہ اُمور فرمائے کہ ہمکو بوقت وعظ جناب حضرت عبد القادر نہ بولا یا کرو ورنہ تعجیل فرمایا کرو ہم مجلس وعظ مین حاضر ہوتے ہین اسلیئے اپنے آنے جانے مین قاصر ہوتے ہین اور اکثر ہمارے لوگ ایمان لاتے ہین اور توبہ کر کر مسلمان ہو جاتے ہین علوم حقایق مین مثل حضرت کے کوئی لایق نہ تہا اور شریعت وطریقت مین مانند آپکے کوئی فایق نہ تہا حضرت صاحب الولایت حسن صورت وخوبی سیرت مین بیمثال تہے نہایت خوب صورت ونیک خصال تہے کتب معتبر اہل سیر مین حلیہ مقدسہ لشان معظمہ تحریر ہے گویا بصورت تصویر ہے محبوب خالق بے چون گندم گون بلند قد کشادہ پیشانی فراخ سینہ پیوستہ ابرو خوش لہجہ بلند آواز تہے علم وفضیلت اور دبدبہ وجرأت مین سرفراز تہے۔

تہا عجب حسن رخ رشک قمر	کہہ نہین سکتا بیان اوسکو بشر
قد بالا غیرت شمشاد تہا	سرو خود تشبیہ سے آزاد تہا
تہا سر سرور سراسر نور نور	دائرہ تہا نور کا فرق حضور
زلف سے تہا شرمگین مشک ختن	تہا جبین سے نور حق جلوہ فگن
ابروئے خمدار تہین زیبا ترین	تہین شعاع نور مژگان حسین
چشم روشن مین عجب ایجاد تہا	نور کے حلقہ پہ گویا صاد تہا
تہا رُخ پر نور فزا بدر الدجے	عارض پر نور تہا شمس الضحی
تہے لبون سے شرمسار لعل یمن	زینت گوہر تہے دندان دہن
شکر افشان خوب تہی شیرین زبان	تہا زقن پر چشمہ نور کا گمان

گوش نازک تھے نہایت حق نیوش
تھے نزاکت مین قوی تر پاک دوش

سینۂ بے کینہ ایسا صاف تہا
گو یا اک آئینہ شفاف تہا

بازوئے رنگین تھے مثل نسترن
ساعد سیمین تہین ہمرنگ سمن

دست اقدس تھے ید بیضا مثال
ناخن انگشت تہا شکل ہلال

خوبیان تہین گو سراپا مین عجب
ہے مگر تاقیب یہان پاس ادب

حضرت خلق و رحمت مین بہتر تھے عظمت و شوکت مین سرور تھے اور باوصف قدر و منزلت اور علو ہمت کے غربا و فقرا سے ارتباط فرماتے تھے نہ کسی امیر و کبیر اور بادشاہ و وزیر کی تعظیم کو سر جہکاتے تھے نہ اون سے باتین نرم کرتے تھے بلکہ اونپر پند نصیحت دہرتے تھے اور وہ آپکے سامنے دست بستہ رہتے تھے اور یہی کہتے تھے کہ آپ کا حکم ہمارے سر پر ہے اور نہ ہمکو کوئی آپ سے بہتر ہے - لباس حضرت کا بیش بہا ہوتا تہا بموجب شرع جائز و روا ہوتا تہا حضرت خود فرماتے تھے لوگ یقین لاتے تھے کہ مین بلا حکم خدا نہ تحفہ کہاتا کہاتا ہون نہ عمدہ لباس پاتا ہون آپ بہت کریم و سخی تھے رحیم و غنی تھے سوال سائل کو رد نفرماتے تھے اور بیماران مایوس العلاج حضرت کے دست حق پرست سے شفا پاتے تھے نقل ہے اس مین نہ دخل عقل ہے کہ اک چور رات مین اندر مکان حضرت کے آیا اوسکو اندہا پایا اوسیوقت حضرت خضر علیہ السلام آئے اور یہہ پیغام لائے کہ یک ابدال نے وفات پائی اسلیئے بجائے اوسکے تقرر ابدال ثانی کی ضرورت آئی آپنے کہا کہ اک اندہا میرے مکان مین ہے اور وہ حالت ہزیان مین ہے اوسکو مقرر کردو اوس کے دل مین ایمان بہر دو

حضرت خضر اوسکو پاس حضرت کے لائے اوس سے نے بہت فوائد دینی پائے وہ ابدال ہوگیا بنیاد خوشخصال ہوگیا چور مال دنیا چورا سے آیا اوس نے منال عقبی پایا زہی درگاہ غوث الورا کہ چور بہی محروم نرہا عزل ولغدب اقطاب و اوتاد و ابدال اور سلب حال اولیائے باکمال بدست حضرت تہا اور طریقہ محبوب ایزد متعال بموجب شریعت ذوالافضال باعث رحمت ہتا منقول ہے اوس کا یہہ اصول ہے کہ حضرت غوث اعظم قطب عالم نے اپنی مجلس وعظ میں مشائخین عراق یعنی شیخ علی بن ہیتی شیخ بقائی بن بطو شیخ ابو سعید قیلوی شیخ ابو النجیب سہروردی شیخ جاگیر و قضب البان موصلی شیخ ابو السعود شیخ عزار بطایحی شیخ حماد بن مسلم وباس خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی شیخ عقیل بن مسنجی شیخ ابو العبزا مغربلی شیخ عدی بن مسافر شیخ علی بن وہب بخاری شیخ موسیٰ بن ماہین زدلی شیخ احمد بن ابو الحسن رفاعی شیخ عبد الرحمن طفسونجی شیخ علی مطر با شیخ ماجد کردی شیخ ابو محمد قاسم بن عبد منصور بصری شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق شیخ سوید بخاری شیخ حیات بن قیس حرانی شیخ مرسلان دمشقی شیخ عبد الکریم الاکبر المعمر شیخ ابو العباس الجوسقی الصرصری شیخ ابو حکیم ابراہیم بن دینار شیخ مکارم اکبری شیخ صدقہ بغدادی شیخ یحییٰ ددری مرتعش شیخ ضیاء الدین ابراہیم بن ابی عبد اللہ بن علی جوسی شیخ ابو عبد اللہ شیخ ابو بکر الطامی المزین شیخ جمیل شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی شیخ ابو عمر الکیمامی شیخ ابو حفص عمر بن ابی النصر الغزال شیخ مظفر الجمال محمد بن دربانی الفقرونی شیخ ابو العباس احمد یمانی شیخ ابو العباس احمد بن العربی شیخ ابو عبد اللہ محمد المعروف خاص شیخ ابو عمرو عثمان بن احمد شوکی شیخ

شیخ سلطان بن احمد المزین شیخ ابوبکر بن عبد الحمید شیبانی شیخ ابو العباس احمد بن
الاستاذ شیخ ابو محمد بن عیسیٰ المعروف مالکو سنج شیخ مبارک بن علی الطملی شیخ
ابو البرکات بن معدن العراقی شیخ عبد القادر بن حسن بغدادی شیخ ابو المسعود احمد
بن ابی بکر عطار شیخ ابو عبد اللہ محمد الاودنی شیخ ابو یعلے شیخ شہاب الدین سہروردی
شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزاز شیخ ابو المنا محمود بن عثمان البقال شیخ عبادالبواب
شیخ عبد الرحیم قنادی مغربی شیخ ابو عمرو عثمان بن مروزہ شیخ مکارم نہر خالصی شیخ خلیفہ
موسیٰ نہر ملکی شیخ ابو الحسن جوسقی شیخ عبد اللہ قریشی شیخ ابو البرکات بن صخر اموی شیخ
عبد الحق ابراہیم بن علی غلب کو حسب اتفاق موجود پایا حضرت نے اوسوقت
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا شیخ علی بن ہیتی نے قدم غوث اعظم کو
اپنی گردن پر رکھ لیا اور اولیاؤن نے اپنی گردنون کو جھکا دیا رب العرش نے
اوسدم دل النور حضرت معظم پر جلوہ تجلی فرمایا اور رسول مقبول نے بدست
ملائیکہ مقربین روبروے متقدمین و متاخرین حیات وارواح اموات
کے خلعت پہنایا اک اصفہانی نے گردن کے جھکانے سے اکراہ کیا حضرت
نے اوس کا سلب حال بہ احوال تباہ کیا خدا نے غوث باصفا کو مصداق
ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
کے درجات عالی پر پہونچایا کسی نے نہ کسی کو ایسے مرتبہ والا پر پایا اولیا نے
متقدمین و مشایخین نے بیشتر مدت بیشتر سے غوثیت حضرت کی
بشارت دی تہی اور قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کی اشارت
کی تہی چنانچہ مشایخین ابتدائے حال حضرت با تمکین سے آپ کے معتقد رہتے تہے

ہوئی ہے ہتو کہ یہہ جوان عجمی صاحب نمود وحشم ہے اس کا اک قدم ہے کہ تمامی
اولیاؤن کی گردن پر رکھا جائیگا اور وہ سب کو خوشتر آئیگا شیخ ابوالفرج
کروی حضرت کو دیکھکر بہہ تعظیم کھڑے ہو جاتے تھے اور حاضرین مجلس
سے فرماتے تھے کہ اسکی تعظیم وتکریم وتسلیم سے غافل نہو تمامی اولیا اسکو
محتاج ہون گے اور اوسکے قدم سے صاحب التاج ہون گے اور یہہ
قطب الاولیا ہوگا غوث الاصفیا ہوگا وہ اکثر مکاشفہ مین رہتے تھے حضرت سے
یہہ کہتے تھے کہ اب وقت ہمارا ہے عنقریب وقت تمہارا ہے تصرف ہمارا
حیات مستعار تک رہیگا اور تصرف تمہارا بعد ممات بھی روز شمار تک رہیگا
شیخ ابی تمیمی سے منقول ہے اور یہہ بیان اون کا مورخین کو قبول ہے کہ
مین آغاز جوانی مین برائے تحصیل علوم وکمالات بغداد با صفات مین آیا ابن
سقا کو اپنے ہمراہی مین پایا ہم نے بارادہ قدمبوسی حضرت قصد مدرسہ
نظامیہ کا کیا ابن سقا نے اثناء راہ مین مجھکو یہہ فقرہ دیا کہ غوث سے ایسا سوال
کیا جائے کہ جس کا جواب اون سے نہ آئے مین نے کہا کہ ہان مجھکو ایسا
خیال ہے کہ کچھہ پوچھا جائیگا دیکھئے کیا جواب آئیگا جب ہم حضرت کی مکان
جنت نشان مین داخل ہوئے تو اوسوقت حضرت نہ واصل ہوئے
بعد تھوڑی دیر کے آپکو وہان پایا حضرت نے ابن سقا کو بنظر قہر دیکھکر یہہ فرمایا
کہ اے ابن سقا تیرا کیا سوال ہے جسکا جواب مجھکو محال ہے تیرا یہہ سوال ہے
اور یہہ جواب باکمال ہے تو دریائے کفر مین غوطے کھاتا ہے اور تجھپر وبال
آتا ہے اور میری طرف متوجہ ہوکر یہہ فرمایا کہ اے عبداللہ تو کیا سوال کرنے آیا

تیرا یہ سوال ناصواب ہے اوس کا یہہ جواب ہے تو دنیا مین مبتلا رہیگا بجز افسوس کیا کہیگا
پہر غایب ہو گئے حضرت فایز مراتب صاحب ہو گئے سبحان اللہ عجب مرتبہ غوثیت
ہے کہ بہرگونہ اوسکی فضیلت ہے۔

خسرو عرش نشین حضرت غوث الثقلین — زینت فرش زمین حضرت غوث الثقلین
جلوہ شان خدا لمعۂ لمعات نبی — مظہر نور مبین حضرت غوث الثقلین
قبلۂ جن و بشر کعبۂ غلمان ملک — سرور دین متین حضرت غوث الثقلین
رونق کون و مکان زینت ہر دو جہان — نزہت خلد برین حضرت غوث الثقلین
مجمع لطف و عطا مرجع ارباب صفا — صاحب صدق و یقین حضرت غوث الثقلین
راحت جان جہان قوت ارواح روان — فرحت قلب حزین حضرت غوث الثقلین

حامی ثاقب مداح شہ اہل سخن
دستگیر ہمگین حضرت غوث الثقلین

شیخ ابوبکر بن ہوار بطایحی نے کہ اولیائے کبار سے تہے اور پیشوایان نامدار سے تہے
خبر دی ہی یعنی یہہ بات بیان کی ہی کہ آٹھہ اوتاد عراق مین ایک معروف کرخی دوسرے
امام احمد حنبل تیسرے بشر حافی چوتہے منصور بن عمار پانچوین جنید بغدادی چہٹے سری
سقطی ساتوین سہیل بن عبداللہ تستری آٹھوین سید عبدالقادر جیلانی بالاتفاق ہین۔
اک روز ذکر عبدالقادر جہان افروز روبروے شیخ منصور بطایحی خوشخو کے آیا اونہون
نے فرمایا کہ اک زمانہ قریب آئیگا کہ ہر شخص تمامی اولیا کو محتاج غوث الوری پائیگا
عرفان مین اوس کا مرتبہ بلند ہوگا اور ایقان مین وہ دلپسند ہوگا جو کوئی تم مین سے
اوسوقت کو پائے ضرور اوسکی تعظیم بجا لائے ایکدن جلسہ شیخ عز بطایحی کا اپنے

ہم جلیسون سے رہا اونہون نے اپنے انیسون سے کہا کہ بغداد مین ایک جوان عجمی پیدا ہوگا اور عالم اوسپر شیدا ہوگا نام اوس کا عبدالقادر ہے وہ خلایق مین بہت نادر مقامات قدس مین اوس کا مرتبہ اعلا ہے جمیع اولیاے ذی رتبہ سے بالا ہے ہمتا روز ازل ہے سرفراز درگاہ عزوجل ہے خلایق مین اوسکی ہدایت ہوگی حقایق مین اوسکی کرامت ہوگی حضرت کا مجاہدۂ نفس سخت تر تہا طالع سعد اوج بخت تہا خدا سے ڈرتے تھے راتدن عبادت کرتے تھے آپ پچیس برس تنہا صحراے عراق مین پہر لوگ آپ کے فراق مین رہے بہول پتہ غذا مین تہا نفس سخت بلا مین تہا نہ کبہی بخواہش نفس امارہ کو بے کام کیا نہ اوسکو آرام دیا چالیس سال وضو عشا سے نماز فجر پڑہتے تھے حضرت کے مرتبے بڑہتے رہے حقیقت مین غوث اعظم باکمال تھے طریقت مین عارف عالم مثال تھے اگرچہ بظاہر حضرت غوث الثقلین فخر دارین کو حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی نے خرقۂ فقر پہنایا اور اوس کا یہہ سلسلہ پایا کہ شیخ ابو سعید کو شیخ ابوالحسن ہنکاری نے اونکو شیخ ابوالفرح طرطوسی نے اون کو شیخ عبدالواحد تمیمی نے اونکو شیخ ابو بکر نے اون کو جنید بغدادی نے اون کو سری سقطی نے اون کو معروف کرخی نے اون کو ابو داؤد طائی نے اون کو حضرت امام موسی رضا نے اون کو حضرت امام جعفر صادق نے اون کو حضرت امام محمد باقر نے اونکو حضرت امام زین العابدین سید الساجدین نے اون کو حضرت امام حسین سید الثقلین نے اون کو امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابیطالب غالب کل غالب نے خرقہ پہنایا سب نے الفقر فخری سے فخر لیا مگر محبوب سبحانی نے حکیم ربانی اسے استفادۂ تربیت و تعلیم جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیم سے بواسطہ پایا اور یہہ ہی تواریخ

مین آیا کہ ہرچند شیخ حماد دباس پیر صحبت حضرت کے تھے لیکن آپ صحبت
یافتہ حضرت خضر علیہ التحیۃ کے تھے۔

عجب ہے رتبۂ برتر جناب غوث اکبر کا — ولیِ خالق یاور ہے نائب ہے پیمبر کا
نشان شان یزدانی ہے فیض ذات ربانی — جناب شاہ جیلانی ہے سرور اہل کشور کا
کمال عاشقی مین اونے معشوقی کو پایا ہے — ہوا محبوب سبحانی وہ شیدا رب داور کا
بھرا ہے دامن عالم کو دُرہای معانی سے — یہہ فیض عام ہے بحر طریقت کے شناور کا
قدم کیا غوث یزدانی کا دوش اولیا پر تھا — حقیقت مین قدم عرش معلی پر تھا سرور کا
ترے در کے فقیرون کو نہین حاجت شہنشاہی کی — وہ فخر بادشاہان ہے گدا ہے جو ترے در کا

ترے اوصاف کا جو کر نہین سکتا بیان ثاقب
تو پھر صفت کیا حوصلہ ہوگا سخنور کا

اے عاشقان محبوب سبحانی ولے محبان قطب ربانی کرامت اولیای کرام
گویا اعجاز مصطفوی ہے اور خرقہ عادت مشایخہای عظام انداز مرتضوی ہے
عقل ظاہری البشر خرقۂ عادت معنوی پر نہین پہونچسکتی اور حقایق کرامت پُر دقایق
کو نہین سوچسکتی جیسے معجزات نبی وکرامت علی لا تعد ہین ویسے ہی خرقہ عادات
حضرت عبدالقادر ولی بیحد ہین یہان کچھہ تبرکاً بیان کئے جاتے ہین اور تیمناً
تحریر مین آتے ہین حضرات عبدالوہاب و عبدالرزاق پسران غوث آفاق
فرماتے ہین اور یہہ خبر سناتے ہین کہ حضرت غوث پاک جگر گوشۂ صاحب لولاک
نے مدرسہ باب الازج مین دودہ پیا تھوڑی دیر غائب رہکر یہہ کہدیا کہ ستر
دروازہ علم لدنی کے مرے دل پر کہلگئے اور وہ بوسعت ہر دروازہ عالیشان

بقدر وسعت زمین و آسمان میری نظر مین تل گئے ایکدن حضرت صاحب الولایت
شیخ علی بن ہیتی کی عیادت کو گئے گویا اظہار کرامت کو گئے آپ نے اونکے
گہر مین ایکدرخت خشک دیکہا اور دوسری درخت خشک کے نیچے حضرت نے دو رکعت نماز پڑہکر یہہ دکہلادیا
کہ دونون درخت خشک سرسبز و شاداب ہو گئے بارور دنا یاب ہو گئے
شیخ عبد الملک وبال سے روایت ہے کرامت حضرت غوث پاک کی
حکایت ہے کہ اک روز مین مدرسہ رونق افروز مین موجود تہا احضار خدمت
حضرت مقصود تہا کہ حضرت غوث الورا دولت سرا سے باہر تشریف لائے
سب لوگ آپ کی تعظیم بجالائے اون کے دست حق پرست مین اک
عصا تہا مین نے اپنے دل مین کہا کہ اگر حضرت اس عصا سے کرامت
دکہلائین تو ہم سعادت پائین فوراً آپنے مجہکو دیکہکر تبسم فرمایا وہ بہت
خوش آیا پہر حضرت نے اوس عصا کو زمین مین گاڑا ہمنے خوب تاڑا کہ وہ عصا اک
نور درخشان ہو گیا اوس سے روشن زمین و آسمان ہو گیا پہر آپنے اوسکو اوکہاڑ
لیا اور مجہسے یہہ ارشاد کیا کہ اے عبد الملک مین نے تیری خاطر سے تیری
خواہش کو پورا کیا نہ یہہ کام ادہورا کیا شیخ ابو محمد کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین کہ مین
اک مدت تک خدمت فیضدرجت جناب حضرت محی الدین ولایت مآب
مین رہا جب مین نے حضرت سے اپنی رخصت کو کہا تو آپنے یہہ وصیت فرمائی
کہ تم نکرنا سوال گدائی اور اپنی انگشت مبارک میرے مونہہ مین ڈالی وہ تہی برکت
والی اوسکے چوسنے سے مجہکو تعداد سے مقرر تک خواہش آب و طعام نہوئی اور
میری طاقت سلب و تمام نہوئی بلکہ مین قوی رہا مستعد بہ تیزروی رہا —

شیخ ابو السعود کا یہہ بیان ہے اہل حقایق کو عیان ہے کہ شمس و قمر حضرت کو سلام کرکر طلوع پاتے تہے اور سال و ماہ و ہفتہ بجانب سرور رجوع لاتے تہے بعد سلام اپنے خیر و شر کی غوث انام کو خبر دیتے تہے اور دولت ملازمت حضرت سر و دیتے تہے۔ راوی نے کہا یہہ تصدیق رہا کہ ایک شخص ہمدان سے جیلان مین آیا اور اوسنے حضرت کو یہہ قصہ سنایا کہ میرے باپ نے وفات پائی مجہکو خواب مین اوسکی یہہ حالت نظر آئی کہ گور مین اوسپر عذاب ہے وہ نہایت بیتاب ہے اوسنے مجہسے کہا تو خدمت فیضدرجت سرور مین جا حضرت سے التماس دعا کر میری خلاصی عذاب کی التجا کر حضرت نے یہہ سنکر سکوت فرمایا دوسرے روز خواب مین مجہکو یہہ دکہلایا کہ اوسپر نہ وہ عذاب ہے نہ وہ عتاب ہے خورم و شاد ہے جنت مین آباد ہے اوسنے بطفیل حضرت خلعت فاخرہ پایا ہے اور مجہسے یہہ فرمایا ہے کہ تو خدمت حضرت مین حاضر رہنا خدمت گذاری مین نہ قاصر رہنا۔ عبد اللہ بغدادی نے بیان کیا ہے اور یہہ نشان دیا ہے کہ اک لڑکی فاطمہ نام شانزدہ سالہ کوٹہے سے غایب ہوگئی باعث نوایب ہوگئی مین نے یہہ قصہ حضرت غوث الثقلین سے عرض کیا اونہون نے مجہکو یہہ بتلا دیا کہ خرابہ کرخ محلہ بغداد مین جاؤ اور بسم اللہ علی نیت عبد القادر پڑہکر زمین پر دایرہ بناؤ اور اوس مین بیٹہو مگر نہ لیٹو جب رات تاریک ہوجائیگی تو ہر صورت مختلفہ جنیان تمکو نظر آئیگی تم نہ ڈرنا نہ خطر کرنا صبح کو اون کا بادشاہ معہ سپاہ آئیگا اور تم سے دریافت فرمائیگا تم صاف کہنا خاموش نہ رہنا کہ مین فرستادہ عبد القادر ہون قضیہ دختر مین حاضر ہون حسب ارشاد فیض بنیاد مین نے بادشاہ جنیان سے سب حال کہا وہ کچہہ متحیر رہا پہر گہوڑے سے اوترا زمین کو چوما پیش دایرہ بیٹہا

باتون مین نہ انبنظہا بموجب اوسکے حکم کے جنات دیو چین کو معہ لڑکی کے لائے
بادشاہ نے دیو مجرم پر بہت قہر فرمائے اور اوسکے قتل کا حکم دیا اور لڑکی کو میری
حوالہ کیا مین نے بادشاہ سے کہا کہ مین تمہاری اطاعت سے حیرت مین رہا
بادشاہ نے فرمایا کہ تمہارے خیال مین یہہ نہ آیا کہ جب حضرت اپنے مکان سے
اقصائے عالم پر بجانب اجنہ نظر فرماتے ہین تو تمامی جنات بہاگ جاتے ہین
اللہ تعالے جب قطب کو قایم کرتا ہے تو جن و بشر کو اوسکے قابو مین دیتا ہے
شیخ عمر اور شیخ ابو محمد عبد الحق نے کہا کہ اکثر ہمارا اتفاق مدرسہ رہبر آفاق مین رہا
اک مرتبہ تیسری صفر روز سہ شنبہ مین ہم وہان حاضر تھے اس واقعہ کے ناظر تھے
کہ حضرت نے وضو کر کر دو رکعت نماز ادا فرمائی پہر ہمکو آپکے نعرہ کی آواز آئی اونچی
دونون نعلین اپنی ہوا پر اوڑائین پہر ہمکو نظر نہ آئین اوسوقت نہ کوئی آپکے پاس
گذر سکتا تہا نہ سبب اوس کا دریافت کر سکتا تہا بعد تیئیس ۲۳ روز کے اک قافلہ
بلاد عجم سے آیا اور حضرت کے لیئے تحایف لایا دونون نعلین بہی آپکے سامنے آئین
حضرت نے پوچہا کہ تم نے یہہ کہان سے پائین اونہون نے یہہ عرض کیا کہ اے
سلطان الاولیا ہمکو رہزنون نے راستہ مین لوٹا ہم مین سے نہ کوئی اون کے ظلم سے
چہوٹا بعض لوگ ہمارے مارے گئے بعدہٗ رہزن وہان سے سارے گئے وہ باہم تقسیم مال
واسباب کرتے تہے ہم آہین سرد بہرتے تہے ہمنے شور فریاد کیا اور آپکی ذات بابرکات
کو یاد کیا فوراً رہزنون نے اپنے سر دُہنے ہمنے اون کے سخت دو نعرے سنے پہر
وہ ہمارے پاس آئے ہمنے وہ مضطر پائے اون سے کچہہ قیل و قال ہوا آخر کو
اونہون نے ہم سے کہا کہ تم اپنا مال واسباب ہم سے واپس لو اور ہمکو رخصت

دو ہم پر سخت مصیبت آئی ہم نے بہت آفت اوٹھائی اون کے دو سردار مر دہ پہنچے اور وہ بہت افسردہ پہنچے ہمنے دونوں نعلین وہاں سے پائیں اب یہاں ہمارے ساتھ آئین نقل ہے مطابق اصل ہے کہ اک شخص حضرت کی خدمت مین آیا اوسنے حضرت کو یہ سنایا کہ میری بی بی کو مرض صرع لاحق ہے اسلیئے وہ نالایق ہے حضرت نے فرمایا کہ اوسکے کان مین یہہ کہنا لازم آیا کہ اے خانس عبدالقادر بغداد مین ہے یہہ عدل وداد مین ہے کہ پھر تو نہ آنا نہ مریضہ کو ستانا ورنہ تو ہلاکت پائیگا بہت پچتائیگا جب ایسا کہا تو وہ مرض نہ رہا بلکہ بروایت امام یافعی وہ بیماری چالیس برس تک بحیات حضرت عبدالقادر ولی بغداد مین نرہی اور اکثر کتابون مین پایا کہ یہہ ہی یافعی نے فرمایا کہ مشائخین ہین نے غوث زمن سے درستئ نسبت معنوی ہی فرمائی ہی اور خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ اور شیخ شہاب الدین سہروردی پیر طریقت سید شرف الدین شاہ ولایت امروہہ علیہ الرحمتہ نے ملازمت سید عبدالقادر صاحب الولایت سے بہ فیضان غوثیت جمعیت باطنی پائی فی التحقیق صفات حضرت غوث الورا بے احصا ہین اور کرامات قطب اولیا انتہا ہین اس مختصر مین نہ آسکتی ہین نہ سما سکتی ہین لہذا اختصار پر اکتفا کیا طوالت کو اختیار نہ دیا ۔

عجب ہے شان جلالی تری ای شاہ جیلانی	کہ ہی تو قطب ربانی تو ہی ہی غوث یزدانی
نہ کر سکتا ہی تیری عشق کا دعوی کوئی عاشق	تو معشوق محمد ہے تو ہے محبوب سبحانی
تری شان جمالی سے جہان ہوتا نہ کیون روشن	کہ ہے پر تو تیرے پیمبر جمال روی نورانی
نہ ہرگز خوبیان تیری سی ہین خوبان عالم مین	تو ہے خوبی مین لاثانی نہین کوئی ترا ثانی

جہان ہو واسطہ ہے مستفیض فیض نگاہی	ہوا مبذول عالم مین ترا فیضان روحانی
مقام معرفت پر عارفون کو تو نے پہونچایا	ہوے مسلوک تیری سالکان راہ عرفانی

ترا مداح ثاقب ہے نہ وہ غاوون مین ہوگا
وہ ہے تلمیذ رحمان جسنے کی تیری ثنا خوانی

راویان پرسوز وحاکیان غم اندوز واقعہ وفات وحادثہ ممات سید عبد القادر باصفات کو تحریر فرماتے ہین محبان محبوب سبحانی وعاشقان قطب ربانی کو رولاتے ہین کہ جب سن شریف بقولے نو۹ے برس سات مہینے نو دن اور بقولے نواسی۹ سال سات ماہ نو روز کا ہوا تو پیام اجل حضرت غوث اکمل جان فروز کا ہوا مرض الموت سے رونمائی کی ملک الموت نے جان ربائی کی حضرت نے رحلت فرمائی عالم مین مصیبت آئی - تاریخ وفات مین اختلاف ہے اور اس اختلاف سے نہ کسی کو انحراف ہے کہ باقوال مختلف آٹھوین یا نوین یا گیارہوین یا تیرہوین یا سترہوین ربیع الثانی ۵۶۱ سنہ ہجری مین بعد نماز عشا حضرت کی رحلت ہوئی دونون عالم مین آپ کی تعزیت ہوئی بقول اصح تاریخ وفات نوین ہے اس مین شک نہین ہے کہ ہندوستان مین گیارہوین تاریخ عرس مقرر ہے اور بغداد مین سترہوین تاریخ عرس رہبر ہے کسی شاعر نے اک شعر تاریخی لکھا ہے اوس مین سال ولادت اور عمر و وفات کا پتہ ہے -

سنش کامل ۹۱ و عاشق تولد ۴۷۱	وفاتش یافت معشوق الٰہی ۵۶۲

مدرسہ باب الازخ واقع شہر بغداد عطیہ شیخ ابو سعید مخزومی مین قبر اطہر ہے بعد وفات مثل زمانہ حیات مزار شریف مین تمام عالم پر تصرف سرور ہے

چنانچہ حضرت عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہہ مورخین کو باور رہا کہ جو صاحب حال بغداد مین جاوے اور زیارت قبر عبدالقادر علیہ الرحمۃ نفرمائے تو ضرور اوسکا سلب حال ہوگا اور آخر اوسکو انفعال ہوگا۔ فاتحہ حضرت باعث مفاد ہر دو عالم ہے اسلئے وہ مقدم ہے خدا جسکے دل مین عقیدت و محبت حضرت عبدالقادر صاحب کرامت کو مجتمع پاتا ہے تو اوسکو دولت دنیا و دین سے متمتع فرماتا ہے اے ثاقب مسکین بجناب رب العالمین دست دعا فراز کر اور ہر وقت التجا بہ عجز و نیاز کر کہ اے بار خدا بطفیل سید الانبیا و آل عبا و اصحاب باصفا و غوث الورا و جملہ اولیا مجہہ مصنف رسالہ ہذا اور میرے متعلقین و اقربا اور احباب بیریا اور جملہ مومنین با وفا کو تمامی آفات و بلیات سے محفوظ رکہہ دنیا و دین مین محفوظ رکہہ ہمیشہ تیری رحمت کا نزول رہا ہے اور یہہ کتاب مقبول رہے آمین ثم آمین چونکہ یہہ وقت مناجات ہے اس لئے استدعائے برآمد حاجات ہے۔

مناجات

اے خداوند قادر یکتا
ہے نہین دوسرا کوئی تجہسا

خالق خلق رازق عالم
مالک الملک ربی الاعلا

احکم الحاکمین ذوالاجلال
ارحم الراحمین ذوالاعطا

حی و قیوم و واحد و قدوس
ایزد پاک و الہٰی و الا

حق بیچون و بیچگون ہے تو
اس مین چون و چرا نہین اصلا

توہی دانائے راز مین نادان
اس سے نادان نہین کوئی دانا

تو غفور و شکور و عالی شان — مین گنہ گار و عاجز و ادنا

مین نہ تجھسے نہ تو ہے مجھسے غیر — مین ترا عبد تو مرا مولا

رحم کر اے رحیم ذو الافضال — اے کریم غنی کرم فرما

دولت دین دے مجھکو کر منعم — کر روا میری حاجت دنیا

ہون مری مشکلات حل حل — جلد بر آئے مدعا میرا

دو جہان مین ہو آبرو میری — یا الہی نہون کہین رسوا

مجھکو یارب نہ کیجئے محتاج — دیجئے اقتدار و استغنا

ہو نہ قحط و وبا کہین ظاہر — خوب امن و امان رہے ہر جا

دے شفا ہر مریض کو شافی — تندرستی سے تن رہے اقوا

نفس و شیطان سدا ہین مغلوب — مجھسے غالب نہ ہون مرے اعدا

مجھکو حرص و ہوا نہو ہرگز — ہو نہ کبر و حسد کا کچھ سودا

مجھکو توفیق خیر دے اللہ — مجھسے کوئی عمل نہ ہو بیجا

مین رہون دل سے صابر و شاکر — ہون نہ مصروف شور و واویلا

ہو دم قبض روح آسانی — جانکنی مین مجھے نہ ہو ایذا

جان نکلجائے یاد مین تیری — روح میری رہے طرب افزا

ناتوان ہون فشار قبر نہو — ٹوٹ جائین نہ گور مین اعضا

جب نکیرین قبر مین آئین — ذکر تیرا ہو کچھ نہو خطرا

مین نہون مضطرب بروز حشر — کچھ نہو نفخ صور کا صدما

مجھ پہ ہو سایۂ لوا ر الحمد — گرمی حشر سے نہ دل گھبرا

مجھکو یارب بچانا دوزخ سے
ہو عطا مجھکو جنت الماوا

بخشدینا مرے گناہوں کو
میں ہوں عاصی تو بخشنے والا

کیجیے میرا خاتمہ بالخیر
مجھکو ہے حق ہے آسرا تیرا

یہہ مناجات ثاقب عاجز
بہر احمد قبول کر مولا

یاالٰہی جلوۂ احمد سے دل پرنور ہو
آفتاب اوج تسکین خاطر مہجور ہو

یاالٰہی ہو تجلی نبی پر تو فگن
دل مرا موسیٰ صفت ہو سینہ میرا طور ہو

یاالٰہی وجد عشق مصطفٰے مجھکو رہے
جوش حب مرتضٰی میں جذبہ منصور ہو

یاالٰہی میں رہوں شیدا تری محبوب کا
جان نثاری میں نہ دل میرا کبھی معذور ہو

یاالٰہی ہو رسائی پر مرا بخت رسا
شہ کے در پر پہنچکر عاجز ترا مشکور ہو

یاالٰہی مجھکو دکھلا دے مدینہ کی بہار
باغ یثرب میں مرا یہہ مرغ دل مسرور ہو

یاالٰہی رحمۃ اللعالمین کا ہوں غلام
رحم کے لائق ہوں میں بیشک رحمت موفور ہو

یاالٰہی دو جہاں میں ہو مرا عز و وقار
یہہ گذارش میری بہر مصطفٰے منظور ہو

یاالٰہی کیجیے مجھکو عطا علم و عمل
امن صبر و شکر و عجز و طاقت و مقدور ہو

یاالٰہی ہر عمل میں دے مجھے توفیق خیر
شر و جبر و فتنہ و بغض و تکبر دور ہو

یاالٰہی شرک و بدعت میں نہ ہوں میں مبتلا
خاص احکام شریعت پر مرا دستور ہو

یاالٰہی شر شیطاں سے مجھے محفوظ رکھہ
دست دشمن سے نہ یہہ عاجز کہیں مجبور ہو

یاالٰہی یاد سے تیری نہوں غافل کبھی
ذکر تیرا ہو زباں پر اور نہ کچھہ مذکور ہو

یاالٰہی حل ہو ہر یک مشکل لاحل مری
مجھکو حاصل ہر مراد ظاہر و مستور ہو

یاالٰہی وقت قبض روح کچھ ایذا نہ ہو
جانکنی میں میں ہوں مضطر نہ دل مجبور ہو

یاالٰہی امن میں رکھنا فشار قبر سے
ہوں نہ یا منکر نہ بیطر گور میں مشہور ہو

یاالٰہی آئیں جس دم قبر میں منکر نکیر
میں کہوں بندہ خدا کا ہوں نبی مجھ سے خوش ہو

یاالٰہی ہو قیامت میں نہ مجھکو انتشار
روح کو صدمہ نہ ہو میرے وقت نفخ صور ہو

یاالٰہی ہو لواء الحمد کا سایہ نصیب
گرمی خورشید محشر سے نہ دل محرور ہو

یاالٰہی نار دوزخ سے رہو مجھکو امان
جنت الفردوس میں میرے واسطے قصور ہو

یاالٰہی ثاقب مسکین کی ہے یہ التجا
خاتمہ بالخیر ہو عاصی ترا مغفور ہو

اے اہل سخن سمجھ دانی میری
ہرگز نہ مجھے زعم سخندانی ہے

اقلیم سخن میں ہے نشانی میری
ہے اجر طلب خیر بیانی میری

راقم الحروف گزارش کرتا ہے ناظم الصنوف نگارش کرتا ہے کہ جب میرے والد بزرگوار کو اپنی حیات مستعار میں خیال آیا تو انہوں نے مجھے یہہ مقال فرمایا کہ اخبار سید ابرار بموثاق عروة الوثقی لایق وثوق ہدایت ہیں اور اذکار احمد مختار بمصداق ذکر الانبیاء عبادة کے قابل لحوق سعادت ہیں اگر کتب معتبرہ سے مستنبط کر کے حوالہ قلم صداقت رقم کئے جائیں تو مجھکو بہت خوش آئیں ہنوز نوبت آغاز کتابت آئی کہ جناب ممدوح نے وفات پائی پھر تعلقات چند در چند نے معذور رکھا اونکو نہ مسطور کر سکا اب بخیال خوشنودی روح پرنور جناب مغفور اور بلحاظ بہبودی ہر ذی شعور بہجت وسرور مطالب معتبر کو ارقام کیا ۱۳۱۳
اللہ تعالے نے اس کتاب کو انجام دیا جب خیال تسمیہ آیا تو نام تاریخی تاریخ محمدی

قرار پایا سخن شناسان نکتہ سنجان اور ناظرین باتمکین سے فقط التماس یہہ ہے اور نہ کچھہ تردد ہے کہ اگر اس میں کچھہ خطا ربشریت پائیں تو اوسکو دامن عاطفت میں چھپا کر اصلاح فرمائیں کاتب الحروف بندہ ذروف سید محمد ظہور حسن متخلص بہ ثاقب امروہوی حسنی الحسینی سلسلہ سادات میں منسلک ہے اور بہ نسبت اپنے نسب کے متحرک ہے کہ کتاب روضۃ الشہدا میں مرقوم ہے اور دیگر کتاب مستند تواریخ سے مفہوم ہے کہ امام انام حضرت حسن علیہ السلام کے گیارہ پسر خوش لقب تھے اون میں سے چار باعقب تھے حسین اثرم اور عمر دو بیٹون کا عقب جلد گذر گیا اوس کا بالکل اثر گیا حضرت حسن مثنیٰ اور زید دو بیٹون کا عقب رہا مورخین نے کہا کہ کثرت سادات حسنی سے جہان معمور ہوا اور اختیار و اقتدار اون کا کالشمس فی نصف النہار حد اشتہار تک پہونچا فاطمہ صغرا دختر حضرت امام حسین علیہ التحیۃ والثنا سا تھہ حضرت حسن مثنیٰ باصفا کے منسوب ہوئین اور بیبیان باہم اون کے مرغوب ہوئین عبد اللہ المحض و ابراہیم عمر و حسن مثلث تین پسر نیک سیر اون سے پیدا ہوے اور مراتب و مدارج اون کے ہویدا ہوے اور وہ تمام سادات با برکات پر فخر کرتے تھے یہہ شرف و ہر رتبے تھے کہ باپ ہمارا پسر حضرت شبر ابن امیر ہے اور ماں ہماری دختر حضرت شبیر ہے -

کیا حسب ہے واہ واصل علے		کیا النسب ہے واہ واصل علی

عقب عبد اللہ المحض کا چھہ بیٹون سے رہا از انجملہ ایک کا نام موسیٰ ثانی تھا قطب الاقطاب محی الملتہ والدین سید عبد القادر جیلانی سرہ السامی باعزو تمکین عبد اللہ بن یحیی ابن محمد الرومی بن داؤد الامیر محمد اکبر بن موسیٰ ثانی سے منسوب ہین اور

مجاہد و فضائل اونکی مشہور و مرغوب ہین اور یہہ صحیح ہے صریح کہ سید محمد
بغدادی حسنی الحسینی اولاد امجاد حضرت غوث صمدانی سید عبد القادر گیلانی قدس
اللہ سرہ السامی سے ہین اور وہ بغداد سے دار السلطنت آگرہ مین تشریف لائے اور سید
محمد ابو القاسم ابن سید محمد میر عدل حسینی النقوی اولاد خوش نہاد سید محمد شرف الدین
شاہ ولایت امروہہ علیہ الرحمتہ سے ہین اونہون نے بعہد مغلیہ وطن مالوفہ
امروہہ مین مناصب ریاست پائے سید محمد بغدادی اور سید محمد میر عدل
بہ نیک نہادی باصفات تہے اور صاحب کشف و کرامات تہے حسب ارشاد
ہدایت بنیاد جناب رسالت مآب سید عالم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جو عالم
رویا مین ہر دو بزرگوار باصفا کو شب واحد مین ہوا اور اون کا مرتبہ اعلی متصاعد
ہین ہوا دختر سید ابو القاسم محتشم الیہ نے ساتہہ سید سراج الدین ممدوح مومنین
پسر سید محمد بغدادی معظم الیہ کے نسبت پائی اور اونہون نے امروہہ مین
سکونت مستقل اختیار فرمائی اور شان منصب داری عالی مقدار اپنی دکہلائی
سلسلہ بندی فقیر ہندی کی اس قصیدۂ خوش نگار مین آئی۔

ای قلم کر رقم نسب نامہ	ہی مسلسل یہہ سلسلہ اوسکا	والد ماجد ظہور حسن	ہاین محمد حسین ذی رتبہ
جد امجد ہین میر شاہ علی	اور اجداد والا ہین اعلا	باصفا ہین محمد زاہد	باوفا ہین وہ صاحب تقوی
قبلۂ عالمین سراج الدین	کعبۂ دین محمد دانا	باضیا ہین جہان مین نور اللہ	اونکا کون ہم کہان مین ہی جلوا
سرور دین سید عالم	میر راجی ہین عرف ہین راجا	والی کشور ولایت ہین	میر شاہ گدا کرم فرما
قبلۂ عالمین سراج الدین	کعبۂ دین محمد دانا	ہین محمد جلال ذو الاجلال	ہین شیخن ہین اشرف اعلا
احمد باوقار و نصر اللہ	یہہ بزرگان ہین فیض افزا	ہی ول قطب عالمین بدخش	ہین میر جہان ابی موسی

عبد جبار ہیں جلیل قدر — وہ ہمہ تن حشم ہیں ہیں اتقوا
عبد رزاق اہل باطن ہیں — سر یزدان نہ اونسی ہی اخفا
افضل الصالحین ابو صالح — نیک بندوںکی ہین وہی آقا
حامی ابن محمد و داود — موسی الجون صاحب اعطا
سبط جید ہیں ابن شیر ہین — یہہ شرف ہی حسن مثنی کا
ہین علی ولی وصی نبی — وہ امام امام ہین اولا
سید المرسلین ہیں احمد — اہل یسین و صاحب طہٰ
ہاشم با وقار و عبد مناف — ہین قصی و کلاب فی رتبہ
ہین کنانہ خزیمہ مدرکہ خوب — خوب ہین الیاس ہین مضر دانا
متفق اسپہ پہ سب ہین — ہی نہ اس مین کسیکو شک اصلا
پر بہ نزد محقق انساب — ہین یہہ اجداد سید والا
جد امجد ہین حضرت آدم — جدہ عالیہ ہوئین حوا

ہین ابی الفرح صالح و سجاد — صاحب کشف ماسبق والا
غوث حق قطب محی الدین — عبد قادر ہین سید والا
بندہ برگزیدہ عبد اللہ — خاص مقبول کبریا جیلی
فخر سادات محض عبد اللہ — ہین نسب اور حسب مین یکتا
شان ایزد ہین جان احمد ہین — ہین امام حسن شہ والا
فاطمہ دختر محمد ہین — جدہ با صفات ہین زہرا
ہان محمد ہین ابن عبد اللہ — اون کے ہین عبد مطلب دادا
مرہ و کعب و لوی و غالب — فہر و مالک ہین نضر ہین اعلا
ہین نزار و معد و عدنان — اہل اعزاز با شرف جملا
پھر تو عدنان سے ہے آدم تک — اختلافات ہین بہت پیدا
یعنی ابن خلیل اسمعیل — نوح و ادریس شیث والا اعلا

—

قطعہ تاریخ انطباع با صفا طبع زاد مصنف کتاب ہذا

چھپ گئی جب دم کتاب خوش سیر — ہو گئی تاریخ کی فکر کثیر
پھر تو فوراً اوس کا سال انطباع — کہدیا ثاقب نے اخبار البشیر

۱۳۱۶ ہجری

التماس

بعض الفاظ کتاب مستطاب ہو گئے سہو کتابت سے غلط
بہر تصحیح ضروری ناظرین ہے یہہ صحت نامۂ صحت نمط

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۲	بیہہ نزد	نیزد	۴۷	۸	ہہے	رہے
۳۳	۱۲	تہرتہری چرٹہی اونہوں	تہرتہری چٹہی پنجبری تہی اونہوں	۴۸	۱۳	باز آیا	باز نہ آیا
ایضاً	۱۹	عبد الیہ لیے ذبیح	عبد الله ذبیح	ایضاً	۱۹	سات سو برس	سات سو پچاس برس
۳۵	۱۶	محفوظا ور	محفوظ رکہا اور	۴۹	۴	خلق	خلایق
۳۶	۱۴	ساز وطرب	ساز طرب	۵۳	۱	حسب	جب
۳۹	۴	طلاطم	تلاطم	۵۵	۷	سماں	سما
ایضاً	۱۴	اختلافی	اختلالی	۵۷	۱۴	ایمن	ام ایمن
۳۹	۱۹	اور نہ کوئی	اور کوئی	ایضاً	ایضاً	ابنی	آپہنچے
۴۰	۲	بیہہ البستی	یہ البستی	۵۸	۱۱	آداب	ادب
۴۳	۹	محمد کا نام	محمد نام	۶۰	۱۹	زبور وانجیل	انجیل وزبور
۴۴	۲	سے	ہے	۶۱	۱۱	شیطان	شیطانی
ایضاً	۱۸	میر	ہیر	۶۶	۵	خبردار ہو	خبردار رہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶	۷	صفت	جو صفت	۸۶	۳	خوش آمد	خوشامد
۶۷	۸	بموجب	موجب	۸۷	۵	دوبارا	دوبالا
ایضاً	۱۷	ذو العظم و شجاعت	ذو العظم و باشجاعت	۸۸	۳ و ۴	قرب و اصول	قرب اصول
۶۸	۱۷	اسلم	مسلم	۸۹	۱۷	ہین	ہے
۶۹	۱۵	آئی	آنی	۹۱	۵	گواہی دیتا ہے میری	گواہی دیتا ہے میری فنا کی
ایضاً	۱۸	جبین و جبین	جبین جبین	ایضاً	۱۷	یا الٰہی اور ہشام	یا الٰہی نہ فرمایا کہ ہشام
۷۰	۱۹	تار	غار	۹۳	۱	سپیر نظر	سپیر بنظر
۷۱	۲	شمع	سمع	ایضاً	۶	دیکھا اس	دیکھا ہر قبح کہا کہ اس
ایضاً	۶	خُرد	فرد	۹۴	۳	و خیال	وصال
۷۲	۷	لعلم	تعلم	ایضاً	۵	سامان کا سامان	سامان کا نہ سامان
ایضاً	۱۴	صبر و اجتناب	صبر اجتناب	۹۵	۱۳	ترقیق	تدقیق
ایضاً	۱۵	ابذا ہی	ایذا ہی	۹۷	۱۷	رزاق	رازق
ایضاً	۱۹	غزوہ احد قوی تہا	غزوہ احد میں قوی ہی تہا	۹۸	۴	کبریا کہ اس	کبریا اس
۷۷	۱۸	خدا	حد	۹۹	۴	جب باوجود	جب کوئی باوجود
۸۰	۷	قوت و بازو	قوت بازو	ایضاً	۸	چاہ ابی اسلم	چاہ ابی الہیثم بن التیہان
ایضاً	ایضاً	لاشئے تہے	لاشئے سے تہے	۱۰۰	۵	ریگہا	رگہا
۸۲	۶	قایل	قابل	ایضاً	۹	خیمہ	ضمیمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۰	۱۶	الدنوالاشجار	الدنوہ الاشجار	۱۳۷	۳	لاسانی	لاثانی
۱۰۱	۱	تجبر	تجبر	ایضاً	۶	اجدادوامجاد	اجدادامجاد
ایضاً	۳	کہتا تہا	کہنا نہ تہا	ایضاً	۱۷	تنقلی	تشلقی
ایضاً	۵	صحیح ہے	صحیح رہے	۱۴۱	۱۶	منقسم فرمائی	منقسم پائی
۱۰۲	۱۰	مسلی	تجلی	۱۴۴	۱۴	نہ گئی تہی اور	نہ گئے اور
۱۰۳	۳	وہان زمین پر	وہان سے زمین پر	۱۴۸	۵	مشرف پایا	مشرف فرمایا
ایضاً	۸	کہا وے	کہائے	۱۵۱	۱۵	علیہ اللعن کی	علیہ اللعن کو
ایضاً	۱۰	بیہ ہیئت	بہ ہیئت	۱۵۲	۸	سفاک پر لپیکر	سفّل پر پنکر لپیکر
۱۰۴	۱	درمیان ٹکڑون کے	درمیان دو ٹکڑون کے	ایضاً	۱۰	سرو آنکہون	سرار آنکہون
ایضاً	۱۰	بی عقل کو	عقل کو	۱۵۳	۱۸	محفوظ	محظوظ
۱۰۵	۱۱	متین	مبین	۱۵۵	۱۳	کچہہ پیدا نہین ہوتا	بچہ پیدا نہین ہوتا
۱۰۹	۱۷	مشرکین	مشرکینون	۱۶۰	۱۶و۱۷	آفتاب چمکتا تہا	آفتاب جہمکتا تہا
۱۱۱	۱۳	اصحابہ	صحابہ	۱۶۱	۶	نماز جمع	نماز جمعہ
۱۱۳	۱۵	حبش مین	حبشہ مین	۱۷۴	۱۶	ہضرت	حضرت
۱۱۹	۷	کہ کافران	کافران	۱۷۵	۱۱	پشت وپناہ	پشت پناہ
۱۲۲	۱۳	ہین	ہے	۱۷۸	۱۶	حضرت نے جو	جو حضرت نے
۱۲۵	۸	شاہ	شان	۱۸۰	۲	خیبروم	خیروم
ایضاً	۱۸	سواسکے	سوا اسکے	۱۸۱	۳	دم مہمان	دم کی مہمان
۱۲۷	۴	سور	صور	۱۸۲	۹	سفاک ستمگار	سفاک وستمگار
۱۳۲	۱۳	نغماے	نغمائے	۱۸۴	۱۰	تو فاروق	تو سوائے فاروق
۱۳۳	۳	اسوقت	اوسوقت	۱۸۵	۱۳	خزرج	خزرج
۱۳۴	۱	آدم کی طرف	آدم کی داہنی طرف	۱۸۶	۸	بالشت	باشست
ایضاً	۸	مزیدار	مزہ دار	ایضاً	ایضاً	کنٹہنا	گہٹنا
ایضاً	۹	کچلے جاتے تہے	کچلے گئے تہے	۱۹۱	۱	حصینۃ	مصیبۃ
ایضاً	۱۸	مونہہ شعلون	مونہہ کے شعلون	ایضاً	۲	عہد	احد